سچی اور پکی خبروں کیلئے
Subscribe کریں
SARPARAST NEWS LIVE
SARPARAST NEWS LIVE
Follow us on

روزنامہ
کولکاتا
وقت اور سماج
DAILY URDU **WAQT AUR SAMAJ** KOLKATA
PUBLISHED FROM DELHI & KOLKATA

GHARIB NAWAZ PERFUMERY
ہر طرح کے عطریات، سرمہ، تسبیح، کاجل جائے نماز کی ہول سیل اور ریٹیل خریداری کیلئے
For Trade Inquiry : 92, Rabindra Sarani, Kolkata - 700 073
033-22351/22355540 Opp. Musafir Khana (Gauhar Building)

Vol :15 | Issue : 297 | South 24 Parganas | Friday 16, January 2026 | ₹3/- | Pages - 8 | Email:waqtaursamaj.kol@gmail.com | DL. No: 49 Dated 11.08.2023

مرکزی ایجنسیوں کو انتخابی عمل میں دخل دینے کا کوئی حق نہیں

آئی پیک معاملہ پر سپریم کورٹ کا حکم

نئی دہلی (ایجنسی) کولکاتہ میں 'آئی پیک' کے خلاف ہوئی ریڈ کے بعد شروع ہوئے تنازعہ معاملہ میں جمعرات کو سپریم کورٹ میں سماعت ہوئی۔ ای ڈی کی عرضی پر سماعت کر رہے سپریم کورٹ نے اپنے حکم میں دونوں فریقوں کو آئینہ دکھایا۔ عدالت نے کہا کہ مرکزی ایجنسیوں کو کسی بھی پارٹی کے انتخابی عمل میں دخل دینے کا کوئی حق نہیں ہے لیکن وہ غیر قانونی سرگرمیوں کے خلاف کارروائی کر سکتی ہیں۔ ساتھ ہی ساتھ مرکزی ایجنسیوں کی تحقیقات میں ریاستی حکومت یا پولیس کی مداخلت پر بھی عدالت نے سخت موقف اختیار کیا ہے۔ سپریم کورٹ نے واضح طور پر کہا کہ ایک ریاست کی ایجنسی یا پولیس کو اس طرح کی سرگرمی کو انجام دینے کی چھوٹ نہیں دی جا سکتی ہے۔ یہ کہتے ہوئے عدالت نے ممتا حکومت اور بنگال پولیس کو نوٹس جاری کیا ہے۔ ای ڈی افسران کے خلاف دائر کردہ بنگال پولیس کی ایف آئی آر پر بھی آئندہ سماعت تک روک لگا دی گئی ہے۔ عدالت نے آئندہ سماعت کی تاریخ 3 فروری طے کی ہے۔ سپریم کورٹ نے مغربی بنگال حکومت اور پولیس کو تمام سی سی ٹی وی فوٹیج سمیت دیگر ڈیوائس اور دستاویزات محفوظ رکھنے کا حکم دیا ہے۔ سماعت کے دوران ای ڈی کی جانب سے پیش ہوئے سالیسٹر جنرل (ایس جی) تشار مہتا اور بنگال حکومت کی جانب سے پیش ہوئے سینئر وکیل کپل سبل کے درمیان بحث ہوئی۔ سالیسٹر جنرل نے ممتا بنرجی پر

فائلیں چوری کرنے کا الزام عائد کیا تو سبل نے سوال کیا کہ انتخاب سے قبل ای ڈی 'آئی پیک' کیوں گئی؟ جسٹس پرشانت کمار مشرا اور جسٹس وپل پنچولی کی بنچ نے ای ڈی کی جانب سے داخل عرضی پر سماعت کی۔ ای ڈی کی جانب سے پیش سالیسٹر جنرل تشار مہتا نے کہا کہ یہ بہت ہی چونکانے والا معاملہ ہے۔ وزیر اعلیٰ خود پہنچ گئیں، جہاں چھاپہ پڑا۔ وہاں تحقیقات میں رکاوٹ ڈالا۔ ریاستی پولیس نے سیاسی ممبران کے طریقے سے کام کیا۔ پی ایم ایل اے کی دفعہ 17 کے تحت ای ڈی کی جانب سے کارروائی کی جا رہی تھی۔ اس عمل کو قصداً متاثر کیا گیا۔ ساتھ ہی انہوں نے کہا کہ یہ ایک حیران کن رجحان کو ظاہر کرتا ہے۔ جب کوئی قانونی ادارہ اپنے فرائض انجام دے رہا ہوتا ہے تو وزیر اعلیٰ ممتا بنرجی دخل دیتی ہیں، پولیس کمشنر ان کے ساتھ آتے ہیں اور پھر احتجاج کرتی ہیں۔ سالیسٹر جنرل نے کہا کہ ای ڈی کے افسران نے مقامی پولیس کو اطلاع دی اور پی ایم ایل اے کی دفعہ 17 کے تحت کارروائی کی۔ وزیر اعلیٰ ممتا بنرجی نے تمام فائلیں ضبط کر لیں، یہ چوری ہے۔ انہوں نے ایک ای ڈی افسر کا فون بھی لے لیا۔ اس سے ایسے کاموں کو شہ ملے گی اور مرکزی فورسز کے حوصلے پست ہوں گے۔ ریاستی حکومت کو لگتا ہے کہ وہ دراندازی کر چوری کر سکتی ہے اور پھر احتجاج کر سکتی ہے۔ ایک مثال قائم کی جائے جو افسران وہاں واضح طور پر موجود تھے انہیں معطل کیا جائے۔ اس پر جسٹس مشرا نے کہا کہ کیا ہمیں انہیں معطل کر دینا چاہیے؟ اس کے جواب میں سالیسٹر جنرل نے کہا کہ مجاز اتھارٹی کو کارروائی کی ہدایت دیں۔ براہ کرم معاملے کا نوٹس لیں۔ بنگال حکومت کی جانب سے پیش سینئر وکیل کپل سبل نے کہا کہ مغربی بنگال میں انتخاب کی ذمہ داری آئی پیک کے پاس ہے۔ پارٹی نے 2021 میں آئی پیک کے ساتھ باضابطہ معاہدہ کیا تھا۔ ہمارا خیال ہے ای ڈی کو اس کا علم ہے۔ جسٹس مشرا نے کہا کہ مغربی بنگال میں انتخاب آئی پیک کے ذریعہ کرائے جاتے ہیں یا الیکشن کمیشن کے ذریعہ؟ سبل نے کہا کہ آئی پیک کے پاس کئی طرح کے ڈیٹا رکھے جاتے ہیں۔ جب وہ وہاں گئے تو انہیں معلوم تھا کہ پارٹی سے متعلق کئی ڈیٹا وہاں موجود ہوں گے۔ انتخاب کے درمیان وہاں جانے کی کیا ضرورت تھی؟ کوئلہ گھوٹالہ میں آخری بیان 24 فروری 2024 کو درج کیا گیا تھا، تب سے وہ کیا کر رہے تھے؟

جھارکھنڈ میں سرمایہ کاری کے مواقع پر گہری بات چیت!

سی ایم ہیمنت سورین ڈیووس پہنچے، زیورخ میں شاندار استقبال کیا گیا

رانچی (ایجنسی) جھارکھنڈ کے وزیر اعلیٰ ہیمنت سورین ڈیووس میں ورلڈ اکنامک فورم (WEF) کے سالانہ اجلاس میں شرکت کے لیے جمعرات کو سوئٹزرلینڈ کے زیورخ پہنچے۔ زیورخ ہوائی اڈے پر ہندوستانی سفیر مردول کمار نے ان کا استقبال کیا۔ وزیر اعلیٰ کے ساتھ ایک سرکاری وفد بھی پہنچا ہے۔ ایک دن بعد زیورخ سے ڈیووس پہنچیں گے۔ چیف منسٹر سورین نے سوشل میڈیا پر معلومات شیئر کیں اور ہندوستان کے نمائندوں کی گرمجوشی کے لیے اظہار تشکر کیا۔ جھارکھنڈ میں سرمایہ کاری چیف منسٹر ہیمنت سورین نے کہا کہ ورلڈ اکنامک فورم فطرت کے ساتھ توازن برقرار رکھتے ہوئے جامع ترقی پر غور و خوض کرنے کا ایک اہم پلیٹ فارم ہے۔ وزیر اعلیٰ کی قیادت میں جھارکھنڈ حکومت کا ایک سرکاری وفد ڈیووس میں ورلڈ اکنامک فورم کی سالانہ میٹنگ میں شرکت کر رہا ہے۔ جھارکھنڈ کے لیے یہ پہلا موقع ہے کہ وہ عالمی اقتصادی اسٹیج پر ایک منظم اور موثر موجودگی بنا رہا ہے۔ حکومت نے باضابطہ طور پر کہا ہے کہ حکومت کا مقصد اس پلیٹ فارم کے ذریعے جھارکھنڈ کو "ابھرتا ہوا موقع" کی ریاست کے طور پر پیش کرنا ہے۔ ڈیووس کے اپنے دورے کے دوران چیف منسٹر سورین عالمی صنعت، پالیسی ساز کمپنیوں اور سرمایہ کاروں کے اہم نمائندوں سے بات چیت کریں گے۔ ترجیحی شعبوں میں سرمایہ کاری کے نئے مواقع جیسے معدنیات پر مبنی صنعتیں، صنعتی انفراسٹرکچر، توانائی کی منتقلی، پائیدار ترقی، سیاحت اور ثقافتی شمولیت پر تبادلہ خیال کیا جاتا ہے۔ ورلڈ اکنامک فورم کے بعد جھارکھنڈ حکومت کا ایک وفد برطانیہ میں لندن اور آکسفورڈ کا بھی دورہ کرے گا۔ وہاں سرمایہ کاری، پالیسی تعاون، تعلیمی اداروں کے ساتھ مکالمے اور ہندوستانی تارکین وطن کے ساتھ بات چیت کے پروگرام بنائے گئے ہیں۔ سرمایہ کاری کی تجاویز پر غور ترجیحی شعبوں میں سرمایہ کاری کے نئے مواقع جیسے معدنیات پر مبنی صنعتیں، صنعتی انفراسٹرکچر، توانائی کی منتقلی، پائیدار ترقی، سیاحت اور سماجی شمولیت پر تبادلہ خیال کیا جائے گا۔ مختلف میٹنگز اور سیشنز میں سرمایہ کاری کی ممکنہ تجاویز پر بھی تبادلہ خیال کیا جاتا ہے۔ ورلڈ اکنامک فورم کے بعد جھارکھنڈ حکومت کا ایک وفد برطانیہ میں لندن اور آکسفورڈ کا بھی دورہ کرے گا۔ وہاں سرمایہ کاری، پالیسی تعاون، تعلیمی اداروں اور ہندوستانی تارکین وطن کے ساتھ بات چیت کے پروگرام تجویز کیے گئے ہیں۔

ایران میں بحران کے درمیان ہندوستانی طلباء فکر مند

تہران (ایجنسی) ایران میں حالات بدستور کشیدہ ہیں۔ جہاں کئی دنوں سے بڑے پیمانے پر مظاہرے جاری ہیں وہیں امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ کی جانب سے ایران پر ممکنہ حملے کے بیان نے مشرق وسطیٰ میں عدم استحکام کو ہوا دی ہے۔ غیر ملکی ذرائع ابلاغ کے مطابق مملکت میں حالات اس قدر نازک ہو چکے ہیں کہ ایران نے اپنی فضائی حدود بند کر دی ہیں۔ اس صورتحال کا براہ راست اثر وہاں زیر تعلیم غیر ملکی طلباء پر پڑتا نظر آ رہا ہے جن میں بڑی تعداد میں ہندوستانی طلباء بالخصوص کشمیر کے طلباء شامل ہیں۔ ایران میں زیر تعلیم ہندوستانی طلبائ کی حفاظت کے حوالے سے ان اہل خانہ بہت فکر مند ہیں۔ جیسے جیسے حالات خراب ہو رہے ہیں، طلباء کے اہل خانہ کو کسی ناخوشگوار واقعہ کا خوف ستانے لگا ہے۔ اس تشویش کے درمیان ایران میں زیر تعلیم کشمیری طلباء کے والدین نے مرکزی حکومت سے اپنے بچوں کی بحفاظت واپسی کی اپیل کی ہے۔ سری نگر کے پریس انکلیو میں جمع ہوئے سرپرستوں نے مرکزی حکومت سے فوری مداخلت کا مطالبہ کیا۔ ان کا کہنا تھا کہ موجودہ حالات میں طلباء کا وہاں رہنا محفوظ نہیں ہے اور حکومت کو جلد از جلد ان کے انخلا کا انتظام کرنا چاہیے۔ ایک سرپرست نے میڈیا سے بات کرتے ہوئے کہا کہ ہم وزیر اعظم، وزیر خارجہ، جموں و کشمیر کے وزیر اعلیٰ اور لیفٹیننٹ گورنر سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ ایران سے ہمارے بچوں کے محفوظ انخلاء کو یقینی بنائیں۔ سرپرستوں نے یوکرین اور دیگر بحران زدہ ممالک سے پہلے کیے گئے کامیاب امدادی کارروائیوں کا حوالہ دیتے ہوئے مرکزی حکومت کی صلاحیتوں پر اعتماد کا اظہار کیا۔ ان کا کہنا ہے کہ حکومت نے پہلے بھی مشکل حالات میں طلبہ کو محفوظ نکالا ہے اور اس بار بھی ایسے ہی اقدامات کیے جانے چاہئیں۔ سرپرستوں کا کہنا ہے کہ تہران میں ہندوستانی سفارت خانے نے ایران میں زیر تعلیم طلباء کو خود ہی ملک چھوڑنے کی صلاح دی ہے۔

معیشت کے تئیں ہم دو، ہمارے دو کا نقطہ نظر نجی سرمایہ کاری کی حوصلہ شکنی کر رہا: جے رام رمیش

نئی دہلی (ایجنسی) کانگریس نے جمعرات کو دعویٰ کیا کہ مہنگائی کے تناسب سے ایڈجسٹمنٹ کے بعد جی ڈی پی (مجموعی گھریلو پیداوار) کی شرح نمو کے جو اعداد و شمار پیش کیے جا رہے ہیں وہ گمراہ کن ہیں۔ پارٹی نے زور دے کر کہا کہ معیشت کا 'ہم دو ہمارے دو' والا انداز نجی سرمایہ کاری کی ترقی کی حوصلہ شکنی کرے گا، جہاں 'مارکیٹ لیڈرز' جدت کے بجائے سرکاری تحفظ سے ابھرتے ہیں۔ کانگریس کے جنرل سکریٹری جے رام رمیش نے دعویٰ کیا کہ خوف (فیئر)، دھوکہ دہی (ڈیسپشن) اور ڈرانے دھمکانے (انٹیمیڈیشن) یعنی ایف ڈی آئی کا ماحول بھی کاروباری دنیا پر چھایا ہوا ہے۔ جے رام رمیش نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر لکھا کہ "پرائس ڈفلیٹر (افراط زر کا پیمانہ) خود ہی بہت کم ہے اور یہی وجہ ہے کہ یہ شرح نمو مصنوعی طور پر بڑھی ہوئی نظر آتی ہے۔" انہوں نے مزید کہا کہ "کم پرائس ڈفلیٹر مودی حکومت کو بھلے ہی خوشی دیں، لیکن وہ حقیقت میں صارفین کی کم مانگ کا نتیجہ ہے، جو پیرامیڈ کے بالکل اوپری حصے کو چھوڑ کر دیگر تمام آمدنی کی سطحوں پر جمود کی وجہ سے پیدا ہوئی ہے۔" جے رام رمیش نے اس بات کی نشاندہی کی کہ کارپوریٹ انڈیا نقد رقم سے بھرا پڑا ہے، منافع ریکارڈ سطح پر ہے اور قرض ریکارڈ نچلی سطح پر ہے۔ انہوں نے سوال کیا کہ اس کے باوجود وہ سرمایہ کاری کیوں نہیں کر رہے؟ اس کا جواب دینا ہوگا۔ کمپنیاں پیداواری صلاحیت میں توسیع میں سرمایہ کاری کرنے کے بجائے مالیاتی منڈیوں میں اثاثہ جات کے انتظام پر زیادہ توجہ کیوں دے رہی ہیں؟ ساتھ ہی انہوں نے کہا کہ سرمایہ کاری کے ماحول کو صاف طور پر ایک 'بوسٹر ڈوز' کی ضرورت ہے۔ ٹیکس میں کٹوتیوں کی پوری سیریز مانگ کو تیز کرنے میں واضح طور پر ناکام رہی ہے۔ کانگریس لیڈر نے کہا کہ بدقسمتی سے اس کا جواب صرف مالیاتی فیصلوں تک محدود نہیں بلکہ یہ مودی حکومت کے سیاسی-معاشی ماڈل کی جانب اشارہ کرتا ہے۔ ساتھ ہی انہوں نے 'ایکس' پر اخبار میں شائع ایک مضمون بھی شیئر کیا، جس میں دعویٰ کیا گیا ہے کہ 'مضبوط بیلنس شیٹ' اعلیٰ سرمایہ کاری کو فروغ نہیں دے رہی ہے۔ واضح رہے کہ کانگریس نے حکومت پر یہ حملہ یکم فروری کو پیش ہونے والے مرکزی بجٹ سے پہلے کیا ہے۔

بی ایم سی انتخابات: راج ٹھاکرے کا دھاندلی کا الزام

ممبئی (ایجنسی) ممبئی میں برہن ممبئی میونسپل کارپوریشن کے انتخابات کے لیے ووٹنگ کا عمل جاری ہے، تاہم اس دوران ووٹنگ کے طریقہ کار پر سنجیدہ سوالات اٹھ رہے ہیں۔ متعدد ووٹروں نے دعویٰ کیا ہے کہ ووٹ ڈالنے کے بعد ان کی انگلیوں پر لگایا گیا مارکر کا نشان آسانی سے مٹ جا رہا ہے، جس سے انتخابی شفافیت پر خدشات پیدا ہو گئے ہیں۔ اس معاملے کو لے کر مہاراشٹر نو نرمان سینا کے سربراہ راج ٹھاکرے نے ریاستی حکومت اور انتخابی نظام پر شدید تنقید کی ہے۔ ووٹ ڈالنے کے بعد میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے راج ٹھاکرے نے کہا کہ حکومت کسی بھی قیمت پر بی ایم سی انتخابات جیتنے کے درپے ہے اور اسی مقصد کے تحت وہ ایسے طریقے اپنا رہی ہے جن سے انتخابی عمل کی ساکھ متاثر ہو رہی ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ پہلے ووٹروں کی انگلیوں پر ناقابل مٹنے والی سیاہی لگائی جاتی تھی، مگر اب مارکر کا استعمال کیا جا رہا ہے جو سینیٹائزر سے بآسانی صاف ہو جاتا ہے۔ ان کے مطابق ایسے طریقوں سے جیت حاصل کرنا جمہوری اقدار کے منافی ہے۔ راج ٹھاکرے نے حکمراں جماعت پر طنز کرتے ہوئے کہا کہ اگر ترقی کے دعوے کرنے والے لوگ ووٹ کی صداقت کو مٹا کر دوبارہ ووٹنگ کا راستہ ہموار کریں تو یہ ترقی نہیں بلکہ جمہوریت کی کمزوری کی علامت ہے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ ریاستی حکومت اور انتخابی ادارے مل کر ایسے اقدامات کر رہے ہیں جن سے اپوزیشن کو حاشیے پر دھکیلا جا سکے۔ انہوں نے ووٹنگ کے عمل میں شفافیت کی کمی پر بھی تشویش ظاہر کی اور دعویٰ کیا کہ ریاستی انتظامیہ عملاً حکمراں فریق کے دباؤ میں کام کر رہی ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ ڈپلیکیٹ ووٹروں اور ووٹنگ مشینوں سے متعلق سوالات اٹھانے کے باوجود متعلقہ اداروں کی جانب سے کوئی سنجیدہ توجہ نہیں دی گئی۔ معاملہ اس وقت مزید سنگین ہو گیا جب دادر کے چھابیلداس اسکول میں ایک مبینہ ڈپلیکیٹ ووٹر پکڑے جانے کی خبر سامنے آئی۔ اس کے بعد راج ٹھاکرے نے اپنے کارکنوں سے اپیل کی کہ وہ پولنگ بوتھوں پر کڑی نظر رکھیں تاکہ کسی بھی طرح کی بدعنوانی کو روکا جا سکے۔ دوسری جانب وزیر اعلیٰ فڈنویس نے ان الزامات کو مسترد کرتے ہوئے کہا کہ انتخابی عمل سے متعلق تمام فیصلے انتخابی ادارے کرتے ہیں اور مارکر کا استعمال پہلے بھی ہوتا رہا ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ اداروں پر مسلسل شکوک و شبہات کا اظہار مناسب نہیں۔ اسی دوران بی ایم سی کمشنر بھوشن گگرانی نے شکایات کے بعد جانچ کا حکم دیا اور انتظامیہ نے ہدایت دی کہ ووٹروں کی انگلیوں پر لگائی جانے والی سیاہی اس طرح لگائی جائے کہ وہ آسانی سے نہ مٹے۔

دہلی میں 5 برسوں میں ڈاکٹروں پر ہوئے 149 حملے

نئی دہلی (ایجنسی) قومی راجدھانی دہلی میں ڈاکٹروں اور طبی عملے کے خلاف تشدد اور حملوں کے واقعات میں مسلسل اضافہ ہوا ہے۔ سرکاری اعداد و شمار کے مطابق 2021 سے 2025 کے درمیان راجدھانی کے سرکاری اور پرائیویٹ اسپتالوں میں 149 معاملے درج کیے گئے ہیں۔ یہ معلومات دہلی حکومت نے حالیہ اسمبلی کے سرمائی اجلاس کے دوران ایک سوال کے جواب میں دی ہے۔ اعداد و شمار کے مطابق سال 2024 میں ڈاکٹروں اور طبی عملے پر حملوں کے سب سے زیادہ 49 معاملے درج کیے گئے۔ اس کے بعد 2025 میں 48 واقعات رپورٹ ہوئے۔ اس سے پہلے سال 2023 میں ایسے 24 معاملے درج ہوئے تھے۔ 2021 اور 2022 میں سب سے کم 14-14 معاملے رپورٹ کیے گئے تھے۔ گزشتہ 5 سالوں کے اعداد و شمار سے پتہ چلتا ہے کہ اسپتالوں میں صحت کی دیکھ بھال کرنے والے کارکنوں کی حفاظت ایک سنگین تشویش بنتی جا رہی ہے۔ دہلی حکومت نے سرکاری اسپتالوں اور طبی خدمات کے ڈائرکٹوریٹ جنرل کی طرف سے دی گئی معلومات کی بنیاد پر 33 معاملات میں اسپتال انتظامیہ نے خود پولیس میں شکایت درج کرائی۔ ان شکایات کی بنیاد پر ادارہ جاتی ایف آئی آر درج کی گئیں۔ حکومت نے یہ بھی کہا کہ ڈاکٹروں اور طبی اداروں کی حفاظت یقینی بنانے کے لیے کئی اقدامات کیے گئے ہیں۔ اسپتالوں میں سیکورٹی کمیٹیوں کی تشکیل کی گئی۔ اس کے ساتھ ہی سیکورٹی گارڈز کو تعینات کیا گیا ہے اور سی سی ٹی وی کیمرے نصب کیے گئے ہیں۔ ایمرجنسی محکموں میں دہلی پولیس کے اہلکاروں کی موجودگی کو بھی یقینی بنایا گیا ہے۔

دہلی ایئرپورٹ پر حادثہ ہوتے ہوتے بچا

کنٹینر پھنسنے کے سبب ایئر انڈیا کے مسافر طیارہ کا انجن ہوا خراب

نئی دہلی (ایجنسی) دہلی ایئرپورٹ پر جمعرات کو ایک بڑا حادثہ ہوتے ہوتے بچ گیا۔ میڈیا رپورٹ کے مطابق ایئر انڈیا کے مسافر طیارہ کے انجن میں ایک بیگیج کنٹینر پھنس گیا۔ اس کے بعد ایئر انڈیا کے طیارہ کا انجن خراب ہو گیا۔ ایئر انڈیا کے اے-350 ایئرکرافٹ کے انجن میں کنٹینر ٹکرایا تھا، جس سے انجن کو نقصان پہنچا۔ اس واقعہ کی ویڈیو سوشل میڈیا پر تیزی کے ساتھ وائرل ہو رہی ہے۔ موصولہ اطلاع کے مطابق ایئر انڈیا کی نیویارک جانے والی اے-350 فلائٹ نے پرواز تو بھری، لیکن ایران کا ہوائی علاقہ بند ہونے کے سبب اسے نصف راستہ سے واپس دہلی لوٹنا پڑا۔ جب طیارہ دہلی میں لینڈنگ کے بعد شدید کہرے کے درمیان رنوے پر چل رہا تھا، تبھی ایک گراؤنڈ کنٹینر اس کے داہنے انجن سے ٹکرا گیا۔ حالانکہ طیارہ محفوظ طریقے سے لینڈ کر چکا تھا اور سبھی مسافر محفوظ ہیں۔ بتایا جاتا ہے کہ طیارہ کو جانچ کے لیے گراؤنڈیڈ کر دیا گیا ہے۔ ایئر انڈیا کے ترجمان کا کہنا ہے کہ طیارہ فی الحال پوری جانچ اور ضروری مرمت کے لیے گراؤنڈیڈ ہے، جس سے اے-350 روٹ پر کچھ ممکنہ رخنات پیدا ہو سکتے ہیں۔ کمپنی نے بتایا کہ ایران نے اپنا ہوائی علاقہ بند کر دیا تھا، جس کے سبب طیارہ کو واپس دہلی آنا پڑا ہے۔ کمپنی کا کہنا ہے کہ مسافروں کو ہوئی پریشانی کے لیے افسوس ہے۔ قابل ذکر ہے کہ ایئر انڈیا نے ایرانی ایئر اسپیس بند ہونے کے سبب جمعرات کو امریکہ کے لیے کم از کم 3 پروازیں منسوخ کر دیں۔ دہلی سے نیویارک اور نیوارک کے لیے 2۔ اس کے علاوہ ممبئی سے نیویارک کے لیے ایک پرواز کو منسوخ کر دیا۔ کمپنی نے 'ایکس' پر پوسٹ جاری کر کہا کہ ایرانی ایئر اسپیس بند ہونے اور مسافروں کی سیکورٹی کو دیکھتے ہوئے کچھ پروازیں رد کی جا رہی ہیں، جن کا راستہ بدلنا فی الحال ممکن نہیں ہے۔

اناؤ کی عصمت دری متاثرہ کلدیپ سینگر کے خلاف مزید ثبوت پیش کرنے کی خواہاں، ہائی کورٹ میں عرضی داخل

لکھنؤ (ایجنسی) اناؤ عصمت دری کیس میں ایک نیا موڑ آتا ہوا دکھائی دے رہا ہے۔ عصمت دری متاثرہ نے جمعرات کو دہلی ہائی کورٹ میں ایک عرضی داخل کی، جس میں سابق رکن اسمبلی اور بی جے پی لیڈر کلدیپ سنگھ سینگر کے خلاف مزید ثبوت پیش کرنے کی خواہش ظاہر کی ہے۔ یہ ثبوت اسی کیس سے متعلق ہے جس میں سینگر کو قصوروار ٹھہرایا گیا تھا اور عمر قید کی سزا سنائی تھی۔ متاثرہ کی عرضی جسٹس پرتھبا ایم سنگھ اور جسٹس مدھو جین کی ڈویژن بنچ کے سامنے سماعت کے لیے پہنچی تھی۔ عدالت نے کہا کہ اپیل کی سماعت آخری مراحل میں ہے۔ سماعت کے دوران متاثرہ کی طرف سے پیش ہوئے وکیل محمد پراچہ نے کہا کہ متاثرہ آگے ثبوت ریکارڈ کرنے اور اسکول ریکارڈ کے مطابق اس کے یوم پیدائش سمیت دیگر دستاویزات پیش کرنے کا مطالبہ کرتی ہے۔ عرضی پر غور کرتے ہوئے عدالت نے اخذ کیا کہ عرضی کے ساتھ کوئی دستاویز اٹیچ نہیں تھے، اس لیے متاثرہ کو 31 جنوری تک ضروری دستاویزات فائل کرنے کی ہدایت دی۔ عدالت نے کلدیپ سینگر کے ساتھ ساتھ سنٹرل بیورو آف انوسٹی گیشن (سی بی آئی) کو بھی 2 ہفتہ کے اندر عرضی پر جواب داخل کرنے کی ہدایت دی۔ سینئر ایڈووکیٹ این ہریہرن کلدیپ سینگر کی طرف سے پیش ہوئے۔ دراصل دہلی ہائی کورٹ نے کلدیپ سینگر کی سزا معطل کر 23 دسمبر 2025 کو ضمانت دے دی تھی۔

ای ڈی افسران کے خلاف ایف آئی آر معطل کر دیں، سپریم کورٹ نے بنگال حکومت کو نوٹس جاری کیا

کولکاتا 15 جنوری: سپریم کورٹ نے ہدایت دی ہے کہ جواب دہندگان سی سی ٹی وی (CCTV) فوٹیج اور سرچ کی ریکارڈنگ پر مشتمل دیگر اسٹوریج ڈیوائسز کو محفوظ رکھیں۔ جسٹس پی کے مشرا نے یہ حکم بھی دیا کہ ای ڈی افسران کے خلاف درج ایف آئی آرز اگلی سماعت تک معطل رہیں گی۔ سینئر وکیل ابھیشیک سنگھوی نے درخواست کی کہ تحقیقات کو کسی بھی زبردستی اقدامات کے بغیر جاری رکھا جائے اور اگر حکم امتناع برقرار رہتا ہے تو عرضی دینے کے لیے اضافی وقت طلب کیا۔ عدالت نے جواب دیا کہ اگرچہ حکم تیزی سے دیا جا سکتا تھا، لیکن تمام گذارشات کو تفصیل سے ریکارڈ کرنا اہم تھا، کیونکہ اس پر طویل بحث ہوئی ہے اور کارروائی کو بڑے پیمانے پر ٹیلی کاسٹ کیا جا رہا ہے۔ سپریم کورٹ نے دونوں جانب کے وکلا کو سننے کے بعد مشاہدہ کیا کہ موجودہ عرضی ای ڈی اور دیگر مرکزی ایجنسیوں کی تحقیقات اور ریاستی حکام کی مبینہ مداخلت کے حوالے سے ایک سنگین مسئلہ پیدا کرتی ہے۔ عدالت نے اس بات پر زور دیا کہ قانون کی حکمرانی کو برقرار رکھنے اور ہر ایجنسی کو آزادانہ طور پر کام کرنے کی اجازت دینے کے لیے، اس معاملے کا جائزہ لینا ضروری ہے تاکہ یہ یقینی بنایا جا سکے کہ کسی ریاست کے تحفظ میں مجرموں کی پردہ پوشی نہ ہو۔ بینچ نے نوٹ کیا کہ اس میں قانون کے بڑے سوالات شامل ہیں، اور انہیں غیر فیصلہ کن چھوڑنے سے صورتحال مزید خراب ہو سکتی ہے، جس سے ایک یا زیادہ ریاستوں میں لاقانونیت پیدا ہونے کا خدشہ ہے۔ عدالت نے زور دیا کہ کسی ایجنسی کو انتخابی کام میں مداخلت کا حق نہیں ہے، لیکن جب کوئی مرکزی ایجنسی سنگین جرم کی تحقیقات کے لیے نیک نیتی (bona fide) سے کام کر رہی ہو، تو پارٹی کے کام کی آڑ میں سرگرمیوں کو چھپانا اس کے اختیارات میں رکاوٹ نہیں بننا چاہیے۔ سپریم کورٹ نے نوٹس جاری کیا اور ہدایت دی کہ تین دن کے اندر جوابی حلف نامہ داخل کیا جائے۔ سپریم کورٹ کو مطلع کیا گیا کہ ممتا بنرجی آئی پیک کے احاطے میں اس اطلاع کی بنیاد پر داخل ہوئیں کہ ان کی سیاسی جماعت سے متعلق مواد ہٹایا جا رہا ہے۔ سینئر وکیل کپل سبل نے دلیل دی کہ آئی پیک میں کوئی بھی چیز ای ڈی کی تحقیقات کے لیے متعلقہ نہیں تھی، سوائے انتخابات سے متعلق دستاویزات کے، جن سے ایجنسی کا کوئی سروکار نہیں تھا۔ انہوں نے مزید عرض کیا کہ ترنمول کانگریس کی چیئرپرسن اور زیڈ کیٹیگری (Z-category) یافتہ شخصیت ہونے کے ناطے، یہ مغربی بنگال کے ڈی جی پی (DGP) کا فرض تھا کہ جب وہ پرتیک جین کے احاطے میں جائیں تو ان کے ساتھ رہیں۔ بنگال کی وزیر اعلیٰ ممتا بنرجی کی نمائندگی کرنے والے سینئر وکیل کپل سبل نے دلیل دی کہ موجودہ عرضیاں قابل سماعت نہیں ہیں اور جب تک معاملہ کلکتہ ہائی کورٹ میں زیر التوا ہے، ان پر غور نہیں کیا جانا چاہیے۔ سپریم کورٹ نے نوٹ کیا کہ ریکارڈ پر موجود مواد، خاص طور پر پنچنامہ کی بنیاد پر، 8 جنوری کو آئی پیک کی تلاشی اور ضبطگی کے دوران کوئی ٹھوس چیز برآمد نہیں ہوئی۔ یہ بھی واضح کیا گیا کہ صبح تلاشی شروع کرنے سے پہلے ای ڈی کی جانب سے مقامی پولیس کو اطلاع نہیں دی گئی تھی۔ سبل نے مزید عرض کیا کہ بنرجی بطور وزیر اعلیٰ اپنی سرکاری حیثیت میں نہیں، بلکہ ترنمول کانگریس کی چیئرپرسن کے طور پر وہاں داخل ہوئی تھیں۔ سپریم کورٹ نے سالیسٹر جنرل کی گذارشات کی بنیاد پر نوٹ کیا کہ معاملہ سنگین ہے اور جانچ کا متقاضی ہے، اور کلکتہ ہائی کورٹ کو فی الوقت مزید کارروائی کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ عدالت عظمیٰ نے مشاہدہ کیا کہ چونکہ مغربی بنگال پولیس کے اعلیٰ حکام مبینہ طور پر ملوث ہیں، اس لیے انصاف کے وسیع تر مفاد میں سپریم کورٹ کے لیے اس مسئلے کا جائزہ لینا مناسب ہوگا۔ ایڈیشنل سالیسٹر جنرل ایس وی راجو نے دوسری پٹیشن میں عرض کیا کہ سپریم کورٹ کے سابقہ فیصلوں کے مطابق ایف آئی آر کا اندراج لازمی ہے۔

بنگال کے تارکین وطن مزدوروں کے لیے خوشخبری، امرت بھارت کا آغاز، جانیے روٹ اور کرایہ

کولکتہ 15 جنوری: ملک کی پہلی وندے بھارت سلیپر ٹرین شروع ہونے جا رہی ہے۔ نہ صرف وندے بھارت سلیپر، بلکہ بنگال سے امرت بھارت سلیپر ٹرین بھی چلے گی۔ 17 جنوری سے کل 9 امرت بھارت ٹرینیں شروع ہوں گی، جن میں سے 7 ٹرینیں بنگال سے چلیں گی۔ اس نئے روٹ کی ٹرین سے زیارت (تیرتھ یاترا) مزید آسان ہو جائے گی۔ اب آپ سیالدہ سے براہ راست اتر پردیش کے وارانسی پہنچ سکیں گے۔ امرت بھارت کے اس نئے روٹ سے ملک کے مصروف ترین ریلوے کوریڈور میں سفر آسان ہو جائے گا۔ امرت بھارت ایکسپریس ٹرین کے فوائد درج ذیل ہیں: اس ٹرین کی پہلی خصوصیت اس کی رفتار ہے۔ امرت بھارت ایکسپریس کی زیادہ سے زیادہ رفتار 130 کلومیٹر فی گھنٹہ ہے، تاہم سیالدہ-وارانسی روٹ پر یہ 100 کلومیٹر فی گھنٹہ کی رفتار سے چلے گی۔ اس تیز رفتار ٹرین سے طویل فاصلہ کم وقت میں طے کرنا ممکن ہوگا، جس سے تارکین وطن مزدوروں سے لے کر زائرین اور طلبہ تک سب مستفید ہوں گے۔ ہر ہفتے مغربی بنگال، بہار اور اتر پردیش سے ہزاروں مزدور معاش کی تلاش میں سفر کرتے ہیں۔ اسی طرح طلبہ بھی تعلیم کے لیے دونوں ریاستوں کے درمیان آتے جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ لاکھوں سیاح ہر سال وارانسی کا رخ کرتے ہیں۔ سیالدہ-وارانسی روٹ دو اہم حصوں کو جوڑے گا۔ ایک طرف سیالدہ مغربی بنگال کا داخلی راستہ اور تجارتی مرکز ہے، تو دوسری طرف وارانسی روحانیت اور سیاحت کا مرکز ہے۔ یہ ٹرین بہار اور مشرقی اتر پردیش سے گزرے گی، جہاں سے بڑی تعداد میں لوگ کام اور تعلیم کے لیے سفر کرتے ہیں۔ اس سے دوسری ٹرینوں پر دباؤ کم ہوگا۔ امرت بھارت ایکسپریس کے کوچ جدید اور نشستیں آرام دہ ہوں گی، جبکہ کرایہ عام آدمی کی پہنچ میں ہوگا۔ ٹرین میں کل 16 بوگیاں ہوں گی۔ ابھی کرایوں کی مکمل فہرست جاری نہیں ہوئی، تاہم غیر محفوظ (General) بوگی کا کرایہ 210 روپے ہوگا۔

دیب، انروان کی فلم میں کام کریں گے

ٹالی گنج انڈسٹری (ٹالی ووڈ) میں اب بھی ان کی بات ہی قانون سمجھی جاتی ہے اور عام طور پر سبھی اس قانون کی پاسداری کرتے آئے ہیں۔ لیکن شاید یہ پہلی بار ہے کہ انہیں ایک کھلے چیلنج کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے، جو بنگالی فلم انڈسٹری کے سیاسی توازن کو ہمیشہ کے لیے بدل سکتا ہے۔ یہ شخصیت سروپ بسواس ہیں، جو ریاست کے با اثر وزیر اروپ بسواس کے بھائی ہیں۔ اتفاق سے اروپ بسواس ٹالی گنج کے ایم ایل اے بھی ہیں۔ سروپ بسواس ٹالی گنج کے فنکاروں اور تکنیکی ماہرین کی تنظیم فیڈریشن کی دیکھ بھال کرتے ہیں۔ فیڈریشن کی ہدایات پر عمل کرنا سب کے لیے لازمی ہے، ورنہ انڈسٹری میں کام کرنا ناممکن ہو جاتا ہے۔ صورتحال یہ ہے کہ ماضی میں جن لوگوں نے فیڈریشن کی مخالفت کی تھی، وہ بھی اب سروپ بسواس کے سائے تلے آ چکے ہیں۔ اس ماحول میں، ٹالی ووڈ کے سپر اسٹار دیو (Dev) اب سروپ بسواس کے ساتھ براہ راست ٹکراؤ کے لیے تیار نظر آ رہے ہیں۔ دیو اور شوبھاشری گنگوپادھیائے کی جوڑی (جسے مداح پیار سے دیشو کہتے ہیں) اپنی اگلی فلم میں اداکار انربان بھٹاچاریہ کو ایک اہم منفی کردار (Villain) میں لینے جا رہے ہیں۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ انربان بھٹاچاریہ پر سروپ بسواس کی جانب سے ایک غیر تحریری پابندی عائد ہے۔ اگر آخری لمحات میں کوئی ڈرامائی تبدیلی نہ ہوئی، تو دیو خود اپنی آنے والی فلم کے ایک اہم کردار کے طور پر انربان کے نام کا اعلان کریں گے۔

اب ترنمول کی 'ڈگڈگی' بج کر رہے گی: دلیپ گھوش

کولکاتا 15 جنوری: دلیپ گھوش نے ایک بار پھر سیاسی بم پھوڑا ہے۔ پارٹی میں ان کی اہمیت بڑھ رہی ہے اور وہ خود بھی اپنے پرانے فارم میں واپس آتے نظر آ رہے ہیں۔ اس بار بی جے پی لیڈر نے ترنمول کانگریس کی ڈگڈگی بجانے کی بات کی ہے۔ دلیپ گھوش نے کہا، "ترنمول کانگریس کی ڈگڈگی اب بج کر رہے گی۔ آج نئے سال سے بنگال کی ترقی کا آغاز ہو رہا ہے۔ میں نے ڈگڈگی بجا کر ہی پرنام (سلام) کیا ہے۔ ہم نے عہد کیا ہے کہ اس بار بنگال میں تبدیلی لا کر ہی رہیں گے۔ انہوں نے (ترنمول نے) الیکشن کمیشن کے ملازمین کو ڈرا رکھا ہے کہ اگر ہماری بات نہ مانی تو انجام برا ہوگا۔ ملازمین اسی خوف میں جی رہے ہیں۔

27 جنوری کو ملک گیر بینک ہڑتال، کیا اے ٹی ایم (ATM) خدمات بھی بند رہیں گی؟

کولکاتا 15 جنوری: بینک یونینز اور انتظامیہ کے درمیان ہونے والے مذاکرات بے نتیجہ رہے، جس کے باعث 27 جنوری کو بینک ہڑتال کا ہونا طے پایا ہے۔ اس ہڑتال کی وجہ سے ملک بھر میں مسلسل چار دن تک بینکنگ خدمات معطل رہیں گی، جبکہ مغربی بنگال میں یہ تعطیلات پانچ دن پر محیط ہوں گی۔ خدشہ ظاہر کیا جا رہا ہے کہ اس کا اثر اے ٹی ایم خدمات پر بھی پڑ سکتا ہے۔ یونائیٹڈ فورم آف بینک یونینز نے ہفتے میں پانچ دن کام (Five-day week) کے مطالبے پر اس ہڑتال کی کال دی ہے۔ تنظیم کا مطالبہ ہے کہ ہر ہفتہ (Saturday) بینک بند رکھے جائیں۔ تنظیم کے ایک عہدیدار سنجے داس کے مطابق، انہوں نے اس کے بدلے ہفتے کے باقی ایام میں کسٹمر سروس کے لیے روزانہ 40 منٹ اضافی کام کرنے کی تجویز دی ہے، لیکن انڈین بینکنگ ایسوسی ایشن (IBA) اس پر راضی نہیں ہے۔ بدھ کو ممبئی میں آئی بی اے اور ہڑتالی تنظیموں کے درمیان ہونے والی میٹنگ میں کوئی معاہدہ نہ ہو سکا، جس کے بعد ہڑتال کا فیصلہ برقرار رکھا گیا ہے۔ بتایا جا رہا ہے کہ غیر منظم شعبے کے ملازمین بھی اس ہڑتال میں شامل ہوں گے۔ اگرچہ آؤٹ سورسنگ کے ذریعے اے ٹی ایم بھرنے کا انتظام ہوتا ہے، لیکن مسلسل تعطیلات اور ہڑتال کی وجہ سے اے ٹی ایم میں نقدی (Cash) کی قلت پیدا ہو سکتی ہے۔ البتہ، آن لائن لین دین (Online Transactions) معمول کے مطابق جاری رہے گا۔

کتے کو گھی کھلانے جیسا، سی پی آئی ایم کے بارے میں بات کرتے ہوئے سوکنت نے ایسا کیوں کہا؟

کولکاتا 15 جنوری: مرکزی وزیر سوکنت مجمدار کا دعویٰ ہے کہ ترنمول کے دور حکومت میں بنگال سے صنعتیں رخصت ہو چکی ہیں۔ انہوں نے وعدہ کیا کہ اگر بی جے پی اقتدار میں آئی تو صنعتیں دوبارہ آئیں گی اور ٹاٹا (Tata) کو سنگور واپس لایا جائے گا۔ اس کے ساتھ ہی انہوں نے بی جے پی اور ترنمول کی دوسری مخالف جماعت سی پی آئی ایم کے درمیان فرق بھی واضح کیا۔ سوکانتو مجمدار نے کہا، "بدھ دیو بھٹاچاریہ نے اپنی فطرت کے خلاف جا کر کام کیا تھا۔ وہ پارٹی جس نے 30 سال تک یہ نعرے لگائے کہ ٹاٹا کے کالے ہاتھ توڑ دو، مٹا دو، برلا کے ہاتھ توڑ دو، اور سرخ فیتے (بیوروکریسی) کے ذریعے ایک کے بعد ایک صنعتیں بند کیں، اب اگر وہ صنعتیں چاہیں تو کیا ہوگا؟ یہ کتے کو گھی کھلانے جیسا ہوگا۔ ہم ایسی باتیں نہیں کرتے۔ سی پی ایم سمجھتی ہے کہ مزدور قوت مالکان کی مخالف ہوتی ہے۔

نپاہ وائرس کی وجہ سے بنگال میں تشویشناک صورتحال

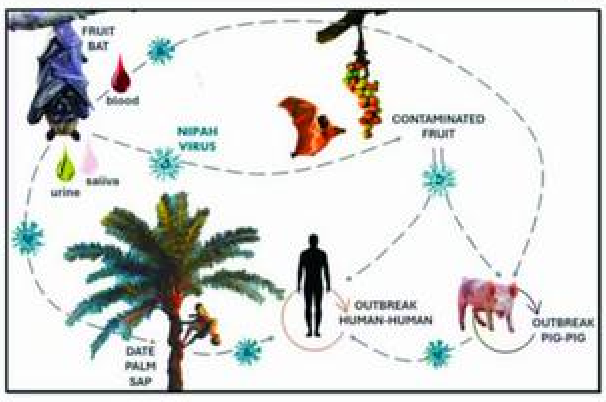

نپاہ وائرس کے حوالے سے مغربی بنگال میں تشویشناک صورتحال پیدا ہو گئی ہے۔ پربا بردوان کے چیف میڈیکل آفیسر آف ہیلتھ (CMOH)، جے رام ہیمبرم نے انکشاف کیا ہے کہ متاثرہ افراد کے رابطے میں آنے والوں (Contacts) کی تعداد تیزی سے بڑھ رہی ہے۔ بدھ تک نپاہ متاثرین کے قریبی رابطے میں آنے والوں کی تعداد 48 سے بڑھ کر 82 ہو گئی ہے۔ ان تمام افراد کی لائن لسٹ تیار کر کے ان پر نظر رکھی جا رہی ہے۔ ان 82 افراد میں سے دو میں وائرس کی علامات پائی گئی ہیں۔ ان میں سے ایک میڈیکل ہاؤس اسٹاف ہے جس کا تعلق جنوبی 24 پرگنہ سے ہے، اسے علاج کے لیے کولکتہ کے بیلیا گھاٹہ آئی ڈی اسپتال منتقل کر دیا گیا ہے۔ ایک نرسنگ اسٹاف جس میں معمولی علامات تھیں، اب ان کی حالت بہتر بتائی جا رہی ہے۔ محکمہ صحت کے مطابق یہ ملازمین مریضوں کی براہ راست دیکھ بھال کے دوران وائرس کا شکار ہوئے۔ مرکزی وزیر صحت جے پی نڈا نے وزیر اعلیٰ ممتا بنرجی سے فون پر بات کی اور صورتحال کا جائزہ لینے کے لیے ماہرین کی ایک ٹیم بھیجنے کا اعلان کیا ہے۔ مرکزی وزیر مملکت سوکنت مجمدار نے مشورہ دیا ہے کہ ریاستی حکومت کو مرکز کے ساتھ مکمل تعاون کرنا چاہیے۔

بیلگھریا ریلوے فلائی اوور کی مرمت کا کام شروع ہونے جا رہا ہے

کولکاتا 15 جنوری: چند ماہ قبل اس فلائی اوور کے گارڈرز (Girders) میں خرابی کا انکشاف ہوا تھا، جس کے بعد اس کی مرمت کے وقت اور متبادل راستوں کو لے کر کافی بحث و تکرار جاری تھی۔ اب تمام رکاوٹیں دور ہونے کے بعد 17 جنوری سے اس فلائی اوور کی مرمت کا کام باقاعدہ شروع ہو رہا ہے۔ مرمت کے کام کی وجہ سے فلائی اوور کو غیر معینہ مدت کے لیے بند کر دیا جائے گا، جس کے باعث ٹریفک کے شدید مسائل پیدا ہونے کا خدشہ ہے۔ تاہم، میونسپلٹی اور پولیس کی جانب سے صورتحال پر قابو پانے کے لیے بڑے پیمانے پر مہم شروع کر دی گئی ہے۔

بیلگھریا فلائی اوور شمالی مضافاتی علاقوں کی ایک اہم لائف لائن ہے جو بی ٹی روڈ (BT Road) کو ایم بی روڈ (MB Road) کے ذریعے کلیانی ایکسپریس وے اور بیراٹی جیسے علاقوں سے جوڑتا ہے۔ روزانہ ہزاروں مسافر، بسیں اور مال بردار گاڑیاں اس کا استعمال کرتی ہیں۔ 2025 میں اس کے طبی معائنے (Health Check-up) کے بعد معلوم ہوا تھا کہ اس کے 12 گارڈرز (ایک طرف 5 اور دوسری طرف 7) انتہائی مخدوش حالت میں ہیں جنہیں فوری طور پر تبدیل کرنے کی ضرورت ہے۔ محکمہ تعمیرات عامہ (PWD) کے مطابق، مرمت کا یہ کام مکمل ہونے میں ساڑھے تین سے چار ماہ کا وقت لگ سکتا ہے۔ فلائی اوور کو 17 جنوری کی رات 12 بجے سے مکمل طور پر بند کر دیا جائے گا۔

گھاٹال میں گزشتہ سات دنوں سے پینے کا پانی غائب

گھاٹال 15 جنوری: سڑک پر بالٹیاں اور گھڑے رکھ کر، بانسوں سے گھیرا بندی کر کے گاؤں والوں نے راستہ بند کر دیا۔ اہم شاہراہ پر اس احتجاج کی وجہ سے عام راہگیروں کو شدید مشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ مظاہرین کا مطالبہ ہے کہ جب تک انتظامیہ کے اعلیٰ حکام خود موقع پر نہیں آتے، یہ ناکہ بندی ختم نہیں ہوگی۔ لیکن یہ احتجاج کیوں ہو رہا ہے؟ گزشتہ تقریباً سات دنوں سے جل دھارا اسکیم کے نلوں میں پینے کا پانی نہیں آ رہا، جس کی وجہ سے گاؤں والوں کو دور دراز سے پانی لا کر گزارا کرنا پڑ رہا ہے۔ یہ واقعہ مغربی مدنی پور ضلع کے گھاٹال بلاک کے منوہر پور نمبر (2) گرام پنچایت کے ہری سنگھ پور ماڑوتلا علاقے میں پیش آیا۔ ہری سنگھ پور گاؤں میں پچھلے سات دنوں سے پانی کی سپلائی بند ہے۔ پانی کے اس سنگین مسئلے کے بارے میں کئی بار گرام پنچایت اور پی ایچ ای (PHE) کے دفتر کو مطلع کیا گیا، لیکن جب کوئی حل نہیں نکلا تو آج گاؤں والوں نے متحد ہو کر پینے کے پانی کے مطالبے میں گھاٹال-ہریش پور بندر چکی سڑک پر بالٹیاں اور کلش رکھ کر راستہ روک دیا۔

فارم 7 جمع کرانے پر ہنگامہ، چھاتنا میں ترنمول اور بی جے پی کے درمیان تصادم سے علاقہ پر تناؤ

چھاتنا 15 جنوری: چھاتنا بی ڈی او آفس میں فارم 7 جمع کرانے کے معاملے پر جمعرات کو بی جے پی اور ترنمول کانگریس کے درمیان تصادم نے شدید رخ اختیار کر لیا۔ صبح سے ہی بی ڈی او آفس کے احاطے میں تناؤ کی صورتحال بنی رہی۔ بی جے پی کا الزام ہے کہ چھاتنا پنچایت سمیتی کے صدر بنکو مترا کی قیادت میں ترنمول کارکنوں نے بی جے پی لیڈروں کو ہراساں کیا۔ ان کا دعویٰ ہے کہ فارم جمع کرانے میں جان بوجھ کر رکاوٹیں کھڑی کی گئیں۔ صورتحال پر قابو پانے کے لیے انتظامیہ کو مداخلت کرنی پڑی۔

بی جے پی کے جنرل سکریٹری سوپن مکھوپادھیائے نے دعویٰ کیا، "الیکشن کمیشن کے قوانین کے مطابق فارم 7 جمع کرانے جانے پر ہمارے کارکنوں کو روک دیا گیا۔ یہ واضح طور پر سیاسی دہشت گردی ہے۔ ترنمول جانتی ہے کہ اگر ہم قانونی طریقے سے آگے بڑھتے تو ان کی بے ضابطگیاں پکڑی جائیں گی، اس لیے وہ ڈرا دھمکا کر روک رہے ہیں۔" ان کے ساتھ چھاتنا کے بی جے پی ایم ایل اے بھی موجود تھے۔ ایم ایل اے کا کہنا تھا کہ "انتظامیہ کی خاموشی ترنمول کی مزید حوصلہ افزائی کر رہی ہے۔"

دوسری طرف، ترنمول نے جوابی دعویٰ کیا ہے کہ بی جے پی نے جان بوجھ کر تناؤ پیدا کرنے کے لیے بی ڈی او آفس میں ہجوم اکٹھا کیا۔ ترنمول قیادت کا کہنا ہے کہ فارم 7 جمع کرنے کے نام پر بی جے پی پہلے بھی تنازعات میں رہی ہے اور اب بھی اسی حکمت عملی کے تحت دباؤ ڈالنے کی کوشش کی جا رہی تھی۔ بنکو مترا کے قریبی ذرائع کا کہنا ہے کہ "اگر کام قانون کے مطابق ہو رہا ہو تو مداخلت کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا، بی جے پی خود ہنگامہ کرنا چاہتی تھی۔" صورتحال کو سنبھالنے کے لیے پولیس تعینات کر دی گئی ہے اور دونوں فریقین کو پر امن رہنے کی ہدایت دی گئی ہے۔ تاہم، دن کے اختتام پر یہ واضح ہو گیا کہ فارم 7 کے گرد گھومتا یہ تنازع اب کوئی معمولی واقعہ نہیں رہا۔ کھاتڑا کے بعد اب چھاتنا میں بھی اسی مسئلے پر حکمراں جماعت اور اپوزیشن آمنے سامنے ہیں۔ سیاسی مبصرین کے مطابق، انتخابات سے قبل ووٹر لسٹ اور فارم 7 اب ایک اہم سیاسی ہتھیار بن چکے ہیں۔

کوستو باگچی، سجل گھوش اور شنکو دیو پانڈا کو بی جے پی کی تنظیم میں جگہ نہیں ملی

کولکتہ 15 جنوری: بنگال بی جے پی کے 43 تنظیمی اضلاع کے انچارجوں کے ناموں کا اعلان کر دیا گیا ہے۔ حیران کن طور پر کوستھو باگچی، سجل گھوش اور شنکو دیو پانڈا، جنہیں شوبھندو ادھیکاری کا قریبی سمجھا جاتا ہے، اس نئی فہرست میں جگہ بنانے میں ناکام رہے ہیں۔ بدھ کو جاری کی گئی فہرست سے ظاہر ہوتا ہے کہ پارٹی نے بنیادی طور پر پرانے چہروں پر بھروسہ کیا ہے۔ علی پور دوار کے ایم پی منوج ٹگا کو کوچ بہار اور سابق ایم پی نشیتھ پرمانک کو سلی گوڑی کا چارج دیا گیا ہے۔ سینئر لیڈر تاپس رائے کو جنوبی کولکتہ جبکہ ریاستی نائب صدر پربل راہا کو بیرک پور کی ذمہ داری سونپی گئی ہے۔ اسی طرح دیپا شری چودھری کو بشیر ہاٹ، راجو بنرجی کو مدنی پور، اور شلبھدر دتہ کو جادو پور تنظیمی ضلع کا انچارج بنایا گیا ہے۔ دیگر اہم تقرریوں میں پروسینجیت بھومک کو ڈائمنڈ ہاربر، تاپس مترا کو شمالی کلکتہ، سنجے سنگھ کو کلکتہ شمالی مضافاتی ضلع، اور اجیتا بھ رائے کو بنگاؤں کا چارج ملا ہے۔ انوپم ملک تملوک اور گوری شنکر ادھیکاری کانتھی کے انچارج ہوں گے۔ پرانے لیڈروں میں توجا چکرورتی کو سیرام پور، بھاسکر بھٹاچاریہ کو ہگلی اور سندیپ نندی کو بیر بھوم کی ذمہ داری دی گئی ہے۔ یہ انچارج ریاستی اور ضلعی کمیٹیوں کے درمیان تال میل کے ذمہ دار ہوں گے۔ پارٹی کے ایک طبقے کا کہنا ہے۔

بہار میں انتخابات کے بعد جرائم پیشہ افراد کا راج! دیوالی کی رات سمستی پور میں فائرنگ سے بزرگ خاتون اور بچہ ہلاک

ہوڑہ 15 جنوری: منشیات کی فروخت پر تنازع کے نتیجے میں دو جرائم پیشہ گروہوں کے درمیان گزشتہ کئی دنوں سے لڑائی جاری ہے۔ علاقے میں فائرنگ ہوئی ہے جس میں ایک شخص زخمی ہوا ہے۔ امن و امان کی بحالی کے لیے پولیس کی بھاری نفری تعینات کر دی گئی ہے اور ملزمان کی تلاش شروع کر دی گئی ہے۔ معلومات کے مطابق، علاقے میں منشیات کی فروخت کے تنازع پر دو گروہوں کے درمیان کئی دنوں سے تصادم جاری ہے، جس کے دوران گولیاں چلائی گئیں۔ زخمی ہونے والا ایک بدمعاش اسپتال میں داخل ہے۔ یہی نہیں بلکہ بدمعاشوں کے ایک گروہ نے منگل کی رات بھی علاقے میں گھس کر توڑ پھوڑ کی۔ گھروں کو نقصان پہنچایا گیا، بمباری کی گئی اور تیز دھار ہتھیاروں کی نمائش کی گئی۔ تیز دھار ہتھیاروں کے وار سے گھروں کے دروازے توڑ دیے گئے۔ دو گروہوں کے درمیان اس تصادم کی وجہ سے گزشتہ اتوار کی رات سے شمالی ہاوڑہ (Howrah) کے اوڑیا پاڑہ اور نندی باغان کے علاقوں میں خوف و ہراس پھیلا ہوا ہے۔ واقعے کے فوراً بعد گولا باڑی تھانے کی بڑی پولیس نفری ان دونوں علاقوں میں پہنچ گئی۔ پولیس جرائم پیشہ افراد کی تلاش میں گھر گھر تلاشی لے رہی ہے اور علاقے میں گشت کر رہی ہے۔ شمالی ہاوڑہ کے اوڑیا پاڑہ میں سناتن مستری لین اور نندی باغان کی بھیرو دتہ لین کی تنگ گلیوں میں منشیات کی فروخت پر چھوٹو اور پانچو نامی دو بدمعاشوں کے درمیان لڑائی ہوئی۔ گزشتہ اتوار کی رات گئے پانچو نے دو بیرونی بدمعاشوں، راج پانڈے اور سوچیت سنگھ کے ساتھ مل کر اوڑیا پاڑہ میں چھوٹو پر حملہ کیا۔ راج اور سوچیت نے چھوٹو کے ساتھی تین بار کر پر گولی چلا دی اور فرار ہو گئے۔ تین شدید زخمی حالت میں باوڑہ ضلع اسپتال میں زیر علاج ہے۔ علاقے کا ایک اور بدنام زمانہ بدمعاش اویناش گھوش منشیات کے کاروبار میں چھوٹو کی مالی مدد کرتا ہے۔ جب اویناش کو معلوم ہوا کہ اس کے گروہ کے تین کو گولی لگی ہے۔

ملک کی تعمیر و ترقی میں صحافت کا کردار

ڈاکٹر مظفر حسین غزالی

اخبارات، پرنٹ میڈیا لمبے عرصہ تک ترسیل ابلاغ کا واحد ذریعہ تھے۔ ریڈیو الیکٹرانک میڈیا کی ایک شکل تھی لیکن ٹیلی ویژن نے ترسیل عامہ میں انقلاب برپا کر دیا۔ ایک وقت ایسا بھی آیا جب پرنٹ میڈیا کے مستقبل پر سوال اٹھنے لگا۔ مگر اخبارات نے نہ صرف ہمت کے ساتھ چیلنجز کا سامنا کیا بلکہ بدلے ہوئے حالات میں اپنی اہمیت کو منوایا۔ اب سوشل میڈیا الیکٹرانک میڈیا کو ٹکر دے رہا ہے۔ وہ متبادل میڈیا کے طور پر الیکٹرانک میڈیا کی جگہ لینے کو بے چین ہے۔ شوسل میڈیا کی مقبولیت کے ساتھ الیکٹرانک میڈیا کا دائرہ سکڑتا جا رہا ہے۔ مواصلات کی بدلی ہوئی تمام شکلوں نے صحافت کی معنویت میں اضافہ کیا ہے۔ کیونکہ صحافت محض خبروں کی ترسیل کا ذریعہ نہیں بلکہ معاشرہ کی روح کا آئینہ ہے۔ یہ عوامی شعور کی تشکیل، حکومتی پالیسیوں کے تجزیے اور سماجی و قومی ترجیحات کے تعین میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔

ملک کی تعمیر و ترقی کا عمل صرف معاشی نمو یا انفراسٹرکچر تک محدود نہیں بلکہ اس کا گہرا تعلق سیاسی بصیرت، فکری بیداری، سماجی انصاف، جمہوری اقدار اور عالمی سطح پر باوقار موجودگی سے ہوتا ہے، اور ان تمام مراحل میں خاص طور پر جمہوری نظام میں صحافت کا کردار بنیادی اور فیصلہ کن حیثیت رکھتا ہے۔ ایک باشعور قوم ہی ترقی کی راہ پر گامزن ہو سکتی ہے، اور اس شعور کی آبیاری میں صحافت کلیدی کردار ادا کرتی ہے۔ سیاسی حالات ہوں یا معاشی پالیسیاں، تعلیمی مسائل ہوں یا سماجی ناہمواریاں، صحافت عوام کو حقائق سے آگاہ کر کے انہیں سوچنے، سوال اٹھانے اور رائے قائم کرنے کا موقع فراہم کرتی ہے۔ یہ صحافت ہی تھی جس نے برطانوی استعمار کے دور میں اظہار رائے کا حوصلہ دیا۔ عوام میں آزادی کی تڑپ پیدا کی، سامراجی مظالم کو بے نقاب کیا، قومی اتحاد کو فروغ دیا اور آزادی کے نظریہ کو گھر گھر پہنچایا۔ جس کے نتیجہ میں ملک کو غلامی کی زنجیروں سے آزادی ملی۔ اگر اردو، ہندی اور انگریزی کے اخبارات و رسائل نے عوامی بیداری کی یہ جنگ نہ لڑی ہوتی تو آزادی کی جدوجہد اتنی ہمہ گیر نہ بن پاتی۔ صحافیوں نے جیلیں کاٹیں، شہید ہوئے، اخبارات ضبط ہوئے مگر قلم نہیں رکا۔ آزادی کی تحریک میں صحافت نے تمام صعوبتیں برداشت کرنے کے باوجود انقلابی کردار ادا کیا۔

آزادی کے بعد صحافت کی ذمہ داری اور بڑھ گئی۔ جمہوری نظام میں صحافت کو "چوتھا ستون" اس لیے کہا جاتا ہے کہ وہ اقتدار کے مراکز پر نظر رکھتی ہے۔ حکومت کے فیصلوں، قانون سازی، انتظامیہ کے فیصلے، عوامی فلاحی منصوبوں اور حکومتی وعدوں کا تجزیہ اور محاسبہ کرتی ہے۔ احتساب اور شفافیت کا فروغ، کرپشن، بدعنوانی اور اختیارات کے غلط استعمال، اقربا پروری اور انسانی حقوق کی پامالی کو منظرِ عام پر لانا تحقیقاتی صحافت کا امتیاز رہا ہے۔ تاریخ گواہ ہے کہ صحافتی انکشافات نے نہ صرف طاقتور حلقوں کو جواب دہ بنایا بلکہ نظام میں اصلاحات کی راہیں بھی ہموار کیں۔ شفافیت کے بغیر ترقی محض ایک دعویٰ بن کر رہ جاتی ہے۔ زندہ صحافت انتخابات کے دوران ووٹروں کو باخبر کرنے، سیاسی جماعتوں کے دعووں کی جانچ کرنے، عوامی مسائل کو ترجیح دینے، شفاف حکمرانی اور عوامی اعتماد کی بحالی کا کام کرتی ہے۔ جو ملک کی داخلی تعمیر اور جمہوریت کے استحکام کے لئے ناگزیر ہے۔ ایک آزاد اور ذمہ دار صحافت کے بغیر مضبوط جمہوریت کا تصور ممکن نہیں۔ صحافت عالمی سیاست کے بدلتے منظرنامے، بین الاقوامی تعلقات، سفارتی سرگرمیاں، جنگ و امن کے فیصلے اور خارجہ پالیسی کی سمت متعین کرنے میں بھی اہم کردار ادا کرتی ہے۔ بین الاقوامی معاہدوں، عالمی تنظیموں، پڑوسی ممالک سے تعلقات اور عالمی طاقتوں کے ساتھ سفارتی حکمتِ عملی پر صحافتی تجزیے عوام کو یہ سمجھنے میں مدد دیتے ہیں کہ خارجہ پالیسی کس طرح قومی مفاد سے جڑی ہوتی ہے۔ ایک ذمہ دار صحافت نہ صرف حکومت کی خارجہ پالیسی کا تجزیہ کرتی ہے بلکہ عالمی برادری میں ملک کی شبیہ بہتر بنانے میں بھی معاون ثابت ہوتی ہے۔ معاشی میدان میں بھی صحافت کی اہمیت کم نہیں۔ صنعتی ترقی، بجٹ، مہنگائی، بے روزگاری، صنعت و تجارت اور زرعی بحران جیسے مسائل پر سنجیدہ بحث اور تجزیہ عوام اور پالیسی سازوں دونوں کے لیے رہنمائی فراہم کرتا ہے۔ معاشی پالیسیوں کے اثرات کو عام فہم انداز میں پیش کرنا صحافت ہی کا کمال ہے، جو عوامی اعتماد اور معاشی استحکام میں مددگار ثابت ہوتا ہے۔

تعلیم، سائنس، ٹیکنالوجی اور ثقافت کے فروغ میں بھی صحافت کا کردار قابلِ ذکر ہے۔ تعلیمی اداروں کی حالت، تعلیمی پالیسیوں کے اثرات، نئی سائنسی دریافتیں اور ثقافتی ورثے کا تحفظ یہ سب موضوعات صحافت کے ذریعے قومی مکالمے کا حصہ بنتے ہیں۔ زبان، ادب اور تہذیب کے فروغ میں اردو صحافت کی خدمات خاص طور پر لائقِ تحسین رہی ہیں۔ لیکن اس وقت اردو اخبارات میں زبان کی صحت کے مسئلہ نے سنگین صورتحال اختیار کی ہوئی ہے۔ اردو والوں کے پاس ایسے سافٹ ویئر کی بھی کمی ہے جو اِنپیج کو یونی کوڈ اور یونی کوڈ کو آسانی سے اِنپیج میں تبدیل کر سکے۔ ساتھ ہی الفاظ کے غلط ہونے کی صورت میں ان کی درست ہجے بتا سکے۔ یونی کوڈ میں کوئی انگریزی کا لفظ ٹائپ کرنا ہوتا ہے تو متن کہیں سے کہیں پہنچ جاتا ہے۔ اردو اخبارات مالی دشواریوں کے ساتھ تربیت یافتہ اسٹاف کی کمی کا بھی سامنا کر رہے ہیں۔ قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان اور اردو اکیڈمیز کو اردو صحافیوں کی تربیت کی طرف توجہ دینا چاہئے۔

صحافت کا دائرہ بہت وسیع ہے وہ جہاں سماج اور حکومت کا احتساب کرتی ہے وہیں بین الاقوامی معاملات، معیشت اور روزگار کا سوال بھی اٹھاتی ہے۔ صحافت سماجی اصلاح کا بھی ایک مؤثر ہتھیار ہے۔ جہیز، ذات پات، فرقہ واریت، صنفی امتیاز، بچوں سے مشقت اور دیگر سماجی برائیوں کے خلاف آواز اٹھا کر صحافت معاشرے کو آئینہ دکھاتی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ قومی یکجہتی، مذہبی رواداری اور سماجی ہم آہنگی کے فروغ میں بھی مثبت صحافت اہم کردار ادا کرتی ہے۔ ذمہ دار صحافت نفرت اور تقسیم کے بجائے مکالمے اور ہم آہنگی کو فروغ دیتی ہے، جو قومی ترقی کے لیے ناگزیر ہے۔

ڈیجیٹل دور میں جہاں معلومات کی ترسیل تیز ہو گئی ہے، وہیں غلط معلومات اور افواہوں کا خطرہ بھی بڑھا ہے۔ ایسے حالات میں ذمہ دار، مستند اور با اصول صحافت کی اہمیت مزید بڑھ جاتی ہے۔ خبر اور رائے میں فرق، تصدیق شدہ معلومات اور متوازن رپورٹنگ ہی صحافت کو قوم کی رہنمائی کے قابل بناتی ہے۔ تاہم یہ بھی ایک تلخ حقیقت ہے کہ آج صحافت ایک کٹھن دور سے گزر رہی ہے۔ تجارتی دباؤ، سیاسی اثر و رسوخ، کارپوریٹ مفادات اور ڈیجیٹل میڈیا کی دوڑ نے صحافت کے معیار کو متاثر کیا ہے۔ سنجیدہ صحافت کے مقابلے میں سنسنی خیزی، آدھی سچائیاں اور غیر مصدقہ اطلاعات زیادہ نمایاں ہو رہی ہیں۔

سوشل میڈیا کے پھیلاؤ نے جہاں اظہار کے نئے دروازے کھولے ہیں، وہیں جھوٹی خبروں اور پروپیگنڈے کے خطرات بھی بڑھا دیے ہیں۔ مین اسٹریم میڈیا جو بیانیہ تیار کرتا ہے اکثر سوشل میڈیا اسی کے زیر سایہ کام کرتا ہوا دکھائی دیتا ہے۔ ایسے میں صحافت کے لیے سب سے بڑا چیلنج اپنی ساکھ، غیر جانبداری اور اخلاقی اقدار کو برقرار رکھنا ہے۔

آخر میں یہ کہا جا سکتا ہے کہ صحافت ملک کی تعمیر و ترقی میں محض ایک تماشائی نہیں بلکہ ایک فعال شراکت دار ہے۔ یہ عوامی شعور بیدار کرتی ہے، جمہوریت کو مضبوط، احتساب کو یقینی بناتی ہے اور سماجی و معاشی اصلاحات کا راستہ ہموار کرتی ہے۔ شرط صرف یہ ہے کہ صحافت آزاد، ذمہ دار اور عوام دوست ہو۔ ایسی ہی صحافت ایک مضبوط، انصاف پسند، خود مختار اور ترقی یافتہ ملک کی ضمانت بن سکتی ہے۔ اردو صحافت نے ہر دور میں اپنا لوہا منوایا ہے، وکشت بھارت مشن میں بھی وہ گران قدر کردار ادا کر سکتی ہے کاش کہ اسے موقع دیا جائے۔

(یہ مضمون عالمی کتاب میلے میں قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان کے درج بالا موضوع پر منعقدہ مذاکرہ کی مناسبت سے لکھا گیا ہے)

دارالعلوم سبیل الرشاد سوگوار۔ ملت اشکبار

مولانا صغیر احمد خان رشادیؒ: علم، اعتدال اور ریاست کی مشترکہ میراث

مولانا ان خوش نصیب اہلِ علم میں سے تھے جن کے بارے میں علامہ اقبال کا یہ تصور صادق آتا ہے کہ صدیوں بعد کہیں جا کر قوموں کو ایسا دیدہ ور نصیب ہوتا ہے جو محض علم کا حامل نہیں بلکہ کردار اور بصیرت کا پیکر ہوتا ہے۔ ان کی پوری زندگی اس حقیقت کی عملی تفسیر تھی کہ قوموں کی تقدیر افراد کے ہاتھ میں ہوتی ہے، اور ہر باکردار فردِ ملت کے مستقبل کا ستارہ بنتا ہے۔ مولانا نے اپنی پوری زندگی شہرت کے بجائے خدمت، خطابت کے بجائے تربیت اور تصنیف کے بجائے تعمیرِ انسان کے لیے وقف کیے رکھی۔ وہ ان علماء میں تھے جو اداروں کو افراد سے مضبوط کرتے ہیں۔ ان کی بصیرت افروز قیادت میں دارالعلوم سبیل الرشاد ایک منظم، باوقار اور ملک گیر شناخت رکھنے والا علمی مرکز بن کر ابھرا، جہاں سے تیار ہونے والی نسلیں ملک و بیرونِ ملک دینی خدمات انجام دے رہی ہیں۔ امیرِ شریعت کی حیثیت سے مولانا رشادی کا اسلوب نہ جذباتی تھا اور نہ تصادمی۔ وہ فتویٰ کو محض ایک شرعی جواب نہیں بلکہ ملت کی امانت سمجھتے تھے۔ حساس دینی و سماجی معاملات میں ان کا موقف ہمیشہ احتیاط، توازن اور حالاتِ زمانہ کے گہرے فہم پر مبنی رہا۔ وہ اس بات پر یقین رکھتے تھے کہ شریعت کی صحیح ترجمانی وہی ہے جو امت کو جوڑ دے، نہ کہ انتشار کا سبب بنے۔ مولانا عملی سیاست سے دور رہے، لیکن ملی شعور اور سماجی ذمہ داری سے کبھی غافل نہیں ہوئے۔ اقلیتی حقوق، دینی آزادی اور آئینی تحفظات جیسے معاملات میں ان کی رائے شائستہ، مدلل اور حکمت پر مبنی ہوتی تھی۔ اسی اعتدال پسند رویے کے باعث انہیں نہ صرف دینی حلقوں بلکہ سماجی اور سیاسی طبقات میں بھی احترام کی نگاہ سے دیکھا جاتا تھا۔ ان کی رحلت پر یہ حقیقت واضح طور پر سامنے آئی کہ مولانا کی شخصیت کس قدر ہمہ گیر قبولیت رکھتی تھی۔

اشرف اللہ ابوالکلام محمدی

ریاستِ کرناٹک اور ملک بھر کی ملتِ اسلامیہ ایک ایسے عالم اور باوقار قائد سے محروم ہو چکی ہے جن کی زندگی علم و عمل، اعتدال و حکمت اور خاموش مگر مؤثر قیادت کی روشن مثال تھی۔ دارالعلوم سبیل الرشاد، بنگلور کے مہتمم اور امیر شریعت مولانا صغیر احمد خان رشادیؒ کی رحلت محض ایک شخصیت کا انتقال نہیں بلکہ ایک فکری روایت اور اخلاقی معیار کے باب کا اختتام ہے۔

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے۔۔۔۔۔ بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

مولانا ان خوش نصیب اہلِ علم میں سے تھے جن کے بارے میں علامہ اقبال کا یہ تصور صادق آتا ہے کہ صدیوں بعد کہیں جا کر قوموں کو ایسا دیدہ ور نصیب ہوتا ہے جو محض علم کا حامل نہیں بلکہ کردار اور بصیرت کا پیکر ہوتا ہے۔ ان کی پوری زندگی اس حقیقت کی عملی تفسیر تھی کہ قوموں کی تقدیر افراد کے ہاتھ میں ہوتی ہے، اور ہر باکردار فرد ملت کے مستقبل کا ستارہ بنتا ہے۔ مولانا نے اپنی پوری زندگی شہرت کے بجائے خدمت، خطابت کے بجائے تربیت اور تصنیف کے بجائے تعمیر انسان کے لیے وقف کیے رکھی۔ وہ ان علماء میں تھے جو اداروں کو افراد سے مضبوط کرتے ہیں۔ ان کی بصیرت افروز قیادت میں دارالعلوم سبیل الرشاد ایک منظم، باوقار اور ملک گیر شناخت رکھنے والا علمی مرکز بن کر ابھرا، جہاں سے تیار ہونے والی نسلیں ملک و بیرون ملک دینی خدمات انجام دے رہی ہیں۔ امیر شریعت کی حیثیت سے مولانا رشادی کا اسلوب نہ جذباتی تھا اور نہ تصادمی۔ وہ فتویٰ کو محض ایک شرعی جواب نہیں بلکہ ملت کی امانت سمجھتے تھے۔ حساس دینی و سماجی معاملات میں ان کا موقف ہمیشہ احتیاط، توازن اور حالات زمانہ کے گہرے فہم پر مبنی رہا۔ وہ اس بات پر یقین رکھتے تھے کہ شریعت کی صحیح ترجمانی وہی ہے جو امت کو جوڑ دے، نہ کہ انتشار کا سبب بنے۔ مولانا عملی سیاست سے دور رہے، لیکن ملی شعور اور سماجی ذمہ داری سے کبھی غافل نہیں ہوئے۔ اقلیتی حقوق، دینی آزادی اور آئینی تحفظات جیسے معاملات میں ان کی رائے شائستہ، مدلل اور حکمت پر مبنی ہوتی تھی۔ اسی اعتدال پسند رویے کے باعث انہیں نہ صرف دینی حلقوں بلکہ سماجی اور سیاسی طبقات میں بھی احترام کی نگاہ سے دیکھا جاتا تھا۔ ان کی رحلت پر یہ حقیقت واضح طور پر سامنے آئی کہ مولانا کی شخصیت کس قدر ہمہ گیر قبولیت رکھتی تھی۔ ریاست کرناٹک کے وزیر اعلیٰ سدارامیا سمیت متعدد ریاستی وزراء نے گہرے رنج و الم کا اظہار کرتے ہوئے دارالعلوم سبیل الرشاد پہنچ کر آخری دیدار کیا۔ یہ منظر اس بات کا غماز تھا کہ مولانا محض ایک مذہبی رہنما نہیں بلکہ سماج کے مختلف طبقات کے لیے اخلاقی وقار کی علامت تھے۔ نماز جنازہ کے موقع پر سبیل الرشاد کا احاطہ تاریخ ساز منظر پیش کر رہا تھا۔ ملک بھر سے علماء، دینی قائدین، سماجی شخصیات اور ہزاروں عقیدت مند شریک ہوئے۔ صف در صف کھڑے سوگوار چہرے اور نمناک آنکھیں اس اجتماعی احساس فقدان کی گواہی دے رہی تھیں۔ نماز جنازہ کے بعد مولانا صغیر احمد رشادیؒ کو اشکبار آنکھوں کے ساتھ دارالعلوم سبیل الرشاد ہی میں سپردِ خاک کیا گیا، اسی جگہ جہاں انہوں نے عمر بھر علم، تربیت اور اخلاص کی شمع جلائے رکھی۔ مولانا کی شخصیت کا ایک نمایاں وصف اختلاف میں بھی اخلاق کی پاسداری تھا۔ وہ نوجوان علماء کو بارہا یہ نصیحت کرتے تھے کہ اختلاف دلیل سے کرو، تحقیر سے نہیں۔ ان کی یہ تعلیم آج کے انتشار زدہ ماحول میں ایک قیمتی فکری سرمایہ ہے۔ ان کے تربیت یافتہ علماء کی ایک بڑی جماعت آج بھی ان کے فکر و اسلوب کی عملی ترجمان ہے، جو ان کا سب سے بڑا صدقہ جاریہ ہے۔ آخری ایام میں طویل علالت کے باوجود ان کی فکر امت کمزور نہ پڑی۔ ادارے کے امور، طلبہ کی حالت اور ملت کے مستقبل کے بارے میں ان کی دلچسپی آخری سانس تک برقرار رہی۔ یہ اس بات کی دلیل ہے کہ وہ منصب نہیں بلکہ ذمہ داری کے احساس کے ساتھ جیتے رہے۔ مرحوم مولانا صغیر احمد خان رشادی کا تعلق میسور ضلع سے تھا۔ انہوں نے اپنی ابتدائی تعلیم گاؤں کے مکتب میں حاصل کی، اور اس کے بعد اعلیٰ تعلیم کے لیے دارالعلوم سبیل الرشاد میں داخلہ لیا۔ وہاں انہوں نے قرآن مجید کو حفظ کیا اور پھر اسی ادارے سے علم دین عالمیت اور فضیلت کی ڈگریاں اعلیٰ نمبروں سے مکمل کیں۔ تعلیم مکمل کرنے کے بعد ان کی علمی صلاحیتوں کو دیکھتے ہوئے انہیں اسی ادارے میں استاد کے طور پر مقرر کیا گیا جہاں سے انہوں نے تدریسی سلسلہ شروع کیا اور آہستہ آہستہ اعلیٰ مناصب تک پہنچے۔ ان کی علمی گہرائی کی وجہ سے انہیں شیخ التفسیر اور شیخ الحدیث جیسے اہم علمی عہدوں پر فائز کیا گیا۔ مولانا مفتی محمد اشرف علی باقویؒ کے انتقال کے بعد، رشادی صاحب کو دارالعلوم سبیل الرشاد کے مہتمم (سربراہ) مقرر کیا گیا، اور وہ ریاست کے مسلم برادری کے امیر شریعت کی حیثیت سے بے حد عزت و احترام سے جانے جاتے تھے۔

قومی سطح پر خدمات: مولانا صغیر احمد خان رشادی صرف کرناٹک تک محدود نہیں تھے، بلکہ آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ (AIMPLB) کے انتظامی کمیٹی کے فعال رکن بھی رہے اور وہ آل انڈیا ملی کونسل کے رہنماؤں میں شامل تھے جہاں وہ امت مسلمہ کے مفادات کے لیے کام کرتے رہے۔ انہوں نے مذہبی شعور بڑھانے کے لیے 'سبیل' نامی ماہنامہ کو دوبارہ شائع کر کے اس کے ادارہ جاتی و ادارتی خدمات بھی انجام دیے۔ شخصیت اور اثر: مولانا رشادی صاحب ایک نہایت سادہ اور ملنسار شخصیت کے مالک تھے۔ انہوں نے کمیونٹی کی فلاح، اتحاد اور تعلیمی ترقی کے لیے اپنی زندگی وقف کر رکھی تھی۔ ان کی رہنمائی میں ہزاروں طلبہ نے دینی تعلیم حاصل کی اور ملک بھر میں خدمات انجام دے رہے ہیں۔ آج جب مولانا صغیر احمد خان رشادیؒ ہم میں موجود نہیں، تو یہ لمحہ محض تعزیت کا نہیں بلکہ عہد نو کا تقاضا بھی ہے کہ ہم ان کے چھوڑے ہوئے اعتدال، حکمت اور ادارہ جاتی وژن کو آگے بڑھائیں۔ یہی ان کے لیے سب سے بڑا خراج عقیدت ہوگا۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کی کامل مغفرت فرمائے، درجات بلند کرے اور ملت کو ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آسماں تیری لحد پر شبنم افشانی کرے۔۔۔۔۔ سبزہ نورستہ اس گھر کی نگہبانی کرے

DAILY URDU WAQT AUR SAMAJ KOLKATA
وقت اور سماج
दैनिक वक़्त और समाज कोलकाता

مہاراشٹرا بلدیاتی انتخابات اور سیاسی مستقبل

مہاراشٹرا میں بلدیاتی انتخابات کا عمل جاری ہے۔ انتخابی مہم عروج پر پہونچ چکی ہے۔ سیاسی جماعتیں رائے دہندوں کو رجھانے کی جدوجہد میں مصروف ہیں اور ہر ممکن سرگرمی جاری رکھی ہوئی ہیں۔ ویسے تو ہر بات کے انتخابات میں سیاسی جماعتوں کے نئے اتحاد سامنے آتے ہ ہیں۔ سابقہ حلیفوں کو چھوڑ دیا جاتا ہے اور حریفوں کیس اتھ دوستی کی جاتی ہے۔ ایک دوسرے کی تعریفیں تنقیدوں میں اور تنقیدیں ضرورت میں بدل جاتی ہیں اور اسی کے مطابق اتحاد کئے جاتے ہیں۔ مہاراشٹرا میں جو بلدیاتی انتخابات ہو رہے ہیں وہ انتہائی اہمیت کے حامل سمجھے جا رہے ہیں۔ ریاست کی سیاست پر یہ انتخابات اثر انداز ہو سکتے ہیں۔ مہاراشٹرا میں پارلیمانی انتخابات میں انڈیا اتحاد نے شاندار کامیابی حاصل کی تھی اور پھر اسمبلی انتخابات میں مہایوتی اتحاد کو کامیابی ملی تھی۔ اس طرح اب بلدیاتی انتخابات میں کامیابی سیاسی توازن کا امتحان سمجھی جا رہی ہے۔ جہاں تک سیاسی جماعتوں کا سوال ہے تو وہ ان انتخابات کو بھی انتہائی اہمیت دے رہی ہیں اور ان میں بھی پورے جارحانہ تیور کے ساتھ اور شدت سے مقابلہ کیا جا رہا ہے۔ سابقہ حلیفوں کو تنقید کا نشانہ بنایا جا رہا ہے تو سابقہ حریفوں کو ساتھ ملانے سے گریز نہیں کیا جا رہا ہے۔ نظریاتی اور پالیسیوں کے اختلافات کو بالائے طاق رکھ دیا گیا ہے اور صرف کامیابی کے امکانات کو پیش نظر رکھتے ہوئے اتحاد اور اختلاف کی پالیسی طئے کی جانے لگی ہے۔ تقریبا تمام سیاسی جماعتوں کی جانب سے اس طرح کے دعوے کئے جا رہے ہیں کہ وہی ایک ہیں جو عوامی کاز کی چمپئن ہیں اور دوسروں کی نیتیں ٹھیک نہیں ہیں۔ وہ صرف اقتدار یا کامیابی کیلئے انتخابی میدان میں ہیں۔ عوامی فلاح و بہبود یا بہتری سے ان کا کوئی تعلق نہیں ہے۔ جہاں تک مہاراشٹرا کے عوام کی بات ہے تو ان کیلئے بھی ریاست کا سیاسی منظرنامہ پیچیدہ ہی دکھائی دے رہا ہے اور وہ یہ طئے کرنے کے موقف میں نظر نہیں آ رہے ہیں کہ کون سی پارٹی کس کے ساتھ ہے۔ کون کس کی حلیف ہے اور کون کس کی حریف ہے۔ کسی ایک مقام پر سیاسی جماعتوں میں اتفاق ہے تو دوسرے مقام پر ان میں اختلاف دکھائی دے رہا ہے۔ رائے دہندوں کو رجھانے کیلئے سیاسی جماعتیں اپنے طور پر بلند بانگ دعوے کرنے سے گریز نہیں کر رہی ہیں۔ کچھ اندیشوں کا اظہار بھی کیا جا رہا ہے اور کچھ الزامات بھی عائد کئے جا رہے ہیں۔ تاہم تقریبا تمام سیاسی جماعتوں کے تعلق سے کہا جا سکتا ہے کہ وہ کسی ایک کلئیر اور واضح ویژن کے بغیر محض زبانی جمع خرچ کے ذریعہ انتخابات میں مقابلہ کر رہے ہیں۔ تمام جماعتوں کے جو منشور جاری کئے گئے ہیں ان کا جائزہ لینے سے پتہ چلتا ہے کہ ان کے سامنے محض انتخابی کامیابی اہمیت کی حامل ہے اور وہ عوام کیلئے زیادہ کچھ منصوبے نہیں رکھتے۔ کچھ عوامی مقبولیت کے اقدامات کا تمام جماعتوں کی جانب سے وعدہ ضرور کیا جا رہا ہے لیکن ان وعدوں کی تکمیل کا کسی کو بھی یقین نہیں ہو رہا ہے۔ ان جماعتوں کے ماضی کے جو ریکارڈ ہیں وہ ان وعدوں پر یقین کرنے سے روک رہے ہیں۔ اس صورتحال کو شائد سیاسی جماعتیں بھی محسوس کرنے لگی ہیں اس لئے وہ ان وعدوں سے زیادہ توڑ جوڑ کی پالیسی پر یقین کرنے لگی ہیں۔ کہیں کسی سے اتحاد کیا جا رہا ہے تو کہیں کسی سے اختلاف کیا جا رہا ہے۔ دو جماعتیں دو مختلف مقامات پر دو مختلف انداز اختیار کر رہی ہیں اور اس کے نتیجہ میں مہاراشٹرا کے عوام الجھن کا شکار ہونے لگے ہیں۔ ممبئی، پونے، احمد نگر، ناگپور اور دوسرے کچھ میونسپل کارپوریشنس کے انتخابات بہت اہمیت کے حامل ہوتے ہیں کیونکہ ان میں کامیابی مہاراشٹرا کی سیاست میں غلبہ فراہم کرتی ہے اور ان ہی کے نتائج پر سب کی نظر رہتی ہے۔ ممبئی کا جہاں تک تعلق ہے تقریبا تمام سیاسی جماعتوں نے اس پر خاص توجہ مرکوز کی ہوئی ہے تاہم سب سے زیادہ اہمیت کا پہلو یہ ہے کہ ٹھاکرے برادران تقریبا دو دہائیوں کی دوری کے بعد ایک ہوئے ہیں اور وہ متحدہ مقابلہ کر رہے ہیں۔ اسی طرح این سی پی کے دو علیحدہ گروپس میں بھی پونے میں اتحاد نظر آتا ہے۔ یہ بھی ایک خاندان سے تعلق رکھنے والے دو گروپس ہیں۔ دو خاندانوں کے اتحاد کے جو نتائج ہونگے وہ اہمیت کے حامل ہونگے اور ان کے مہاراشٹرا کی سیاست پر بھی اثرات مرتب ہو سکتے ہیں۔ ان نتائج پر مستقبل کی سیاست کا بھی انحصار ہو سکتا ہے اسی لئے عوامی حلقوں میں صورتحال پر گہری نظر رکھی جا رہی ہے۔

اسرائیل کی طرح بھارت بھی اب آئرن ڈوم بنانے جارہا ہے

کولکاتا15 جنوری: اسرائیل کے پاس آئرن ڈوم (Iron Dome) ہے، تو اب بھارت کے لیے کیپیٹل ڈوم تیار کیا جائے گا۔ بھارتی فوج کا یہ نیا ہتھیار فضائی سرحدوں کی حفاظت کرے گا۔ اس منصوبے کا آغاز پہلے شمالی بنگال، پھر کولکاتا اور آخرکار پوری ریاست تک کیا جائے گا۔ یہ ڈرونز سمیت کسی بھی کم فاصلے کے میزائل کو روکنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ فوجی زبان میں اسے کیپیٹل ڈوم ایئر ڈیفنس (Capital Dome Air Defence) کا نام دیا گیا ہے۔ یہ دیسی ٹیکنالوجی پر مبنی جدید ترین فضائی تحفظ ہے، جسے اسرائیلی آئرن ڈوم کا دیسی ورژن کہنا غلط نہ ہوگا۔

جس طرح اسرائیل کے سرحدی علاقے سال کے 365 دن اور 24 گھنٹے فضائی تحفظ کے حصار میں رہتے ہیں، بھارت بھی اسی طرح کی تیاری کر رہا ہے۔ اس کام کا آغاز ہو رہا ہے۔ سب سے پہلے دہلی کے اہم سرحدی علاقوں اور وی آئی پی (VIP) زونز کو اس حفاظتی حصار میں لایا جائے گا، اس کے بعد شمال مشرقی ریاستوں کی طرف موڑ دیا جائے گا، جن میں آسام، اروناچل پردیش، سکم، چکن نیک کوریڈور اور کولکاتا شامل ہیں۔ وزارتِ دفاع کے ذرائع کے مطابق، پہلے مرحلے میں شمال مشرق کے تقریباً 450 کلومیٹر کے علاقے پر حفاظتی چھتری لگائی جائے گی۔ دوسرے مرحلے میں کولکاتا کی باری آئے گی اور پورا علاقہ کیپیٹل ڈوم کے زیر اثر ہوگا۔ یہ ایک کثیر درجاتی فضائی دفاعی نظام (Multi-layer Air Defence System) ہے جس کے تین مراحل ہیں:

پہلا: فوری ردعمل والا سطح سے فضا میں مار کرنے والا میزائل (Quick Reaction Surface-to Air Missile (QRSAM)۔ دوسرا: بہت کم فاصلے والا سطح سے سطح پر مار کرنے والا میزائل (Very Low Range Surface to Surface)۔ تیسرا: فضا سے فضا میں مار کرنے والا میزائل (Air to Air Missile)۔ دشمن کے حملوں کو روکنے کے لیے یہ حفاظتی ڈھال ڈرونز یا میزائلوں کو فضا میں ہی پہلے سے پہچان لے گی۔ اس کے ساتھ جدید سینسرز اور کنٹرول اینڈ کمانڈ سسٹم بھی منسلک ہوں گے۔

لیکن اچانک اس فضائی محافظ کی ضرورت کیوں پڑی؟ اس کا مقصد صرف دفاعی ترقی نہیں ہے۔ بعض کا کہنا ہے کہ اس کے پیچھے ایک الگ کہانی ہے۔ یہ ایئر ڈیفنس سسٹم بھارت کی تین لیبارٹریوں میں مکمل طور پر دیسی ٹیکنالوجی سے تیار کیا جا رہا ہے۔ 2020 میں گلوان (Galwan) جھڑپ کے بعد مرکز نے فیصلہ کیا کہ چین اور پاکستان کے خطرات کو مد نظر رکھتے ہوئے بعض سرحدی علاقوں کو فضائی تحفظ فراہم کیا جائے گا۔ اس وقت وزارت دفاع امریکہ سے کم فاصلے والے فضائی دفاعی نظام خریدنے کے لیے بات چیت کر رہی تھی، لیکن اس وقت کے چیف آف ڈیفنس اسٹاف، جنرل بپن راوت امریکی نظام پر بھروسہ نہیں کرنا چاہتے تھے۔ ان کا ماننا تھا کہ امریکہ پر انحصار کرنا درست نہیں ہوگا، مگر اس وقت بھارت کے پاس کوئی دوسرا متبادل بھی نہیں تھا۔

ایسے میں 2021 میں اروناچل کے ایٹا نگر کے قریب ایک آرمی اسکول کی سالانہ تقریب میں ڈی آر ڈی او (DRDO) کے سائنسدانوں کی ایک ٹیم بطور مہمان خصوصی گئی تھی۔ وہاں ایک طالب علم کی بنائی ہوئی تصویر نے ان کی توجہ حاصل کر لی۔ وہ تصویر مکمل طور پر تصوراتی تھی، لیکن اس پر عمل درآمد میں کیا حرج تھا؟ تصویر میں دکھایا گیا تھا کہ آنجہانی صدر اور سائنسدان اے پی جے عبدالکلام نوجوان سائنسدانوں کو ملک کے فضائی تحفظ کے لیے میزائل ڈیفنس بنانے کی ہدایت دے رہے ہیں۔ یہ منظر بالکل فلم مشن منگل جیسا تھا، جہاں اسرو کے سائنسدان مریخ مشن کے بارے میں کلام صاحب سے بات کرتے ہیں۔

چوتھی منزل سے چھلانگ، طالب علم کی اچانک خودکشی

پورولیا15 جنوری: ایک کثیر المنزلہ عمارت (فلیٹ) سے چھلانگ لگا کر ایک طالب علم نے خودکشی کر لی۔ یہ واقعہ پورولیا شہر کے وارڈ نمبر 23 کے آمڈیہا علاقے میں پیش آیا۔ متوفی طالب علم کا نام پریتم سرکار (17 سال) ہے، جو پورولیا شہر کے وارڈ نمبر 9 کے کیتیکا علاقے کا رہائشی تھا۔ معلومات کے مطابق، وہ پورولیا ضلع اسکول میں بارہویں جماعت کا طالب علم تھا۔ اہل خانہ کے مطابق، پریتم آج صبح موٹر سائیکل لے کر گھر سے نکلا تھا۔ وہ اس علاقے میں ٹیوشن پڑھتا تھا۔ چونکہ یہ اس کی جانی پہچانی جگہ تھی، اس لیے وہ علاقے کی اس کثیر المنزلہ عمارت میں داخل ہو گیا اور سیدھا چوتھی منزل کی چھت پر چلا گیا، جہاں سے اس نے چھلانگ لگا کر اپنی زندگی کا خاتمہ کر لیا۔ مقامی لوگوں نے اسے خون میں لت پت دیکھ کر فوری طور پر پولیس کو اطلاع دی۔ پولیس نے مقامی لوگوں کی مدد سے اسے بچا کر پورولیا دیبن مہتو گورنمنٹ میڈیکل کالج اور اسپتال پہنچایا، جہاں ڈاکٹروں نے اسے مردہ قرار دے دیا۔ کوئی بھی اس بات کو تسلیم کرنے کو تیار نہیں کہ اس ذہین طالب علم نے اس طرح اپنی زندگی کیوں ختم کر لی۔

کولکتہ میں ایک بار پھر آتشزدگی بی بی گانگولی اسٹریٹ کے بعد بڑا بازار کے کیمیکل گودام میں آگ

کولکاتا15 جنوری: بی بی گانگولی اسٹریٹ کے بعد کولکتہ میں ایک بار پھر آتشزدگی کا واقعہ پیش آیا ہے۔ اس بار جائے وقوعہ بڑا بازار ہے۔ جمعرات کی دوپہر تقریباً 3 بجے بڑا بازار کی بون فیلڈ لین میں واقع ایک کیمیکل گودام میں آگ لگ گئی۔ معلوم ہوا ہے کہ تین منزلہ عمارت کی نچلی منزل پر آگ لگی تھی۔ اطلاع ملتے ہی فائر بریگیڈ کی چھ گاڑیاں موقع پر پہنچیں اور آگ بجھانے کا کام شروع کیا۔ بڑا بازار کا وہ علاقہ انتہائی گنجان ہے۔ وہاں کئی پرانی عمارتیں اور کثیر المنزلہ مکانات موجود ہیں، جو کہ بنیادی طور پر دکانیں اور گودام ہیں۔ تاجروں نے بتایا کہ انہوں نے اچانک گودام سے دھواں نکلتے دیکھا، جس سے تاجروں میں خوف و ہراس پھیل گیا۔ پورا علاقہ کالے دھوئیں سے ڈھک گیا۔ کیمیکل کا گودام ہونے کی وجہ سے آس پاس کی دکانوں میں بھی آگ پھیلنے کا خدشہ پیدا ہو گیا تھا۔ تاہم فائر بریگیڈ نے تندہی سے کام کیا۔ فائر فائٹرز نے فوم (Foam) کا استعمال کرتے ہوئے آگ بجھائی۔ مقامی لوگوں کا دعویٰ ہے کہ کیمیکل گودام ہونے کی وجہ سے زہریلی گیس بھی خارج ہو رہی تھی۔ تقریباً دو گھنٹے بعد آگ پر قابو پالیا گیا۔ شہر میں مسلسل دوسرے دن آتشزدگی کا واقعہ پیش آیا ہے۔ بدھ کے روز بھی بی بی گانگولی اسٹریٹ میں فرنیچر کی ایک دکان میں آگ لگی تھی۔ آگ لگتے ہی علاقے میں خوف و ہراس پھیل گیا۔ اس دکان کے ساتھ ہی رہائشی علاقہ اور کئی ہاؤسنگ اپارٹمنٹس ہیں۔ ایک اپارٹمنٹ کے مکینوں نے دعویٰ کیا کہ آگ ان کی عمارت تک بھی پھیل گئی تھی۔ اطلاع ملتے ہی فائر بریگیڈ کی کئی گاڑیاں موقع پر پہنچیں۔ فائر فائٹرز نے پہلے باہر سے آگ پر قابو پانے کی کوشش کی اور ایک گھنٹے کی جدوجہد کے بعد آگ بجھا دی گئی۔

فرخا واقعہ پر شوبھندو نے الیکشن کمیشن سے مرکزی فورس کا استعمال کرنے کا مطالبہ کیا

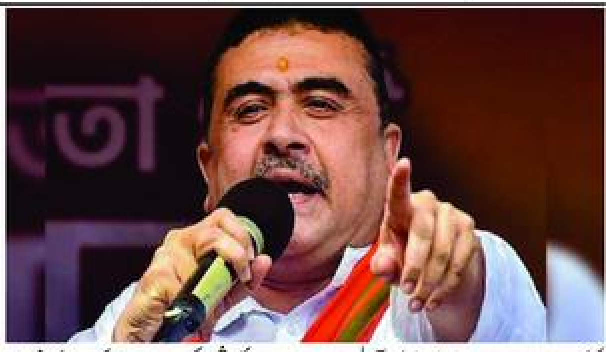

کولکتہ: 15 جنوری: مغربی بنگال اسمبلی میں اپوزیشن لیڈر شوبھندو ادھیکاری نے فرکا کے واقعے پر الیکشن کمیشن کی توجہ مبذول کرائی ہے۔ انہوں نے اب مرکزی فورسز (Central Forces) استعمال کرنے کی درخواست کی ہے۔ شوبھندو ادھیکاری نے چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار سے رجوع کیا ہے اور اس حوالے سے سوشل میڈیا پر ایک پوسٹ بھی شیئر کی ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ فرکا کا واقعہ مہا جنگل راج کی ایک مثال ہے۔ الیکشن کمیشن کو اپنے آئینی اختیارات استعمال کرنے چاہئیں۔ اپوزیشن لیڈر نے گیانیش کمار سے جمہوریت کو انارکی سے بچانے کی اپیل کی ہے۔ بدھ کے روز بنگال ایک بے مثال منظر کا گواہ بنا۔ فرکا سے ترنمول کانگریس کے ایم ایل اے منیر الاسلام کی قیادت میں بی ڈی او (BDO) آفس میں توڑ پھوڑ کا الزام لگایا گیا۔ صبح سے ہی ایم ایل اے اور ان کے حامیوں نے بی ڈی او آفس کے باہر احتجاج کیا۔ SIR نہیں مانتے، نہیں مانیں گے کے نعروں کے ساتھ پہلے بی ڈی او آفس کے سامنے دھرنا دیا گیا۔ دن چڑھنے کے ساتھ ہی صورتحال کشیدہ ہوگئی۔ الزام ہے کہ بعد میں ایم ایل اے کی قیادت میں مظاہرین دفتر کے اندر داخل ہوئے اور توڑ پھوڑ کی۔ خود حکمراں جماعت کے ایم ایل اے کا سرکاری دفتر میں توڑ پھوڑ کی قیادت کرنا ایک بڑے تنازع کی وجہ بن گیا ہے۔ واقعے کے بعد منیر الاسلام کا کہنا تھا، ہندو بھائی مجھ سے کہہ رہے ہیں کہ جب وہ رام کا نام سنتے ہیں تو کہتے ہیں کہ آپ کو کسی چیز کی ضرورت نہیں، لیکن جب رحیم کا نام سنتے ہیں تو چودہ نسلوں کا حساب مانگتے ہیں۔

بنگال میں فارم 7 کو لے کر کشیدگی عروج پر

کولکاتا 15 جنوری: الیکشن کمیشن کے قوانین کے مطابق، جس طرح ووٹر لسٹ میں نام کی درستگی یا شمولیت کے لیے مخصوص فارم ہوتے ہیں، اسی طرح نام خارج کرنے کے لیے بھی ایک خاص فارم ہوتا ہے۔ ووٹر لسٹ سے کسی شخص کا نام خارج کرنا یا کسی نام کی شمولیت کے خلاف اعتراض کرنا۔ اگر کوئی ووٹر انتقال کر جائے، مستقل طور پر کہیں اور منتقل ہو جائے (Shifted)، یا اگر یہ پایا جائے کہ کسی شخص کا نام غلطی سے فہرست میں دو بار درج ہو گیا ہے (Duplicate)، تو اس فارم کو جمع کر کے نام حذف کرنے کی درخواست کی جاتی ہے۔ عام طور پر اپوزیشن جماعتوں کا الزام ہوتا ہے کہ حکمراں جماعت یا انتظامیہ جان بوجھ کر ان کے حامیوں کے نام فہرست سے نکالنے کی کوشش کر رہی ہے۔ دوسری طرف، اونڈا کے معاملے میں بی جے پی کا الزام ہے کہ وہ جعلی یا نااہل ووٹروں کے نام نکالنے کے لیے فارم 7 جمع کروانا چاہتے ہیں، لیکن بی ڈی او (BDO) آفس اسے قبول نہیں کر رہا ہے۔ فارم 7 جمع ہونے کے بعد، بی ایل او (BLO) یا متعلقہ افسران ایک تحقیقات کرتے ہیں۔

تھار گاڑی میں پیسوں کے ڈھیر، آئی فون اور لیپ ٹاپ! پولیس کو دیکھتے ہی نوجوان فرار ہوگیا

کولکاتا15 جنوری: پولیس کو دیکھتے ہی چند نوجوان بغیر نمبر پلیٹ والی تھر گاڑی چھوڑ کر رفو چکر ہو گئے۔ پولیس تلاشی کے دوران گاڑی سے نوٹوں کی گڈیاں، آئی فون سمیت کئی موبائل فونز، لیپ ٹاپ اور بڑی تعداد میں ڈیبٹ اور کریڈٹ کارڈز برآمد ہوئے ہیں۔ پولیس ذرائع کے مطابق گاڑی سے برآمد ہونے والی رقم تقریباً ساڑھے چھ لاکھ روپے ہے۔ اس کے علاوہ گاڑی سے 15-16 ڈیبٹ اور کریڈٹ کارڈز ملے ہیں۔ ایک آئی فون سمیت چار موبائل فون، ایک لیپ ٹاپ اور ایک ٹیب بھی برآمد کیا گیا ہے۔ یہ واقعہ بردوان میں 19 نمبر کی قومی شاہراہ پر پالسیت ٹول پلازہ کے قریب پیش آیا۔ میماری تھانہ پولیس نے واقعے کی تحقیقات شروع کر دی ہے۔ پولیس کی ابتدائی تفتیش میں خدشہ ظاہر کیا گیا ہے کہ گاڑی میں سوار افراد سائبر کرائم (Cyber Crime) میں ملوث ہو سکتے ہیں، جو پولیس کو دیکھتے ہی بھاگ کھڑے ہوئے۔

SIR کے نام پر ہراسانی، فرکا کے بعد چاکولیا میں بھی بی ڈی او آفس میں توڑ پھوڑ، مقامی لوگوں کا شدید احتجاج

فرخا15 جنوری: فرکا کے بعد اب شمالی دیناج پور کے چاکولیا میں کشیدگی! مغربی بنگال میں ایس آئی آر (SIR) کے تحت عام لوگوں کو سماعت (Hearing) کے لیے بلا کر ہراسانی کا نشانہ بنانے کے الزام میں مشتعل ہجوم نے بی ڈی او آفس میں توڑ پھوڑ کی۔ مظاہرین نے بی ڈی او آفس کے سامنے آگ لگا کر احتجاج کیا اور سڑک بلاک کر دی۔ یہ واقعہ جمعرات کو چاکولیا کے کاہاٹا علاقے میں پیش آیا۔ مظاہرین کا الزام ہے کہ ایس آئی آر کے دوسرے مرحلے میں ہزاروں نئے ووٹرز کو سماعت کے لیے حاضر ہونے کے نوٹس جاری کیے جا رہے ہیں۔ مقامی لوگوں کے مطابق لاجیکل ڈسکریپنسی (Logical Discrepancy) کے نام پر مزید 85 ہزار ووٹرز کو نوٹس دے کر شدید پریشان کیا جا رہا ہے۔ مظاہرین نے ووٹر لسٹ سے نام خارج ہونے کے خدشے کا اظہار کرتے ہوئے ان نوٹسز کو فوری واپس لینے کا مطالبہ کیا۔ واقعے کی اطلاع ملتے ہی چاکولیا تھانے کی بھاری پولیس نفری موقع پر پہنچ گئی۔

بتاشا اور مصری نہیں، گنگا ساگر میلے میں پرشادی 'پکوڑے' بانٹ کر صحت کا پیغام دے رہے ہیں سادھو بابا

پورے جسم پر راکھ ملی ہوئی، سر پر بڑی جٹائیں، ہاتھ میں گانجے کی چلم... نہیں، پکوڑوں کی ٹوکری! جی ہاں، آپ نے بالکل ٹھیک سنا۔ مقدس تیرتھ استھان گنگا ساگر میں سادھو سنتوں کا ہجوم لگا ہوا ہے، جہاں ناگا بابا بھی تشریف لائے ہیں۔ کپل منی مندر کے پاس ہی ان کے اکھاڑے قطار میں لگے ہوئے ہیں اور عقیدت مندوں کی آمد و رفت جاری ہے۔ ایسے ہی ایک اکھاڑے کے سامنے لوگوں کا زبردست ہجوم دیکھا گیا۔ جب بھیڑ کو چیر کر آگے بڑھے تو ایک حیران کن منظر سامنے آیا؛ ایک سادھو بابا عقیدت مندوں میں پکوڑے بطور تبرک (پرشاد) بانٹ رہے تھے! جو بھی ان سے آشیرواد لینے آ رہا تھا، وہ اسے پکوڑے تھما رہے تھے۔ لیکن پرشاد میں مصری یا بتاشا کے بجائے پکوڑے کیوں؟ اس کا راز پکوڑا بابا پلن ٹھاکر نے خود ہی فاش کیا۔ پلن ٹھاکر نے بتایا کہ یہ دراصل صحت کے حوالے سے شعور بیدار کرنے کا ایک پیغام ہے۔ آج کل زیادہ تر لوگ ذیابیطس (شوگر) کے مرض میں مبتلا ہیں۔ اس لیے وہ مٹھائی کے بجائے نمکین پرشاد کے طور پر عقیدت مندوں کو پکوڑے بانٹ رہے ہیں۔ سردی کی رات میں گرما گرم پکوڑے پا کر زائرین بھی بے حد خوش ہیں۔ تاہم، یہ سب کچھ خالص سبزی خور (نیرامش) ہے۔ اتر پردیش کے رہنے والے پلن ٹھاکر پہلی بار ساگر میلے میں آئے ہیں۔ وہ 15 سال سے زیادہ عرصے سے مختلف مذہبی مقامات کا سفر کر رہے ہیں۔ ان کے چند ساتھی مل کر یہ پکوڑے تیار کر رہے ہیں اور پکوڑا بابا کسی کو بھی خالی ہاتھ نہیں لوٹا رہے۔ اکھاڑے کے سامنے موجود لوگوں کا کہنا ہے کہ عام لوگوں کی صحت کے لیے سادھو بابا کی یہ مہم بلاشبہ حیران کن ہے۔ میلے میں اور بھی رنگ برنگے نظارے موجود ہیں۔ ناگا سادھوؤں کے ڈیرے میں لائٹ بابا یعنی جونا اکھاڑے کے چیتن گری بھی آئے ہیں۔ پورے جسم پر راکھ ملنے کے ساتھ ساتھ انہوں نے اپنے بدن پر ایل ای ڈی (LED) لائٹس لپیٹ رکھی ہیں۔ وہ وقتاً فوقتاً تمباکو نوشی کرتے ہوئے عقیدت مندوں کو آشیرواد دے رہے ہیں۔ ایک ناگا بابا تو اپنے اکھاڑے میں کیو آر کوڈ (QR Code) لے کر بیٹھے ہیں۔

جسم میں کیلیں، گلے میں بلیڈ، بی جے پی کارکن کے گھر کے سامنے پراسرار گڑیا ملنے سے کھلبلی

ندیا15 جنوری: جسم میں کیلیں پیوست اور گلے میں بلیڈ! صبح سویرے بی جے پی کارکن کے گھر کے باہر ایسی ہی ایک پراسرار گڑیا ملی، جس نے ندیا (Nadia) کے چکدہ میں کھلبلی مچا دی۔ بی جے پی کارکن کے اہل خانہ اور پڑوسیوں کا دعویٰ ہے کہ یہ کام کسی نے نقصان پہنچانے یا خوفزدہ کرنے کی نیت سے کیا ہے۔ اطلاع ملتے ہی پولیس نے موقع پر پہنچ کر گڑیا کو برآمد کر لیا ہے اور تحقیقات شروع کر دی گئی ہیں۔ معلومات کے مطابق، اس بی جے پی کارکن کا نام نریش سرکار ہے۔ وہ ندیا کے چکدہ تھانہ علاقہ کے مدن پور نمبر 2 گرام پنچایت کے شکار پور دکھن پاڑہ کے رہائشی ہیں۔ دیگر دنوں کی طرح جمعرات کی صبح جب انہوں نے گھر کا صدر دروازہ کھولا تو ان کی نظر سفید کاغذ سے بنی ایک گڑیا پر پڑی۔ قریب جانے پر انہوں نے دیکھا کہ گڑیا کے جسم میں کیلیں چبھی ہوئی ہیں، جسم پر گلابی رنگ کے دھبے ہیں اور گلے میں بلیڈ لگا ہوا ہے۔ صورتحال واضح نہ ہونے کے باوجود وہ شدید خوفزدہ ہو گئے۔ فوری طور پر پڑوسیوں کو مطلع کیا گیا۔ زیادہ تر لوگوں کو خدشہ تھا کہ گڑیا کے اندر دھماکہ خیز مواد ہو سکتا ہے۔ اس کے بعد فوری طور پر تھانے کو خبر دی گئی۔ پولیس نے جائے وقوعہ کا گھیراؤ کر کے گڑیا کو برآمد کیا، جس کے بعد مقامی لوگوں نے کچھ راحت محسوس کی۔ لیکن اس گڑیا کو وہاں رکھنے کا مقصد کیا تھا؟ اور اس کے پیچھے کون ہے؟ یہ ابھی تک ایک معمہ بنا ہوا ہے۔ بی جے پی کارکن کا دعویٰ ہے کہ اس طرح انہیں قتل کی دھمکی دی گئی ہے۔ چکدہ تھانہ پولیس نے معاملے کی تفتیش شروع کر دی ہے اور تفتیشی حکام کا کہنا ہے کہ جلد ہی واقعے کی اصل وجہ سامنے آ جائے گی۔

اپنی کم عمری کی شادی رکوا کر 'بیرانگنا' بننے والی حسینہ، دو ماہ گزرنے کے بعد بھی انعام کی رقم سے محروم

کولکاتہ: جنوری: اپنی کم عمری کی شادی خود رکوا کر ریاست کا بیرانگنا ایوارڈ حاصل کرنے والی بہادر نوعمر لڑکی کو تا حال انعام کے 5 ہزار روپے نہیں مل سکے۔ دو ماہ گزر جانے کے باوجود یہ رقم اس کے ہاتھ نہیں آئی۔ دیہاڑی دار خاندان سے تعلق رکھنے والی اس لڑکی نے پورولیا کے چائلڈ ہیلپ لائن اور انتظامیہ سے رابطہ کیا، لیکن اس کا دعویٰ ہے کہ رقم ابھی تک اکاؤنٹ میں نہیں پہنچی۔ اس صورتحال پر یہ سوال اٹھ رہا ہے کہ محکمہ ترقی نسواں و اطفال اور سماجی بہبود کے زیر انتظام مغربی بنگال کمیشن برائے تحفظ حقوق اطفال نے حسینہ کو یہ ایوارڈ دے کر آخر کس طرح کی حوصلہ افزائی کی ہے؟

گزشتہ 20 نومبر کو بچوں کے حقوق کے عالمی دن کے موقع پر مالدہ میں پورولیا کے پاڑا بلاک کے چھوڑی گاؤں کی حسینہ خاتون کو اعزاز سے نوازا گیا تھا۔ تاہم، پورولیا کے جس چائلڈ ہیلپ لائن کی نگرانی میں اس لڑکی نے اپنی شادی رکوائی تھی، اس کے پروجیکٹ کوآرڈینیٹر پنٹو تیواری کا کہنا ہے کہ "اسے انعام کی رقم جلد مل جائے گی۔ جن لوگوں کو بھی یہ ایوارڈ ملا ہے، انہیں ابھی تک رقم موصول نہیں ہوئی ہے۔ بہت جلد حسینہ کے اکاؤنٹ میں پیسے منتقل کر دیے جائیں گے۔ تاہم، گزشتہ چند ماہ سے ریاست کی جانب سے اسے تعلیم اور صحت کے لیے 4 ہزار روپے ماہانہ بطور اسپانسر شپ دیے جا رہے ہیں۔"

معلومات کے مطابق، حسینہ کے والد جہانگیر انصاری راج مزدور کے مددگار کے طور پر کام کرتے ہیں اور یومیہ صرف 250 روپے کماتے ہیں۔ گھر میں بیوی کے علاوہ تین بیٹیاں ہیں، جن میں حسینہ سب سے بڑی ہے۔ وہ اس وقت اناڑا گرلز اسکول میں دسویں جماعت کی طالبہ ہے۔ اس کی منجھلی بہن آٹھویں میں ہے اور سب سے چھوٹی تیسری جماعت میں پڑھتی ہے۔ خاندان انتہائی غربت کا شکار ہے اور جس ایک کمرے کے مکان میں وہ رہتے ہیں، وہ بھی سرکاری اسکیم کے تحت ملا ہے۔ حسینہ کے والد کا کہنا ہے کہ "میں نے 18 سال سے پہلے بیٹی کی شادی کی تیاری شروع کر دی تھی، لیکن بعد میں مجھے اس قانون کا پتہ چلا۔ اب میں 18 سال سے پہلے اس کی شادی نہیں کروں گا۔ میری بیٹی کو مالدہ میں جو ایوارڈ ملا تھا، اس کی رقم ابھی تک نہیں ملی۔ میں انتظامیہ کے پاس بھی گیا، سب کہتے ہیں کہ پیسے آ جائیں گے، لیکن اکاؤنٹ میں ابھی تک کچھ نہیں آیا۔ پچھلے دو ماہ سے اسے حکومت کی طرف سے 4 ہزار روپے کی اسپانسر شپ مل رہی ہے، جس سے بڑی بیٹی کی تعلیم کا خرچ کسی طرح پورا ہو رہا ہے۔"

حسینہ نے اپنی شادی کیسے رکوائی؟ یہ واقعہ جولائی 2025 کا ہے۔ ایک اچھا رشتہ ملنے پر اس کے والد نے شادی کا فیصلہ کر لیا تھا اور تیاریاں بھی شروع ہو گئی تھیں۔ لیکن حسینہ نے صاف کہہ دیا کہ وہ پڑھنا چاہتی ہے۔ والدین کا کہنا تھا کہ پڑھ لکھ کر کیا ہوگا؟ لڑکی کو آخرکار شادی ہی کرنی ہے۔" اس کے بعد حسینہ نے گاؤں کے ایک شخص کی مدد سے ڈسٹرکٹ چائلڈ ہیلپ لائن 1098 پر فون کر کے اطلاع دی۔ فوری طور پر ڈسٹرکٹ چائلڈ پروٹیکشن یونٹ اور بلاک افسران نے مداخلت کی اور والدین سے تحریری ضمانت لے کر انہیں خبردار کیا۔ حسینہ کہتی ہے، "میں پڑھنا چاہتی ہوں اور سب میری مدد کر رہے ہیں۔ بس دکھ اس بات کا ہے کہ مجھے ملے ہوئے انعام کی رقم ابھی تک نہیں ملی۔"

آئی پیک معاملے میں ہائی کورٹ کے واقعہ پر سپریم کورٹ نے تشویش کا اظہار کیا

کولکاتا15 جنوری: آئی پیک (I-PAC) تحقیقات سے متعلق کیس میں سپریم کورٹ نے اب کلکتہ ہائی کورٹ کے واقعے پر تشویش کا اظہار کیا ہے۔ گزشتہ 9 جنوری کو، یعنی آئی پیک کیس کے ٹھیک اگلے دن، کلکتہ ہائی کورٹ میں سماعت ہونی تھی۔ ای ڈی (ED) اور ترنمول کانگریس کی دونوں فریقین کی طرف سے دائر کردہ کیس کی سماعت جسٹس شبھرا گھوش کے بنچ میں ہونی تھی۔ ملک کی عدالت عظمیٰ نے سوال اٹھایا کہ اس دن ہائی کورٹ میں سماعت کیوں نہیں ہو سکی۔ آج، جمعرات کو سپریم کورٹ میں آئی پیک تلاشی سے متعلق کیس کی سماعت تھی۔ اسی دوران ہائی کورٹ کا تذکرہ ہوا۔ عدالت کو بتایا گیا کہ اس دن کورٹ روم (اجلاس) میں اس قدر ہنگامہ اور بھیڑ تھی کہ سماعت کرنا ممکن نہیں ہو سکا۔ اس صورتحال کے بارے میں سن کر سپریم کورٹ نے اپنی تشویش کا اظہار کیا۔ اس صورتحال پر جسٹس پرشانت کمار مشرا نے ریمارکس دیے، "ہائی کورٹ میں جو کچھ ہوا، اس پر ہم بہت پریشان ہیں" (We are very disturbed on what happened in High Court)۔ صرف یہی نہیں، جسٹس نے مزید کہا، "کیا ہائی کورٹ جنتر منتر ہے؟" جس طرح جنتر منتر کے سامنے احتجاج اور دھرنے ہوتے ہیں، سپریم کورٹ میں کلکتہ ہائی کورٹ کی اس دن کی صورتحال کا موازنہ اسی سے کیا گیا۔

بھانگڑ میں ایک بار پھر آئی ایس ایف، اور ترنمول کے درمیان تصادم، بمباری، طالب علم زخمی

بھانگڑ15 جنوری: بھانگڑ میں آئی ایس ایف اور ترنمول کانگریس کے درمیان جاری تنازع میں ایک بار پھر بمباری ہوئی (TMC-ISF Clash at Bhangar)۔ تصادم کے دوران زد میں آنے سے ہائیر سیکنڈری (بارہویں جماعت) کے ایک طالب علم کا سر پھٹ گیا۔ دونوں فریقین نے ایک دوسرے پر بمباری کا الزام عائد کیا ہے۔ واقعے کی اطلاع ملتے ہی پولیس کی بھاری نفری موقع پر پہنچ گئی، اور فی الحال پورے علاقے میں تناؤ برقرار ہے۔ یہ واقعہ بدھ کی رات پولیر ہاٹ تھانہ علاقے میں پیش آیا۔ زخمی نوجوان کا نام رضوان اسلام ہے، جو اس سال ہائیر سیکنڈری کا امتحان دینے والا ہے۔ بتایا گیا ہے کہ اس کے سر پر گہری چوٹ آئی ہے اور اسے اسپتال میں داخل کر دیا گیا ہے۔ ترنمول کا الزام ہے کہ آئی ایس ایف کے ارکان گھر گھر جا کر رہائشیوں کو ڈرا دھمکا رہے تھے۔ جب انہوں نے اس کی مخالفت کی تو آئی ایس ایف نے بمباری شروع کر دی۔ دوسری طرف آئی ایس ایف کا دعویٰ ہے کہ وہ گھر گھر جا کر لوگوں کو ایس آئی آر (SIR) کے بارے میں سمجھا رہے تھے، جس میں ترنمول نے رکاوٹ ڈالی اور پھر بمباری ہوئی۔ واقعے کے بعد پولیس کی ایک بڑی ٹیم نے جائے وقوعہ کا دورہ کیا۔ صورتحال اب قابو میں ہے، لیکن علاقے میں خوف و ہراس پایا جاتا ہے۔

آل انڈیا پترکار ایکتا ایسوسی ایشن کی جانب سے تعزیتی خراجِ عقیدت

لکسر (دلشاد علی) آل انڈیا پترکار ایکتا ایسوسی ایشن کی جانب سے سینئر صحافی راؤ شہنواز کے انتقال پر تعزیت کا اظہار کرتے ہوئے مرحوم کے ایصالِ ثواب کے لیے دعا کی گئی۔ آل انڈیا پترکار ایکتا ایسوسی ایشن کے قومی صدر دلشاد علی نے کہا کہ سینئر صحافی راؤ شہنواز ایک نیک انسان اور باصلاحیت صحافی تھے۔ ان کا انتقال صحافت کے لیے ایک ناقابلِ تلافی نقصان ہے۔ وہ اپنی قلمی خدمات کے ذریعے سچائی کو اجاگر کرتے تھے، مگر آج وہ اس دنیا سے رخصت ہو گئے اور اپنی یادیں چھوڑ گئے۔ انہوں نے مزید کہا کہ راؤ شہنواز کے انتقال سے پرادھان ٹائمز کے دفتر میں گہرا صدمہ اور افسوس کی فضا ہے، کیونکہ وہ پرادھان ٹائمز سے وابستہ ایک پرانے اور معتبر صحافی تھے۔ ان کے جانے کا ہمیں بے حد دکھ ہے، مگر افسوس کہ موت کے آگے کسی کا بس نہیں چلتا۔ ہم دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ آمین۔ ہم سب کی جانب سے مرحوم کو پُرخلوص اور پُراثر خراجِ عقیدت پیش کیا گیا۔ اس موقع پر سینئر صحافی نفیس خان، صحافی شاہ جان، روہت کمار، رفیق احمد، سلیم احمد، شہزاد علی، نوینیت، انکت کمار، نوشاد علی، اشتیاق، رفیق احمد، دلشاد علی، ساجد، فیروز احمد سمیت دیگر صحافیوں نے شرکت کی۔

لائن مین کے ساتھ گالی گلوچ کے خلاف پولیس میں تحریری شکایت درج

لکسر (اتراکھنڈ) (دلشاد علی) لکسر تحصیل علاقے کے سلطان پور میں بجلی چوری کی جانچ کے دوران اُرجا نگم کی ٹیم کے ساتھ مارپیٹ اور گالی گلوچ کا معاملہ سامنے آیا ہے۔ واقعے کی ویڈیو سوشل میڈیا پر وائرل ہونے کے بعد محکمہ کے ملازمین میں شدید غم و غصہ پایا جا رہا ہے۔ متاثرہ لائن مین نے سلطان پور پولیس چوکی میں تحریری شکایت دے کر ملزمان کے خلاف سخت کارروائی کا مطالبہ کیا ہے۔ موصولہ معلومات کے مطابق اُرجا نگم میں تعینات لائن مین اشرف علی نے پولیس کو دی گئی تحریر میں بتایا کہ وہ اپنے افسران اور ساتھی ملازمین کے ساتھ گاؤں محمد پور کنہاری میں بجلی کے تاروں کی جانچ کے لیے پہنچے تھے۔ جانچ کے دوران یہ بات سامنے آئی کہ ایک مکان میں کھمبے پر کیبل باندھ کر بجلی چوری کی جا رہی تھی۔ جب وہ چھت پر چڑھ کر کیبل کاٹ رہے تھے تو اسی دوران مسز نفیسہ اپنے دو بیٹوں کے ساتھ وہاں پہنچیں اور ان کے ساتھ ہاتھاپائی شروع کر دی۔ الزام ہے کہ نفیسہ اور اس کے بیٹوں نے لائن مین کے ہاتھ سے کیبل چھین لی، گالی گلوچ کی اور سرکاری کام میں جان بوجھ کر رکاوٹ ڈالی۔ اس دوران ٹیم کے دیگر ملازمین کو بھی مخالفت کا سامنا کرنا پڑا۔ پوری واردات کی ویڈیو کسی مقامی شخص نے موبائل میں ریکارڈ کر لی جو اب سوشل میڈیا پر تیزی سے وائرل ہو رہی ہے۔ اُرجا نگم کے جونیئر انجینئر پون سکسینہ نے بتایا کہ اس معاملے میں ضروری کارروائی کی جا رہی ہے۔

کانپور کو فرقہ واریت کی آگ میں جھونکنے والوں سے بچانا ضروری ہے

کانپور (یوپی) (جمعیت علماء نیوز) اترپردیش کے شہر کانپور کو مسلسل فرقہ واریت اور نفرت کی آگ میں جھونکنے کی کوششیں کی جا رہی ہیں۔ اگر پولیس انتظامیہ نے ذرا سی بھی لاپرواہی برتی تو کانپور جیسے شہر کی کیا حالت ہو سکتی ہے، یہ سب جانتے ہیں۔ کانپور میں روزانہ نفرت کے بیج بونے والے نفرتی عناصر کھلے عام سر اٹھا کر ہیٹ اسپیچ دے رہے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ ایسی حرکتیں بھی کی جا رہی ہیں جن سے مذہبی جذبات بھڑکیں اور لوگ ایک دوسرے کے دشمن بن جائیں۔ یہ ایک نہایت بھیانک سازش ہے، جسے بے نقاب کرنا اور قصورواروں کو سخت سزا دینا بے حد ضروری ہے۔ اترپردیش کے کانپور سے ایک چونکا دینے والا معاملہ سامنے آیا ہے۔ بلہاور میں مویشیوں کے باقیات ملنے کے معاملے میں پولیس بیک فٹ پر آ گئی ہے۔ پیر کے روز ہندوتوا تنظیموں کے احتجاج کے بعد پولیس نے داروغہ کی تحریر پر بلہاور کے نگر پالیکا صدر، سابق صدر سمیت 10 نامزد اور 25 نامعلوم افراد کے خلاف گئو کشی ممانعت ایکٹ کے تحت مقدمہ درج کیا تھا، جس میں دو گرفتاریاں بھی ہوئیں۔ منگل کے روز پولیس کو اس وقت یوٹرن لینا پڑا جب مردہ جانوروں کی تلفی کا لائسنس پولیس کے سامنے پیش کیا گیا۔ ادھر بی جے پی کے ایک ایم ایل اے کے بگڑے بول بھی سامنے آئے ہیں۔ انہوں نے کہا ہے کہ ''اگر 48 گھنٹوں میں گؤ ہتیا کرنے والوں کو نہیں پکڑا گیا تو کانپور کی تمام مساجد کے سامنے سور کے گوشت کے ٹکڑے ملیں گے۔'' یہ بیان بی جے پی کے ایم ایل اے راہل بچہ سونکر نے دیا ہے۔ سبھی جانتے ہیں کہ مجرم کو اس کے جرم کی سزا ملنی چاہیے، لیکن ایک فرد کی وجہ سے پورے سماج میں تشدد بھڑکانے کے لیے اکسانا کہاں تک درست ہے؟ یہ شخص اترپردیش بی جے پی کا ایم ایل اے ہے اور اس طرح کا فساد بھڑکانے والا بیان دے رہا ہے۔ ایسے لوگوں کو آئینی عہدے پر رہنے کا کوئی حق نہیں ہے۔ اترپردیش انتظامیہ سے گزارش ہے کہ جو بھی شخص فرقہ وارانہ تشدد بھڑکانے کی کوشش کرے، اسے جیل کی سلاخوں کے پیچھے بھیجا جائے۔ یہ شخص کھلے عام قانون و انتظام کو چیلنج کر رہا ہے۔ ایسے لوگ سب سے بڑے مجرم ہیں اور انہیں جیل میں ہونا چاہیے۔ اس وقت سخت ضرورت ہے کہ کانپور پولیس اور انتظامیہ سمجھداری سے کام لے اور سماج دشمن عناصر کے خلاف کارروائی کرے، تاکہ مستقبل میں کانپور شہر میں کوئی ناخوشگوار واقعہ پیش نہ آئے۔

'مودی حکومت ریلوے ملازمین کو بھی چونا لگا رہی، غضب فراڈ لوگ ہیں'، چاندی کا نقلی سکہ دیے جانے پر کانگریس حملہ آور

مدھیہ پردیش میں سبکدوش ریلوے ملازمین کو نقلی چاندی کا سکہ بطور تحفہ پیش کیے جانے کا معاملہ سرخیوں میں ہے۔ کچھ میڈیا رپورٹس میں بتایا گیا ہے کہ تانبا سے تیار سکہ کو چاندی کا بتا کر پیش کر دیا گیا۔ معاملہ سامنے آنے کے بعد سکہ بنانے والی کمپنی کو بلیک لسٹ کر دیا گیا ہے، لیکن مرکزی حکومت بھی کٹہرے میں کھڑی دکھائی دے رہی ہے۔ اہم اپوزیشن پارٹی کانگریس نے اس معاملہ میں وزیر اعظم مودی کو بھی نشانہ پر لیا ہے۔ کانگریس نے 'للن ٹاپ' پر شائع ایک رپورٹ کا اسکرین شاٹ اپنے 'ایکس' ہینڈل پر شیئر کرتے ہوئے لکھا ہے کہ ''نریندر مودی عوام کو چونا لگانے میں ماہر ہیں۔'' سوشل میڈیا پوسٹ میں کانگریس نے حملہ آور رخ اختیار کرتے ہوئے کہا ہے کہ ''اب ان کی حکومت کا کارنامہ دیکھیے۔ ریلوے ملازمین کو سبکدوش ہونے پر نقلی چاندی کا سکہ تحفہ میں پیش کر دیا گیا۔ جب ملازمین سکہ فروخت کرنے پہنچے تو سنار نے کہا، یہ تو نقلی ہے۔ یہ چاندی کا نہیں، تانبے کا سکہ ہے۔'' پوسٹ کے آخر میں کانگریس تلخ انداز اختیار کرتے ہوئے لکھتی ہے ''مودی حکومت ریلوے کے ملازمین کو بھی چونا لگا رہی ہے۔ غضب فراڈ لوگ ہیں۔'' قابل ذکر ہے کہ ویسٹ سنٹرل ریلوے کے بھوپال ڈویژن میں اس بڑے گھوٹالہ کا انکشاف ہوا ہے۔ اس محکمہ سے سبکدوش ہونے والے ملازمین کو وداعی تقریب میں دیے جانے والے چاندی کے سکے نقلی پائے گئے ہیں۔ خالص چاندی کی جگہ ان سکوں میں کافی مقدار تانبا کی موجود تھی۔ یہ معاملہ تب سامنے آیا جب کچھ سبکدوش ملازمین کو پیسوں کی ضرورت پڑی اور وہ ان سکوں کو فروخت کرنے کے لیے بازار پہنچے۔ جوہری نے سکہ کی جانچ کی تو پتہ چلا کہ اس میں چاندی محض 23.0 فیصد ہے، باقی حصہ تانبا ہے۔ اصول کے مطابق ان سکوں میں 99.9 فیصد چاندی موجود ہونی چاہیے تھی۔ سبکدوش ملازم ڈی کے گوتم نے میڈیا سے بتایا کہ ''ہمیں لگا یہ محکمہ کی یادگار ہے، لیکن جب پتہ چلا کہ یہ تانبا ہے تو میں ٹھگا ہوا محسوس کرنے لگا۔ یہ ہماری بے عزتی ہے۔'' اس معاملے پر جب ریلوے ویجلنس نے جانچ کی تو حیران کرنے والے انکشافات ہوئے۔ ریلوے نے اندور کی فرم میسرس ڈائمنڈ بائبل کمپنی کو 3640 سکوں کا آرڈر دیا تھا۔ بھوپال کے جنرل اسٹور میں مجموعی طور پر 3631 سکے پہنچے تھے۔

17 جنوری کو نوگاؤں سادات میں ہونے والے پروگرام کو کامیاب بنائیں: دلشاد علی

نوگاؤں سادات (امروہہ) بھارتیہ کسان یونین لوک شکتی، نوگاؤں سادات کی جانب سے ایک پروگرام منعقد کیا جا رہا ہے، جو 17 جنوری 2026 بروز ہفتہ، صبح 11 بجے نوگاؤں سادات میں ہوگا۔ اس اجلاس میں آل انڈیا پترکار ایکتا ایسوسی ایشن کے متعدد عہدیداران اور صحافی ساتھی شرکت کریں گے۔ اس پروگرام میں تنظیم کے قومی صدر دلشاد علی کو بھی مدعو کیا گیا ہے۔ اطلاع کے مطابق یہ پروگرام آل انڈیا پترکار ایکتا ایسوسی ایشن کے اترپردیش صوبائی جنرل سکریٹری وی کے بشیر کے زیر اہتمام منعقد کیا جا رہا ہے۔ اس موقع پر بڑی تعداد میں کسان رہنما اور عہدیداران کی شرکت متوقع ہے، جیسا کہ وی کے بشیر نے بتایا۔ آل انڈیا پترکار ایکتا ایسوسی ایشن کے قومی صدر دلشاد علی نے نوگاؤں سادات اور اطراف کے تنظیمی عہدیداران اور صحافی ساتھیوں سے اپیل کی ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس پروگرام میں شرکت کر کے اسے کامیاب بنائیں۔

حکومت کے سرکل ریٹ میں اضافہ کے فیصلے سے غریب اور متوسط طبقہ زیادہ متاثر ہوگا: دیویندر یادو

نئی دہلی: دہلی پردیش کانگریس کمیٹی کے صدر دیویندر یادو نے کہا کہ ایسی خبریں آ رہی ہیں کہ دہلی میں جائیدادوں کے سرکل ریٹ میں اضافے کا فیصلہ لیا جا سکتا ہے۔ اگر ایسا ہوتا ہے تو دہلی میں جائیداد خریدنا مہنگا ہو جائے گا، کیونکہ خریدار کو زیادہ رقم کے ساتھ ٹیکس بھی زیادہ ادا کرنا پڑے گا۔ حکومت کے سرکل ریٹ میں اضافے کے فیصلے سے غریب اور متوسط طبقہ زیادہ متاثر ہوگا۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ آخری بار صدر راج کے دوران سرکل ریٹ 2014 میں بی جے پی کی مرکزی حکومت کے اشارے پر دہلی کے لیفٹیننٹ گورنر نے بڑھایا تھا۔ ایک بار پھر بی جے پی سرکل ریٹ میں اضافہ کر دہلی کے لوگوں پر معاشی بوجھ ڈالنے کی تیاری کر رہی ہے۔ دیویندر یادو کا کہنا ہے کہ دہلی میں بی جے پی کی ریکھا حکومت کے ذریعہ جائیداد کی تشخیص کا جائزہ لینے کے لیے کمیٹی کو دہلی کے آر ڈبلیو اے تنظیموں اور دہلی کے عوام سے مشورہ لے کر سرکل ریٹ بڑھانے اور کم کرنے پر فیصلہ لینا چاہیے تاکہ عوام کے مفادات کا خیال رکھا جا سکے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ سرکل ریٹ میں اضافے سے قبل دہلی کے لوگوں کی سہولیات پر توجہ دینی چاہیے۔ ایک دو کیٹیگری سے نیچے کے زمروں میں آنے والے علاقوں میں بنیادی سہولیات، گلیوں، سڑکوں کی مرمت، صفائی کے نظام، آبی جماؤ جیسے مسائل سے دہلی والے نبرد آزما ہیں۔ ساتھ ہی انہوں نے کہا کہ جہاں 2014 میں سرکل ریٹ میں 20 فیصد تک کا اضافہ کیا گیا تھا، وہیں اس بار حکومت 10 سے 40 فیصد تک سرکل ریٹ بڑھانے پر غور کر رہی ہے۔ کانگریس ریاستی صدر نے کہا کہ 2014 میں بڑھائے گئے سرکل ریٹ کے مطابق اے زمرہ کا سرکل ریٹ 774000 روپے فی مربع میٹر، بی زمرے کا 245520 روپے فی مربع میٹر، سی زمرے کا 159840 روپے فی مربع میٹر، ڈی زمرے کا 127680 روپے فی مربع میٹر، ای زمرے کا 70080 روپے فی مربع میٹر، ایف زمرے کا 56640 روپے فی مربع میٹر، جی زمرے کا 46200 روپے فی مربع میٹر اور ایچ زمرے کا 23280 روپے فی مربع میٹر ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ اسی طرح دہلی میں زرعی زمین کے سرکل ریٹ میں بھی 2008 کے بعد اب زیادہ اضافے کی تجویز ہے، جبکہ موجودہ وقت میں ریٹ 53 لاکھ روپے فی ایکڑ ہے۔ اگر حکومت کی تجویز کو منظوری ملتی ہے تو یہ 2.5-2 کروڑ روپے فی ایکڑ سے 5 کروڑ روپے فی ایکڑ تک ہو سکتے ہیں جو کسانوں کے لیے بہت بڑا دھچکا ہوگا۔ دیویندر یادو نے کہا کہ جائیداد پر ملنے والے سرکل ریٹ کی 20 فیصد چھوٹ کو ختم کر کے عام آدمی پارٹی نے عوام کے مفاد کے خلاف فیصلہ لیا تھا۔

ٹریڈ سرپلس: ہم نے چین کے سامنے سوچ سمجھ کر خودسپردگی کر دی، مودی حکومت پر کانگریس کا تلخ تبصرہ

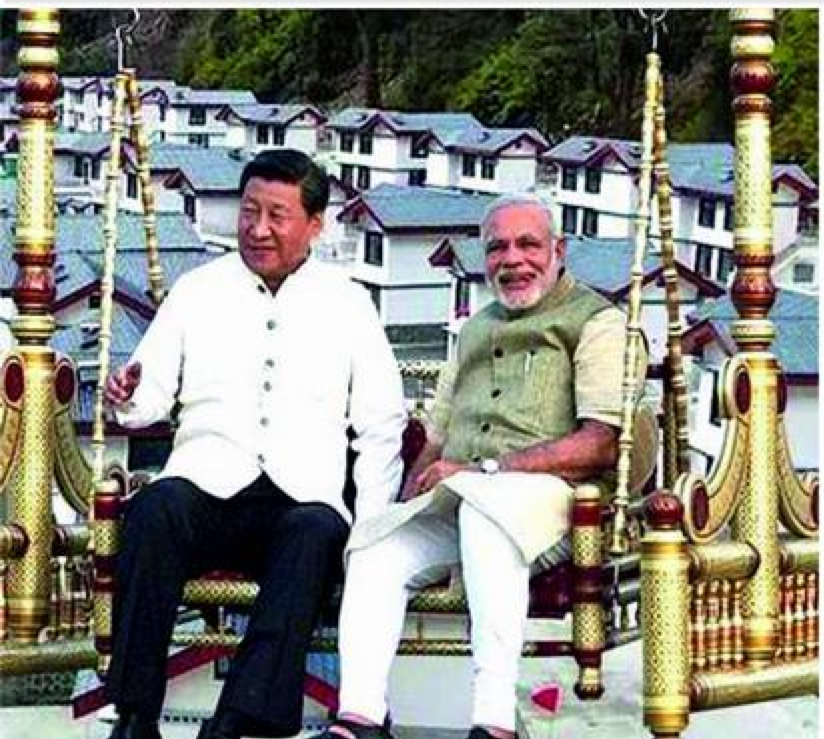

چین نے 'ٹریڈ سرپلس' سے متعلق اپنے تازہ اعلان میں بتایا ہے کہ یہ 2025 میں تقریباً 2.1 ٹریلین ڈالر رہا، جو کہ ایک نیا ریکارڈ ہے۔ قابل ذکر بات یہ ہے کہ چین بڑی تعداد میں اپنے سامان ہندوستان کو بھی برآمد کرتا ہے، اور اس تعلق سے کانگریس نے مودی حکومت پر آج تلخ تبصرہ کیا ہے۔ کانگریس جنرل سکریٹری جے رام رمیش کا کہنا ہے کہ ''ہم نے چین کے سامنے سوچ سمجھ کر خودسپردگی کی ہے۔'' یہ بیان جے رام رمیش نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر دیا ہے۔ انھوں نے اپنی پوسٹ میں لکھا ہے کہ ''چین نے ابھی اعلان کیا ہے کہ 2025 میں اس کا ٹریڈ سرپلس ریکارڈ 2.1 ٹریلین ڈالر رہا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ تنہا ہندوستان کے ساتھ چین کا ٹریڈ سرپلس مجموعی سرپلس کا تقریباً 10 فیصد تھا۔'' انھوں نے مزید لکھا ہے کہ ''یہ کوئی حیرانی بات نہیں ہونی چاہیے، کیونکہ ہم نے چین کے سامنے سوچ سمجھ کر خودسپردگی کی ہے۔ اس کی تازہ مثال ٹھیک ایک دن پہلے سامنے آئی، جب بی جے پی اور آر ایس ایس کے لیڈران ایک اعلیٰ سطحی چینی کمیونسٹ پارٹی کے نمائندہ وفد کے ساتھ میل جول بڑھاتے نظر آئے۔'' قابل ذکر ہے کہ برآمدگی اور درآمدگی کے درمیان کے فرق کو 'ٹریڈ سرپلس' کہتے ہیں۔ دنیا کی دوسری سب سے بڑی معیشت چین کا 2025 میں درج کردہ 'ٹریڈ سرپلس' گزشتہ سال کے مقابلے میں 20 فیصد زیادہ ہے۔ مہنگائی کو ایڈجسٹ کرنے کے بعد بھی یہ دنیا کے کسی بھی ملک کا درج کیا گیا اب تک کا سب سے بڑا ٹریڈ سرپلس ہے۔ چین کے جنرل ایڈمنسٹریشن آف کسٹمز کے ڈاٹا کے مطابق تنہا دسمبر ماہ میں ہی چین نے 114.14 بلین ڈالر (تقریباً 10.31 لاکھ کروڑ روپے) کا سرپلس کمایا۔ یہ چین کی تاریخ کا تیسرا سب سے کامیاب مہینہ رہا۔ غور کرنے والی بات یہ ہے کہ چین کی کرنسی 'رین منبی' فی الحال کافی کمزور حالت میں ہے۔ اس سے بیرون ملکی خریداروں کے لیے چینی سامان سستا ہو گیا ہے، جبکہ چین کے لیے باہر سے سامان منگانا مہنگا پڑ رہا ہے۔ اس کے علاوہ چین کے رئیل اسٹیٹ مارکیٹ میں آئی زبردست گراوٹ نے وہاں کے عام کنبوں کی بچت ختم کر دی ہے۔ لوگ اب کار اور کاسمیٹکس جیسے بیرون ملکی سامان نہیں خرید پا رہے ہے۔ گھریلو طلب کم ہونے کے سبب فیکٹریوں میں تیار مال اب کثیر مقدار میں برآمد کیا جا رہا ہے۔ ان حالات کو دیکھتے ہوئے ہی آئی ایم ایف (انٹرنیشنل مانیٹری فنڈ) کی منیجنگ ڈائریکٹر کرسٹالینا جارجیوا نے گزشتہ ماہ بیجنگ میں تنبیہ دی تھی۔ انھوں نے کہا تھا کہ چین اب اتنا بڑا ہو چکا ہے کہ وہ صرف برآمدات کے دم پر اپنی جی ڈی پی نہیں بڑھا سکتا۔ انھوں نے مشورہ دیا کہ چین کو اپنی کرنسی مضبوط کرنی چاہیے اور گھریلو صارفیت بڑھانے پر توجہ دینی چاہیے۔ اگر چین ایسا نہیں کرتا تو دنیا بھر میں 'ٹریڈ وار' (تجارتی جنگ) کی حالت پیدا ہو سکتی ہے۔ بہرحال، چین کا موجودہ سرپلس تاریخ کے پچھلے ریکارڈس سے بہت آگے ہے۔ ایک رپورٹ کے مطابق 1993 میں جاپان کا سرپلس آج کے پس منظر میں 214 بلین ڈالر تھا، جبکہ 2017 میں جرمنی کا ریکارڈ 264 بلین ڈالر رہا تھا۔ 'ٹریڈ سرپلس' کے معاملہ میں چین ان ممالک کے مقابلے 3 سے 5 گنا آگے نکل چکا ہے۔

اخلاق قتل معاملہ: ملزمان کے مزید وقت مانگنے پر عدالت کی اظہار ناراضگی، آئندہ سماعت کیلئے 22 جنوری کی تاریخ طے

لکھنؤ (نامہ نگار) اترپردیش کے انتہائی مشہور اخلاق قتل معاملے میں ایک بار پھر سماعت ملتوی کر دی گئی ہے۔ ملزمان کی جانب سے دائر کردہ 'مقدمہ کو منتقل کرنے کی عرضی' پر بحث ہونی تھی، لیکن ملزمان کے وکیل نے کچھ اضافی دستاویزات عدالت میں جمع کرنے کے لیے مزید وقت کا مطالبہ کر دیا۔ جبکہ متاثرہ فریق کی جانب سے اخلاق کے وکیل یوسف سیفی بحث کے لیے پوری طرح تیار تھے۔ اس پر عدالت نے سخت موقف اختیار کرتے ہوئے ملزمان کے وکیل کو واضح لفظوں میں کہہ دیا کہ اب انہیں آخری موقع دیا جا رہا ہے اور آئندہ سماعت کی تاریخ 22 جنوری مقرر کی گئی ہے۔ رپورٹس کے مطابق 22 جنوری کو ہی ٹرانسفر پٹیشن (ٹی اے) پر حتمی طور پر سماعت ہوگی۔ اس سماعت کے بعد یہ طے کیا جائے گا کہ اخلاق قتل کیس کی سماعت ایڈیشنل ڈسٹرکٹ جج سوربھ دویدی کے فاسٹ ٹریک کورٹ (ایف ٹی سی) میں ہی چلے گی یا پھر اسے کسی دوسری عدالت میں منتقل کیا جائے گا۔ اس معاملے کی سماعت کے متعلق طویل عرصہ سے تذبذب کی صورتحال بنی ہوئی ہے، جس کی وجہ سے متاثرہ فریق میں ناراضگی بھی دیکھنے کو مل رہی ہے۔ واضح رہے کہ ملزمان کے وکیل کی جانب سے 8 جنوری کو فاسٹ ٹریک عدالت سے کسی دیگر عدالت میں مقدمہ منتقل کرنے کی عرضی داخل کی گئی تھی۔ مقدمہ کو منتقل کرنے کی یہ عرضی 6 ملزمان: ونے، شیوم، سوربھ، سندیپ، گورو اور ہری اوم کی جانب سے داخل کی گئی ہے۔ عرضی میں الزام عائد کیا گیا ہے کہ پولیس نے ان کے خلاف جھوٹے الزامات عائد کیے ہیں اور انہیں سازش کے تحت اس معاملے میں پھنسایا گیا ہے۔ عرضی میں یہ بھی ذکر کیا گیا ہے اترپردیش حکومت نے اس معاملے میں ملزمان کے خلاف درج معاملوں کو واپس لینے کے ہدایت دی تھی۔ اسی سلسلے میں ایف ٹی سی عدالت میں دفعہ 321 سی آر پی سی کے تحت مقدمہ واپس لینے کی درخواست بھی داخل کی گئی تھی۔ حالانکہ عدالت نے سماعت کے بعد اس درخواست کو خارج کر دیا تھا۔ ملزمان کا کہنا ہے کہ ایف ٹی سی عدالت نے ان کی بات سنے بغیر صرف متاثرہ فریق کے دلائل کی بنیاد پر ہی درخواست خارج کر دی جو کہ منصفانہ نہیں ہے۔ جبکہ متاثرہ فریق کا کہنا ہے کہ ملزمان جان بوجھ کر سماعت کو ملتوی کرنے کی کوشش کر رہے ہیں، تاکہ معاملے میں تاخیر ہو سکے۔ ان کا یہ بھی الزام ہے کہ بار بار وقت مانگ کر عدالتی

پہلی بار تیسری جنس کے سادھو گنگا ساگر میلے میں پہنچے، مکر سنکرانتی پر 85 لاکھ عقیدت مندوں کے اسنان کا دعویٰ

کولکاتا، 15 جنوری (وس)۔ مکر سنکرانتی کے موقع پر گنگا ساگر کے ساحل پر تقریباً 85 لاکھ لوگ عقیدت کی ڈبکی لگانے کے لیے پہنچے۔ مغربی بنگال حکومت کی طرف سے جاری کردہ اعداد و شمار کے مطابق، ان لوگوں نے جمعرات کی صبح گنگا ساگر میں اسنان کیا۔ اس سال گنگا ساگر میلے میں ایک انوکھا منظر دیکھنے کو ملا۔ پہلی بار، تیسری صنف (خواجہ سرا) سادھوؤں کی منظم موجودگی درج کی گئی۔ ان کے لیے ایک خصوصی اکھاڑا قائم کیا گیا ہے اور اسے دیکھنے کے لیے عقیدت مندوں کا ایک بڑا ہجوم جمع ہو رہا ہے۔ اب تک میلے میں ٹرانس جینڈر سادھو مختلف شکلوں میں آتے تھے لیکن اس بار دوسرے سادھوؤں کے تعاون سے انہیں اپنا الگ اکھاڑا ملا ہے۔ جونا اکھاڑا سے کل 12 خواجہ سرا سادھو گنگا ساگر پہنچے ہیں۔ مکر سنکرانتی کے موقع پر گنگا ساگر میلہ پوری طرح عقیدت کے رنگوں میں ڈوبا ہوا نظر آیا۔ اب تک تقریباً 85 لاکھ عقیدت مند اسنان کے لیے گنگا ساگر پہنچ چکے ہیں۔ جنوبی 24 پرگنہ ضلع انتظامیہ کے مطابق، جمعرات کی دوپہر تک اسنان کا وقت باقی رہنے کی وجہ سے رات تک عقیدت مندوں کی تعداد ایک کروڑ تک پہنچنے کی امید ہے۔ کپل منی آشرم کے سربراہ مہنت گیان داس جی مہاراج نے کہا کہ عقیدت مندوں نے جمعرات کی صبح سے ہی مقدس ڈبکی لینا شروع کر دی ہے۔ انتظامی اعداد و شمار کے مطابق، بدھ دوپہر 3 بجے تک 85 لاکھ سے زیادہ یاتری گنگا ساگر میں موجود تھے۔ جوں جوں وقت گزرتا گیا بھیڑ بڑھتی گئی۔ ریاست کے مختلف اضلاع کے ساتھ ساتھ دیگر ریاستوں سے بھی عقیدت مندوں کی بڑی تعداد گنگا ساگر کی طرف جا رہی تھی۔ انتظامیہ نے اسنان کے لیے جو جمعرات دوپہر 1:19 بجے تک کا وقت ہے، کے پیش نظر اضافی تیاریاں کی ہیں۔ ریاستی وزیر اروپ بسواس نے کہا کہ میلے میں پینے کے پانی، رہائش اور صحت کی سہولیات کا خاطر خواہ انتظام کیا گیا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ باہر سے آنے والے عقیدت مند انتظامات سے مطمئن ہیں۔ میلے میں تقریباً 150 رضاکار تنظیمیں اور تقریباً 10 ہزار رضاکار دن رات خدمت کے کام میں مصروف ہیں۔ اس دوران میلے میں ایک عقیدت مند کی موت کی اطلاع بھی ملی ہے۔ متوفی آسام کا رہنے والا سوشانتو بتایا جاتا ہے۔ پانچ دیگر عقیدت مندوں کی طبیعت خراب ہونے کے بعد انہیں بہتر علاج کے لیے ہوائی جہاز سے کلکتہ لے جایا گیا ہے۔ انتظامیہ، وزراء، حکام اور رضاکار تنظیمیں صورتحال پر مسلسل نظر رکھے ہوئے ہیں۔ ہر سال کی طرح اس سال بھی گنگا ساگر میلے میں بڑی تعداد میں سنتوں اور باباؤں کی آمد ہوئی ہے۔ بھسم لگائے ناگا سادھوؤں اور ایل ای ڈی لائٹس سے مزین "لائٹ بابا" عقیدت مندوں کی توجہ کا مرکز بن گئے ہیں۔ ناگا تنظیموں نے ریاستی حکومت سے بہتے پانی کے ساتھ بجلی اور پینے کے پانی کو یقینی بنانے کا بھی مطالبہ کیا ہے۔

مکر سنکرانتی: سنگم کے کنارے عقیدت مندوں کا ہجوم، صبح 8 بجے تک 21 لاکھ عقیدت مندوں نے ڈبکی لگائی

پریاگ راج، 15 جنوری (وس)۔ ماگھ میلے کے دوسرے اسنان پرو مکر سنکرانتی پر عقیدت مند سنگم میں ڈبکی لگانے کے لیے جوق در جوق جمع ہو رہے ہیں۔ صبح 8 بجے تک، 21 لاکھ عقیدت مندوں نے ڈبکی لگائی۔ اسنان کے سب سیکورٹی کے تحت انتظامات کیے گئے ہیں۔ سی سی ٹی وی کیمروں اور اے آئی کا استعمال کرتے ہوئے تمام گھاٹوں کی مسلسل نگرانی کی جا رہی ہے۔ ماگھ میلہ کے پولیس سپرنٹنڈنٹ نیرج کمار پانڈے نے بتایا کہ صبح سے ہی عقیدت مندوں کا ایک بہت بڑا ہجوم سنگم علاقہ کی طرف آنا شروع ہو گیا ہے اور صبح 8 بجے تک 21 لاکھ عقیدت مندوں نے ڈبکی لگائی۔ انتظامیہ نے عقیدت مندوں کی سہولت اور سیکورٹی اور ماگھ میلہ کے خوش اسلوبی سے انعقاد کے لیے پوری طرح سے تیار کیا تھا۔ تمام سینئر افسران بدھ کی رات سے ہی میلے کے علاقے میں تعینات ہیں۔ اس دوران ایڈیشنل ڈائریکٹر جنرل آف پولیس جیوتی نارائن، انسپکٹر جنرل آف پولیس اجے مشرا، ڈویژنل کمشنر محترمہ سومیا اگروال، پولیس کمشنر پریاگ راج جوگیندر کمار، ایڈیشنل پولیس کمشنر ڈاکٹر اجے پال شرما، ضلع مجسٹریٹ منیش کمار ورما، میلہ آفیسر رشی راج اور پولیس سپرنٹنڈنٹ نیرج پانڈے ضروری ہدایات دے رہے ہیں۔

انکاؤنٹر میں 25 ہزار روپے کا انعامی گینگسٹر گرفتار

باغپت، 15 جنوری (وس)۔ اتر پردیش میں باغپت پولیس نے بدھ کی رات ایک انکاؤنٹر میں 25 ہزار روپے کے انعامی گینگسٹر کو گرفتار کیا ہے۔ بدمعاش کے خلاف اتر پردیش اور ہریانہ میں کئی مقدمات درج ہیں۔ باغپت ضلع کے چھپرولی تھانہ پولیس نے کل رات انکاؤنٹر کے بعد 25,000 روپے کے انعامی بدمعاش عمران ولد رحیم الدین کو گرفتار کیا۔ بدمعاش پر گینگسٹر سمیت کئی مقدمے درج ہیں۔ گرفتار بدمعاش عمران نے اتر پردیش اور ہریانہ میں کئی جرائم کا ارتکاب کیا ہے۔ انکاؤنٹر کے بعد باغپت ضلع کے موی کلاں گاؤں کے رہنے والے عمران سے ایک 315 بور کا پستول، کارتوس اور ایک موٹر سائیکل بھی برآمد کی گئی ہے۔ چھپرولی پولیس اسٹیشن کے انچارج آشیش کمار نے بتایا کہ عمران انکاؤنٹر کے بعد پولیس کی گولی سے زخمی ہو گیا اور اسے اسپتال میں داخل کرایا گیا ہے۔ ملزم کے خلاف قانونی کارروائی کی جا رہی ہے۔ عمران چھپرولی تھانے کو دفعہ 190 اور 191 کے تحت مطلوب تھا۔

راجستھان میں پھر برف جمی، سیکر اور الور میں پالا گرا، ماؤنٹ آبو کا درجہ حرارت منفی 3 ڈگری سیلسیس

جے پور، 15 جنوری (وس)۔ راجستھان میں ایک بار پھر جمنے والی سردی میں شدت آ گئی ہے۔ جمعرات کی صبح سیکر اور الور سمیت کئی اضلاع میں کھیت اور گاڑیوں پر برف جم گئی۔ کم سے کم درجہ حرارت انجماد کے قریب ہونے کے ساتھ کئی علاقوں میں پالا پڑا ہے، جس سے فصلوں کو نقصان کا خطرہ ہے۔ محکمہ موسمیات نے جمعرات کو چھ اضلاع کے لیے سردی کی لہر کی وارننگ جاری کی۔ تاہم، 16 جنوری سے سردی کی لہر سے کچھ راحت متوقع ہے، جبکہ 19 جنوری سے ہلکی بارش یا بوندا باندی ہو سکتی ہے۔ سیکر کے فتح پور میں بدھ کو کم سے کم درجہ حرارت 0.2 ڈگری سیلسیس درج کیا گیا۔ دو دن کی راحت کے بعد، رات بھر درجہ حرارت میں اچانک کمی کے نتیجے میں کھیتوں اور گاڑیوں پر برف کی تہہ بن گئی۔ الور میں بدھ کی رات بھی شدید سردی پڑی اور جمعرات کی صبح گاڑیاں برف سے ڈھکی ہوئی پائی گئیں۔ بدھ کو شدید سردی کی وجہ سے ہنومان گڑھ اور سری گنگا نگر کے دیہی علاقوں میں بھی برف جمی دیکھی گئی۔ شیخاوٹی اور این سی آر سے متصل علاقوں میں برفیلی ہواؤں نے علاقے کے باشندوں کی پریشانیوں میں اضافہ کر دیا ہے۔ ریاست کے پندرہ شہروں میں کم سے کم درجہ حرارت پانچ ڈگری سیلسیس سے نیچے ریکارڈ کیا گیا۔ ان میں الور، پیلانی، سیکر، جیسلمیر، چورو، سری گنگا نگر، ناگور، سروہی، فتح پور، کرولی، دوسہ، لنکرانسر، جھنجھنو اور پالی شامل ہیں۔ پہاڑی سیاحتی مقام ماؤنٹ آبو میں کم سے کم درجہ حرارت منفی تین ڈگری سیلسیس ریکارڈ کیا گیا۔ اگرچہ صبح ٹھنڈی اور سردی کی لہر رہی لیکن دن کے چڑھتے پر دھوپ نکلنے سے لوگوں کو راحت ملی۔ بدھ کو سب سے زیادہ درجہ حرارت باڑمیر میں 26.6 ڈگری سیلسیس اور پالی کے جوائی علاقے میں 26.4 ڈگری سیلسیس ریکارڈ کیا گیا۔

دیہی خدمات کی فراہمی کو بہتر بنانے کے لیے حکومت نے اہم فیصلہ لیا

جموں، 15 جنوری (وس)۔ دیہی سطح پر حکمرانی کو مضبوط بنانے اور دیہی خدمات کی فراہمی کو بہتر بنانے کے مقصد سے حکومتِ جموں و کشمیر نے ایک اہم انتظامی اصلاح کے تحت محکمہ دیہی ترقی و پنچایتی راج میں ضلع پنچایت افسران (ڈی پی اوز) کی 21 اسامیوں کو بلاک ڈیولپمنٹ آفیسرز (بی ڈی اوز) کے طور پر دوبارہ نامزد کرنے کی منظوری دے دی ہے۔ یہ فیصلہ سکریٹری محکمہ دیہی ترقی و پنچایتی راج محمد اعجاز اسد کی جانب سے جاری کیا گیا۔ حکم نامے کے مطابق، 19 اسامیوں کو ضلع پنچایت افسر سے بلاک ڈیولپمنٹ آفیسر (ہیڈ کوارٹر) کے طور پر اسسٹنٹ کمشنرز پنچایت کے دفاتر میں دوبارہ نامزد کیا گیا ہے، جبکہ دو اسامیوں کو ضلع پنچایت افسر (پلیننگ) سے بلاک ڈیولپمنٹ آفیسر (پلیننگ) کے طور پر ڈائریکٹوریٹ آف رورل ڈیولپمنٹ، جموں و کشمیر میں تبدیل کیا گیا ہے۔ دوبارہ نامزد کی گئی ان اسامیوں پر تنخواہ کا اسکیل بدستور پے لیول-8، 600.47 تا 100.51.1 رہے گا، جو جموں و کشمیر رورل ڈیولپمنٹ (گزٹیڈ) سروسز ریکروٹمنٹ رولز کے تحت ہے۔ اس فیصلے کی وضاحت کرتے ہوئے سکریٹری آر ڈی ڈی محمد اعجاز اسد نے کہا کہ اسسٹنٹ کمشنرز پنچایت کی اسامیوں کے قیام کے بعد ضلع سطح پر ڈی پی اوز کا کردار بڑی حد تک غیر موثر ہو چکا تھا۔ ان کے مطابق، اس نئی ترتیب سے تجربہ کار افسران کا بہتر استعمال ممکن ہو گا اور بلاک سطح پر بی ڈی اوز کی شدید کمی کو بھی پورا کیا جا سکے گا۔ انہوں نے مزید کہا کہ اے سی پنچایت دفاتر میں بی ڈی او سطح کی اسامیوں کے قیام سے سوچھ بھارت مشن (گرامین)، ری ویمپڈ گرام سوراج یوجنا، پی آر آئی، بی ڈی سی، ڈی ڈی سی منصوبوں اور دیگر پنچایت پر مبنی پروگراموں کے موثر نفاذ، نگرانی اور رابطہ کاری میں مدد ملے گی۔ حکومت کے مطابق، اس اقدام سے اے سی پنچایت دفاتر میں انتظامی معاونت اور عوامی خدمات کی فراہمی نمایاں طور پر بہتر ہو گی اور فیصلے سازی و عمل درآمد کا عمل عوام کے مزید قریب آ سکے گا۔

جگل کشور شرما نے جموں کو الگ ریاست بنانے کے دعویٰ کو مسترد کیا

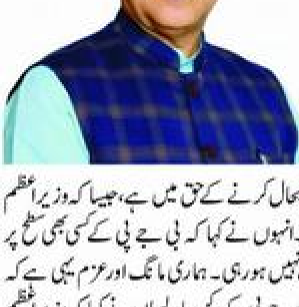

جموں، 15 جنوری (وس)۔ بی جے پی کے سینئر رہنما اور رکن پارلیمان جگل کشور شرما نے جموں کے لیے الگ ریاست کے قیام سے متعلق دعوؤں کو دو ٹوک الفاظ میں مسترد کرتے ہوئے کہا ہے کہ پارٹی کے اندر اس طرح کی کوئی بھی بحث یا تجویز موجود نہیں ہے۔ جموں میں نامہ نگاروں سے بات کرتے ہوئے جگل کشور شرما نے واضح کیا کہ بی جے پی کا موقف بالکل صاف اور مستقل ہے اور وہ پورے جموں و کشمیر کو ریاست کا درجہ بحال کرنے کے حق میں ہے، جیسا کہ وزیر اعظم اور مرکزی وزیر داخلہ پہلے ہی وعدہ کر چکے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ بی جے پی کے کسی بھی سطح پر جموں کے لیے الگ ریاست بنانے پر کوئی بات نہیں ہو رہی۔ ہماری مانگ اور عزم یہی ہے کہ جموں و کشمیر کو مکمل ریاستی درجہ بحال کیا جائے۔ بی جے پی کے رکن پارلیمان نے کہا کہ وزیر اعظم نریندر مودی نے پہلے ہی عوام کو یقین دہانی کرائی ہے کہ مناسب وقت پر جموں و کشمیر کو ریاست کا درجہ واپس دیا جائے گا۔ انہوں نے مزید کہا کہ مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ بھی متعدد بار اس معاملے پر حکومت کے عزم کا اعادہ کر چکے ہیں۔ جگل کشور شرما نے زور دے کر کہا کہ عوام میں کنفیوژن پیدا کرنے کے لیے گمراہ کن بیانیے پھیلائے جا رہے ہیں۔ جموں کے لیے الگ ریاست کے دعوے بے بنیاد ہیں۔ اس سلسلے میں نہ کوئی تجویز ہے، نہ کوئی بحث اور نہ ہی کوئی ارادہ ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ بی جے پی جموں و کشمیر میں امن، ترقی اور سیاسی استحکام چاہتی ہے اور ریاستی درجہ کی بحالی پارلیمنٹ کے ایوان میں دی گئی یقین دہانیوں کے مطابق ہی عمل میں لائی جائے گی۔ بی جے پی رکن پارلیمان نے کہا کہ پارٹی کی توجہ ترقیاتی کاموں، جمہوری اداروں کو مضبوط بنانے اور اس بات کو یقینی بنانے پر مرکوز ہے کہ جموں و کشمیر کے عوام کو ان کے آئینی اور جمہوری حقوق مکمل طور پر حاصل ہوں۔

لداخ انتظامیہ نے مردم شماری کی تکمیل تک حد بندی منجمد رکھنے کا حکم جاری کیا

جموں، 15 جنوری (وس)۔ مرکز کے زیر انتظام خطہ لداخ کی انتظامیہ نے مردم شماری 2027 کی تکمیل تک پورے یوٹی میں اضلاع، تحصیلوں، بلدیاتی اداروں، قصبوں، ریونیو دیہات اور دیگر انتظامی اکائیوں کی حد بندی منجمد رکھنے کا حکم جاری کیا ہے۔ پلاننگ، ڈیولپمنٹ اینڈ مانیٹرنگ ڈیپارٹمنٹ کی جانب سے جاری نوٹیفکیشن کے مطابق لداخ میں اضلاع، تحصیلوں، میونسپلٹیز، قصبوں، ریونیو دیہات اور دیگر انتظامی اکائیوں کی موجودہ حدود مردم شماری کے عمل کی تکمیل تک برقرار رہیں گی۔ نوٹیفکیشن میں کہا گیا ہے کہ یہ فیصلہ مردم شماری قواعد 1990 کے قاعدہ 8 کی شق (چار) کے تحت حاصل اختیارات کے استعمال میں لیا گیا ہے۔ مزید بتایا گیا ہے کہ یہ حکم یکم جنوری 2026 سے نافذ العمل تصور کیا جائے گا۔

محمد صلاح الدین فرحان سکریڑی وزڈم انسٹی ٹیوشنز بیدر
ریاستی سطح کے باوقار "فاطمہ شیخ ایجوکیشنل سروسیس رتن ایوارڈ" سے سرفراز

بیدر-15 جنوری (پریس نوٹ) کرناٹک ٹیچرز ایسوسی ایشن کونسل، دھارواڑ اور کلیان کرناٹک ہائی اسکول ٹیچرز ایسوسی ایشن (رجسٹرڈ) نے ساوتری بائی پھلے، فاطمہ شیخ اور ماتوشری رمابائی امبیڈکر کے یوم پیدائش کو مشترکہ طور پر مناتے ہوئے ایک مشترکہ تقریب بیدر کے گورنمنٹ ایمپلائز سمودائے بھون، پرتاپ نگر، بیدر میں 11 جنوری 2025ء کو منعقد کی۔ جہاں وزڈم گروپ آف انسٹی ٹیوشنز، بیدر کے سکریٹری جناب محمد صلاح الدین فرحان کو ریاستی سطح کے "فاطمہ شیخ ایجوکیشنل سروسیس رتن ایوارڈ" سے سرفراز کیا گیا۔ یہ اعزاز انہیں تعلیم کے فروغ، سماج کی بے لوث خدمت، نئی نسل کی رہنمائی اور معاشرتی بہتری کے لیے ان کی مسلسل اور مخلصانہ کاوشوں کے اعتراف میں عطا کیا گیا۔

محمد صلاح الدین فرحان نے MBA (ماسٹران بزنس اڈمنسٹریشن) دراصل HR (ہیومن ریسورسیس) میں کیا ہے۔ وہ جناب محمد آصف الدین بیدر بانی وزڈم انسٹی ٹیوشنس بیدر کے ہونہار فرزند ہیں۔ ان کے والد محترم نے ان کی تعلیم و تربیت پر خصوصی توجہ شروع ہی سے دی بلکہ اپنی اولاد ہی کے لئے انھوں نے بڑے بزنس مین ہونے کے باوجود اسکول کا آغاز کیا تھا اور وہ کامیاب رہے۔ الحمد للہ محمد صلاح الدین فرحان گذشتہ ایک دہائی سے وزڈم ادارہ جات کو بیدر، اور ریاست کرناٹک ہی نہیں ملک کا ایک باوقار ادارہ بنانے میں کامیابی حاصل کی۔ جہاں سینکڑوں طلبہ تعلیم حاصل کرتے ہوئے ڈاکٹرس، انجینئرس، حافظ قرآن اور سب سے بڑھ کر ملت کے اچھے فرد اور ملک کے قابل شہری بن رہے ہیں۔ وزڈم کے طلبہ کی اپنی ایک منفرد پہچان ہے۔ یہ بات بھی علم میں لائی جاتی ہے کہ محمد صلاح الدین فرحان دراصل الحاج محمد اکرام الدین مرحوم صدر الامین سوسائٹی ضلع بیدر کے پوتے ہوتے ہیں۔ الحاج محمد بشیر الدین صاحب مرحوم لیمپ ہاؤز کے نواسے ہیں۔

محمد صلاح الدین فرحان نے IT سے ان کی خصوصی دلچسپی کی وجہ سے انھوں نے وزڈم انسٹی ٹیوشنس کو ان منفرد اداروں میں شامل کر کے تعلیمی معیار کو ایک اسٹینڈرڈ پر لایا۔ جس کے نتیجہ میں حکومت کرناٹک کے A اسکول زمرے میں وزڈم (ہائی اسکول) آتا ہے۔ IT کے ذریعہ پورے سسٹم (طلبہ، ٹیچرس اور تمام اولیائے طلبہ) کو مخصوص ایپ کے ذریعہ کنکٹ کرتے ہوئے وزڈم کو ایک ممتاز ادارہ بنادیا ہے۔ جناب محمد صلاح الدین فرحان نے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہوئے بتایا کہ یہ کامیابی دراصل اولیائے طلبہ کی ہمارے اسکول اور کالج کے تعلیمی سسٹم پر اٹوٹ ایقان کا نتیجہ ہے۔

راشٹریہ لوک دل کے ریاستی سکریٹری پر حملہ کرنے والے باپ-بیٹا گرفتار

بارہ بنکی، 15 جنوری (وس)۔ اتر پردیش کے ضلع بارہ بنکی ضلع کے کرسی تھانہ علاقے میں دو روز قبل راشٹریہ لوک دل کے ریاستی سکریٹری افسر علی قتل کرنے کے ارادے سے فائرنگ کرنے والے باپ-بیٹے پولیس نے گرفتار کر لیا ہے۔ پولیس نے ملزم سے ایک پستول اور ایک زندہ کارتوس بھی برآمد کی ہے۔ گرفتاری کے بعد دونوں باپ بیٹے کو جیل بھیج دیا گیا ہے۔ پولیس کے مطابق، بارہ بنکی کے گاؤں لوہار کے رہنے والے زبیر ولد بابو اور اس کے بیٹے عبید کو گرفتار کیا گیا۔ انہوں نے جائیداد کے تنازعہ پر راشٹریہ لوک دل کے ریاستی سکریٹری افسر علی کو گولی مار کر زخمی کر دیا تھا۔ دونوں فائرنگ کے واقعے میں مطلوب تھے۔ پولیس نے انہیں رات دیر گئے گرفتار کر لیا۔ تفتیش کے بعد پولیس نے عبید سے واردات میں استعمال ہونے والا پستول اور کارتوس برآمد کر لیے۔ اسلحے کی برآمدگی کے بعد کیس میں آرمز ایکٹ کی دفعات شامل کی گئی ہیں۔ تھانہ انچارج کرشن کانت سنگھ نے بتایا کہ پولیس ملزمین کی مسلسل تلاش کر رہی تھی۔ دونوں کو عدالت میں پیش کر کے عدالتی احکامات پر جیل بھیج دیا گیا۔

خوفناک سڑک حادثے میں 5 افراد ہلاک، 12 زخمی
تمام مہلوکین ایک ہی خاندان کے رکن، مکر سنکرانتی اسنان کے لیے نرمداپورم جا رہے تھے

بھوپال، 15 جنوری (وس)۔ مدھیہ پردیش کی دارالحکومت بھوپال کے بیرسیا علاقے میں بدھ کی رات ٹریکٹر-ٹرالی اور لوڈنگ گاڑی کی ٹکر ہونے سے 5 لوگوں کی موت ہو گئی، جبکہ تقریباً 12 لوگ زخمی ہوئے ہیں۔ سبھی مہلوکین اور زخمی ودیشا ضلع کے سرونج کے رہنے والے ہیں اور مکر سنکرانتی منانے ہوشنگ آباد جا رہے تھے۔ زخمیوں کو اسپتال میں داخل کرایا گیا۔ معلومات کے مطابق حادثہ بیرسیا تھانہ علاقے میں بدھ کی رات تقریباً ساڑھے 9 بجے ہوا۔ بیرسیا تھانہ ٹی آئی ویریندر سین نے بتایا کہ ودیشا ضلع کے سرونج سے ایک ہی خاندان کے 15 لوگ لوڈنگ گاڑی میں تھے۔ سبھی لوگ سنکرانتی اسنان کے لیے نرمداپورم جا رہے تھے۔ جیسے ہی ان کی گاڑی بیرسیا تھانہ علاقے میں سرکاری سانڈ چپنی ٹھاکر لال سنگھ اسکول کے پاس پہنچی، سامنے سے آ رہی ٹریکٹر-ٹرالی سے ٹکر ہو گئی۔ اس میں لوڈنگ گاڑی بری طرح تباہ ہو گئی۔ اس میں سوار کئی لوگ اندر ہی پھنس گئے۔ حادثہ اتنا خوفناک تھا کہ 5 لوگوں نے موقع پر دم توڑ دیا۔ 12 لوگ زخمی ہوئے ہیں۔ جس میں سے ٹریکٹر سوار 3 لوگ بھی شامل ہیں۔ تمام زخمیوں کو بیرسیا سرکاری اسپتال میں داخل کرایا گیا ہے۔ حادثے کی جانکاری ملتے ہی بیرسیا ایس ڈی ایم اشوتوش شرما، اے ایس پی نیرج چورسیا اور بیرسیا ٹی آئی ویریندر سین سمیت رکن اسمبلی وشنو کھتری دیر رات اسپتال پہنچے۔ ایس ڈی ایم شرما نے بتایا کہ ابتدائی جانچ میں تیز رفتار کو حادثے کی وجہ مانا جا رہا ہے۔ حالانکہ، اصل وجہ جانچ کے بعد ہی واضح ہو سکے گی۔ حادثے میں ہلاک ہونے والوں میں لکشمی بائی اہیروار، 60 سال، مکیش اہیروار، 40 سال، ببلی بائی اہیروار، 60 سال، ہری بائی، 60 سال اور دیپک اہیروار، 14 سال شامل ہیں۔ وہیں زخمیوں میں سورج، ونیتا، چیت، مونیکا، مہک، نوری بائی، للو، پردیپ، جیوتی اور سورج شامل ہیں۔

بھگوا جھنڈا جلانے سے ہندو سماج مشتعل

بیتول، 15 جنوری (یو این آئی) مدھیہ پردیش کے بیتول شہر میں بھگوا جھنڈا جلائے جانے کے واقعے پر ہندو سماج میں شدید ناراضگی دیکھی جا رہی ہے۔ اس واقعے کے خلاف کل ہندو سماج کے عہدیداروں اور کارکنوں نے پولیس سپرنٹنڈنٹ کے دفتر پہنچ کر ایس پی کو میمورنڈم پیش کیا اور ملزمین کے خلاف سخت کارروائی کا مطالبہ کیا۔ میمورنڈم میں کہا گیا کہ شہر کے ٹیگور وارڈ، جواہر وارڈ، گنیش وارڈ، جے پرکاش وارڈ اور وکاس وارڈ میں ہندو سماج کی جانب سے مذہبی پروگراموں کے تحت بھگوا جھنڈے لگائے گئے تھے۔ 9 اور 10 جنوری کی درمیانی شب کچھ سماج دشمن عناصر نے ان جھنڈوں کو اتار کر جلا دیا۔ اس عمل سے مذہبی جذبات مجروح ہوئے ہیں اور شہر کا ماحول کشیدہ ہو گیا ہے۔ ہندو سماج نے اسے ایک منصوبہ بند سازش قرار دیتے ہوئے کہا کہ اس طرح کے واقعات سماجی ہم آہنگی کو خراب کرنے کی کوشش ہیں۔ تنظیم نے مطالبہ کیا کہ قصورواروں کو فوری طور پر گرفتار کر کے ان کے خلاف سخت تعزیری کارروائی کی جائے، تاکہ مستقبل میں اس طرح کے واقعات دوبارہ نہ ہوں۔ وہیں پولیس کے مطابق اس معاملے میں تھانہ بیتول گنج میں معاملہ درج کر کے تفتیش شروع کر دی گئی ہے۔ ہندو سماج نے آئندہ مذہبی تقریبات کے دوران مناسب پولیس سکیورٹی انتظامات کا بھی مطالبہ کیا ہے۔

ایران بحران: ہلاکتوں اور پھانسیوں سے متعلق ٹرمپ کے دعوے، تہران کی تردید، امریکی فوجی کارروائی پر غیر یقینی برقرار

واشنگٹن: امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ نے بدھ کے روز کہا کہ انہیں اطلاع ملی ہے کہ ایران میں مظاہرین کی ہلاکتوں کا سلسلہ روک دیا گیا ہے، تاہم انہوں نے یہ بھی واضح کیا کہ امریکہ اس معاملے پر نظر رکھے گا اور صورت حال کا جائزہ لیتا رہے گا۔ ٹرمپ نے حالیہ دنوں میں ایرانی عوام کی مدد کے بیانات دیے تھے اور کہا تھا کہ حکومت مخالف مظاہروں کے دوران بڑے پیمانے پر جانی نقصان ہوا ہے۔ حقوق انسانی تنظیموں کے مطابق ان مظاہروں میں کم از کم 3428 افراد ہلاک ہوئے۔ اے ایف پی کی رپورٹ کے مطابق، وائٹ ہاؤس میں صحافیوں سے گفتگو کے دوران ٹرمپ نے کہا کہ انہیں 'دوسری جانب کے انتہائی اہم ذرائع' سے یقین دہانی کرائی گئی ہے کہ قتل و غارت بند ہو چکی ہے اور پھانسیاں بھی نہیں دی جائیں گی۔ انہوں نے کہا کہ آج بڑی تعداد میں پھانسیوں کا خدشہ تھا، مگر اب ایسا نہیں ہوگا، تاہم امریکہ ان دعوؤں کی تصدیق کرے گا۔ اوول آفس میں ایک سوال کے جواب میں ٹرمپ نے کہا کہ ایران کے خلاف فوجی کارروائی کے امکانات پر ابھی حتمی بات نہیں کی جا سکتی اور امریکہ حالات کا مشاہدہ کرے گا۔ بعد ازاں ایرانی وزیر خارجہ عباس عراقچی نے ایک امریکی ٹیلی وژن انٹرویو میں کہا کہ آج یا کل کسی کو پھانسی نہیں دی جائے گی۔ انہوں نے اسرائیل پر تشدد کو ہوا دینے کا الزام لگایا، تاہم اس کے ثبوت فراہم نہیں کیے۔ عباس عراقچی کا کہنا تھا کہ اقتصادی مشکلات کے خلاف شروع ہونے والے پرامن مظاہرے بعد میں بیرونی عناصر کی مداخلت کے باعث پرتشدد ہو گئے، جن کا مقصد امریکہ کو ایران کے خلاف جنگ پر آمادہ کرنا تھا۔ ایرانی وزیر انصاف امین حسین رحیمی نے بھی کہا کہ 7 جنوری کے بعد ہونے والے واقعات کو احتجاج نہیں کہا جا سکتا اور اس دوران گرفتار ہونے والے افراد مجرم تھے۔ ایک حقوق ادارے نے بتایا کہ مظاہروں کے دوران گرفتار ہونے والے 26 سالہ عرفان سلطانی کی متوقع پھانسی ملتوی کر دی گئی ہے۔ اسی دوران اقوام متحدہ کی قیادت نے اعلان کیا کہ سلامتی کونسل ایران کی صورت حال پر اجلاس منعقد کرے گی۔ ایران نے کسی بھی امریکی حملے کا سخت جواب دینے کے عزم کا اظہار کیا ہے، جبکہ خطے میں کشیدگی برقرار ہے اور کئی ممالک نے سفارتی و فضائی اقدامات کیے ہیں۔

اے آئی چپس پر ٹرمپ حکومت کا فیصلہ، 25 فیصد ٹیرف، عالمی سپلائی چین کے لیے چیلنج

واشنگٹن: امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ کی قیادت میں حکومت نے منتخب جدید کمپیوٹر اور مصنوعی ذہانت سے متعلق چپس پر 25 فیصد ٹیرف نافذ کرنے کا اعلان کیا ہے۔ اس فیصلے کا مقصد قومی سلامتی کے تحفظ کے ساتھ ساتھ امریکہ کی سیمی کنڈکٹر سپلائی چین کو مضبوط بنانا بتایا گیا ہے۔ نئی پالیسی کے تحت وہ ہائی اینڈ اے آئی چپس براہ راست متاثر ہوں گی جنہیں امریکی کمپنیاں چین کو فراہم کرنے کی تیاری میں تھیں۔ حکومتی وضاحت کے مطابق ٹیرف کا اطلاق این ویڈیا کی ایچ 200 اور اے ایم ڈی کی ایم آئی 325 ایکس جیسی جدید چپس پر ہوگا۔ یہ مصنوعات ہیں جو ٹیکنالوجی طور پر نہایت حساس سمجھی جاتی ہیں اور جن کی تیاری زیادہ تر تائیوان میں ہوتی ہے۔ اگر ان چپس کو چین کو فروخت کیا جاتا ہے تو متعلقہ کمپنیوں کو اضافی 25 فیصد محصول ادا کرنا ہوگا۔ یہ قدم محض مالی محصول تک محدود نہیں بلکہ ایک وسیع تر حکمت عملی کا حصہ ہے۔ امریکی انتظامیہ کے مطابق اس بندوبست کے ذریعے حکومت کو آمدنی حاصل ہوگی جبکہ محدود شرائط کے تحت ایسی چپس کی فروخت کی اجازت بھی دی جائے گی جن پر پہلے پابندیاں عائد تھیں۔ [illegible] وائٹ ہاؤس کی جانب سے جاری بیان میں کہا گیا ہے کہ امریکہ اپنی سیمی کنڈکٹر ضروریات کا بڑا حصہ بیرونی سپلائی چین سے حاصل کرتا ہے، جو اقتصادی اور سلامتی دونوں زاویوں سے تشویش کا باعث ہے۔ [illegible] چپس پر ابتدائی طور پر محدود دائرے میں ٹیرف نافذ کیا گیا ہے، تاہم مستقبل میں مزید سخت اقدامات کے اشارے [illegible] واضح کیا ہے کہ امریکی ڈیٹا سینٹرز، اسٹارٹ اپس، شہری صنعتی استعمال اور عوامی شعبے کے لیے درآمد کی جانے والی [illegible] این ویڈیا نے اس فیصلے کا خیر مقدم کرتے ہوئے کہا ہے کہ منظور شدہ تجارتی سرگرمیوں کے ذریعے امریکی [illegible] مجموعی طور پر یہ فیصلہ امریکہ اور چین کے درمیان ٹیکنالوجی کی دوڑ میں ایک نئے مرحلے کی نشاندہی کرتا ہے، جہاں تجارت، سلامتی اور جدید ٹیکنالوجی ایک دوسرے سے گہرائی سے جڑتے جا رہے ہیں۔

آئی ایس آئی اور پاک فوج دوسری نسل کے دہشت گرد لیڈروں کو تیار کر رہی ہے۔ خفیہ ایجنسی

اسلام آباد (ایم این این) پاکستان کی انٹیلی جنس ایجنسی آئی ایس آئی اور ملک کی فوج اس کی تعمیر کے لیے کام کر رہی ہے کہ سیکورٹی ایجنسیاں دہشت گرد قیادت کی دوسری نسل کے طور پر بیان کرتی ہیں۔ اس تیاری کے پیچھے بڑے پیمانے پر فنڈنگ کی جا رہی ہے اور عمر رسیدہ عسکریت پسند کمانڈروں کے بیٹوں اور قریبی رشتہ داروں کی پرورش کر رہی ہیں۔ انٹیلی جنس ذرائع کے مطابق حال ہی میں پاکستان کے شہر بہاولپور میں ایک اعلیٰ سطحی اجلاس منعقد ہوا جس میں انٹر سروسز انٹیلی جنس (آئی ایس آئی) اور پاکستانی فوج کے حکام نے شرکت کی۔ اجلاس میں دہشت گرد تنظیموں کے سینئر کمانڈروں نے شرکت کی [illegible] ہے۔ ذرائع نے بتایا کہ اس کا کلیدی مقصد جموں وکشمیر میں بڑے پیمانے پر دراندازی کی منصوبہ بندی کرنا اور مستقبل میں دہشت گردانہ حملوں کو مربوط کرنا تھا۔ انٹیلی جنس معلومات سے پتہ چلتا ہے کہ لشکر طیبہ اور جیش محمد جموں وکشمیر میں مربوط دہشت گردانہ سرگرمیوں کو انجام دینے کے لیے مل کر کام کر رہی ہیں۔ لشکر کے سینئر کارندے طلحہ سعید اور سیف اللہ قصوری، جیش کمانڈر عبدالرؤف کے ساتھ، حال ہی میں بہاولپور میں موجود تھے۔ ذرائع نے مزید بتایا کہ طلحہ سعید اور سیف اللہ قصوری نے بہاولپور میں جیش محمد کے سربراہ مسعود اظہر سے خفیہ ملاقات کی۔ انٹیلی جنس ایجنسیوں نے نوٹ کیا کہ پہلگام حملے سے پہلے بھی اسی طرح کی میٹنگیں ہوئی تھیں، جس سے دونوں دہشت گرد تنظیموں کے درمیان گہرے تال میل کے شبہات کو تقویت ملی۔ سیکورٹی ایجنسیوں کا کہنا ہے کہ آئی ایس آئی اب حافظ سعید اور مسعود اظہر جیسے بوڑھے دہشت گرد رہنماؤں سے ان کے جانشینوں پر توجہ مرکوز کر رہی ہے۔ اس حکمت عملی میں قیادت اور کارروائیوں کے تسلسل کو یقینی بنانے کے لیے دوسری نسل کے دہشت گرد کارندوں کو فروغ دینا اور ان کی مالی معاونت کرنا شامل ہے۔ اس نئے دھکے میں نمایاں ترین شخصیات میں لشکر طیبہ کے بانی حافظ سعید کے بیٹے طلحہ سعید ہیں۔ انٹیلی جنس ذرائع کا کہنا ہے کہ اسے منظم طریقے سے تیار کیا جا رہا ہے [illegible] ذرائع نے بتایا کہ ان نیٹ ورکس کو بہتر فنڈنگ چینلز، لاجسٹک سپورٹ اور محفوظ پناہ گاہوں کی تخلیق کے ذریعے مضبوط کیا جا رہا ہے۔ ماہرین اسے پاکستان کی پراکسی وار حکمت عملی کے ایک نئے مرحلے کے طور پر دیکھتے ہیں۔

تائیوان نے امریکی ہتھیاروں کی مزید فروخت کا اشارہ دیا

تائی پے (ایم این این) تائیوان کو مزید امریکی ہتھیاروں کی فروخت پائپ لائن میں ہے جن کے بارے میں ابھی تک کانگریس کو مطلع کیا جانا باقی ہے۔ [illegible] گزشتہ ماہ 11 بلین ڈالر کے پیکیج کے اعلان کے بعد [illegible] کے ہفتہ وار اجلاس کے بعد تائی پے میں صحافیوں سے بات کرتے ہوئے، نائب وزیر دفاع نے کہا کہ تائیوان کے لیے چار اضافی پیکجوں کے بارے میں ابھی تک امریکی کانگریس کو باضابطہ طور پر مطلع کیا جانا باقی ہے۔

کارنی غیر ملکی سفر کے دوران چینی ای وی پر ٹیرف نہ اٹھائے۔ فورڈ

اونٹاریو (ایم این این) اونٹاریو کے پریمیئر ڈگ فورڈ مارک کارنی سے درخواست کر رہے ہیں کہ وہ چینی ساختہ الیکٹرک گاڑیوں پر ٹیرف نہ اٹھائیں کیونکہ وزیر اعظم تعلقات استوار کرنے کی کوشش میں بیجنگ جا رہے ہیں۔ یہ پریمیئر کی ایک دیرینہ درخواست ہے، جو اونٹاریو کی جدوجہد، نوخیز الیکٹرک گاڑیوں کی صنعت کو ریاست ہائے متحدہ امریکہ کے بڑے دباؤ اور بڑھتی ہوئی معاشی تشویش کے باوجود برقرار رکھنا چاہتے ہیں۔ فورڈ نے منگل کے روز نامہ نگاروں کو بتایا کہ اس نے چین کے دورے سے پہلے کارنی سے بات نہیں کی تھی تاکہ اسے ان کی درخواست یاد دلائی جا سکے، لیکن اقتصادی اقدامات میں نرمی سے نکلنے کے لیے اسے متن بھیجنے کا منصوبہ بنایا۔ چینی ساختہ الیکٹرک گاڑیوں پر 100 فیصد ٹیرف وفاقی حکومت نے 2024 میں متعارف کرائے تھے۔ اس کے جواب میں، چین نے کینیڈین کینولا اور سور کے گوشت پر ایک دوسرے کے ٹیرف تھپتھپائے، جس کی ساسکیچوان اور مانیٹوبا نے شکایت کی ہے کہ ان کے صوبوں میں زراعت کو نقصان پہنچ رہا ہے۔ چین کینیڈا کے کینولا کے بیجوں کی درآمد پر 76 فیصد اور کینولا کے تیل، کھانے اور مٹر پر 100 فیصد ٹیرف لگاتا ہے۔ دونوں ٹیرف نے مسابقتی صوبائی مفادات قائم کیے ہیں جو اونٹاریو کو پریری کے خلاف کھڑا کرتے ہیں۔ ساسکیچوان کے پریمیئر سکاٹ مو، جو اس سے پہلے چین کا دورہ کر چکے ہیں اور اب کارنی کے ساتھ سفر پر ہیں، نے بار بار ٹیرف کو ہٹانے کا مطالبہ کیا ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ وہ پہلے سے قائم زرعی شعبے کو نقصان پہنچاتے ہیں جو ابتدائی شروع ہونے والی الیکٹرک گاڑیوں کی معیشت کے حق میں ہے۔ دوسری طرف، فورڈ حکومت نے ای وی منصوبوں کو اونٹاریو کی طرف راغب کرنے کے لیے اربوں کی ترغیبات دی ہیں اور اس کا خیال ہے کہ ٹیرف اس کے وژن کو آگے بڑھانے کے لیے ضروری ہیں۔ "میں اس کے خلاف بالکل 100 فیصد مردہ ہوں،" فورڈ نے کہا، اس بات کو تسلیم کرتے ہوئے کہ اس نے ابھی تک کارنی کو اپنے خدشات دہرائے نہیں تھے۔ "میں اس سے رابطہ کروں گا اور ٹیکسٹ میسج کروں گا اور انہیں صرف اپنے خدشات بتاؤں گا۔ وزیر اعظم نے حال ہی میں اپنے موقف میں کچھ نرمی کرتے ہوئے کہا ہے کہ وہ ایک چینی کمپنی کے لیے اونٹاریو میں اپنی الیکٹرک گاڑیوں کے لیے پیداواری سہولت قائم کرنے کے لیے تیار ہیں۔

پاکستان کے حقوق نسواں کے قوانین کو 'کاغذی وعدوں کے طور پر بے نقاب کیا گیا

کراچی (ایم این این) کراچی میں منعقدہ ایک گول میز مباحثے نے پاکستان کی خواتین پر مبنی قانون سازی اور ملک بھر میں خواتین کی زندہ حقیقتوں کے درمیان قطعی طور پر رابطہ منقطع کر دیا ہے، ماہرین نے خبردار کیا ہے کہ اسلام آباد اور صوبائی اسمبلیوں میں منظور کیے گئے قوانین زیادہ تر علامتی ہی رہے ہیں۔ مقررین نے زور دیا کہ وسیع 7 قانونی ڈھانچے کے باوجود، خواتین کو مسلسل تشدد، امتیازی سلوک اور ادارہ جاتی نظر اندازی کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ ایکسپریس ٹریبیون کے مطابق، پاکستان ویمن فاؤنڈیشن فار پیس (PWFP) کے زیر اہتمام سیشن میں وکلاء، ماہرین تعلیم، صحت کی دیکھ بھال کرنے والے پیشہ ور افراد، صحافیوں، سول سوسائٹی کے منتظمین اور سماجی وکلاء کو ایک مقامی کلب میں جمع کیا گیا۔ پی ڈبلیو ایف پی کی چیئرپرسن نرگس رحمان نے کہا کہ اگرچہ 2006 کے تحفظ خواتین ایکٹ کے بعد سے متعدد حفاظتی قوانین نافذ کیے گئے ہیں، لیکن ان کے اثرات ناقص نفاذ، سیاسی ملکیت کی کمی اور کمزور انتظامی مشینری کی وجہ سے ختم ہو گئے ہیں۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ خواتین تعلیم، صحت تک رسائی، سیاسی شرکت، اور کام کی جگہوں میں شمولیت میں پسماندہ رہتی ہیں کیونکہ گہرے بیٹھے پدرانہ رویوں کی وجہ سے جواب بھی ریاستی اداروں کو تشکیل دیتے ہیں۔ رحمان نے ایک اور دیرینہ مسئلہ پر روشنی ڈالی۔ خواتین کی لیبر فورس میں شرکت کے بارے میں ملک بھر میں قابل اعتبار ڈیٹا اکٹھا کرنے میں پاکستان کی ناکامی۔ انہوں نے کہا کہ ملازمت، اجرت یا کام کی جگہ کی حفاظت پر قابل اعتماد اعداد و شمار کے بغیر، پالیسی سازی سطحی رہتی ہے۔ خدشات کا حوالہ دیتے ہوئے، اس نے گزشتہ دو سالوں کے دوران خواتین کے خلاف تشدد میں خطرناک حد تک اضافہ نوٹ کیا، جیسا کہ ایکسپریس ٹریبیون نے حوالہ دیا ہے۔ اس نے مزید کہا کہ جاگیردارانہ اور پدرانہ ڈھانچے نے بعد میں پاکستان میں اپنی گرفت مضبوط کر لی، جس سے معاشرے اور قانون سازی دونوں پر اثر پڑا۔ انہوں نے دلیل دی کہ حدود آرڈیننس جیسی قانون سازی نے دہائیوں تک خواتین کے حقوق کو نقصان پہنچایا۔ ایک نجی ٹی وی چینل کے سی ای او نے مزید کہا کہ خواتین کے مسائل کی کوریج کرتے وقت میڈیا کو بھی رکاوٹوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ تفریح پر مبنی ناظرین کے رجحانات اور مذہبی گروہوں کا دباؤ خواتین کی آزادیوں پر بامعنی رپورٹنگ کے لیے جگہ کو محدود کرتا ہے۔

کراچی میں نوکرانی کو اغوا کے بعد زیادتی کا شکار بنایا گیا

کراچی (ایم این این) گلشن معمار میں ایک 17 سالہ گھریلو ملازمہ کو اغوا کر کے جنسی زیادتی کا نشانہ بنایا گیا، جس سے نوجوان گھریلو ملازمین کی حفاظت کے بارے میں فوری خدشات کو اجاگر کیا گیا۔ پولیس نے مرکزی ملزم کو گرفتار کر لیا ہے جبکہ اس کے ساتھی کی تلاش جاری ہے۔ پولیس رپورٹ کے مطابق گلشن معمار، جہان آباد کی رہائشی متاثرہ کو کار میں سوار افراد نے اغوا کر لیا۔ مبینہ طور پر اسے نیم ہوش میں لایا گیا، نامعلوم مقام پر لے جایا گیا، حملہ کیا گیا اور بعد میں چار سے پانچ گھنٹے کے بعد ویران علاقے میں چھوڑ دیا گیا۔ متاثرہ کے اہل خانہ نے قانونی کارروائی کے لیے گلشن معمار تھانے سے رجوع کیا، لیکن ابتدائی طور پر ان کی شکایت کو نظر انداز کر دیا گیا، جس کے باعث وہ پیپلز پارٹی کی رہنما اور رکن قومی اسمبلی ڈاکٹر شاہدہ رحمانی سے مدد لینے پر مجبور ہو گئیں۔ اس کی مداخلت اور آئی جی سندھ اور وفاقی وزیر داخلہ کے ساتھ رابطے کے بعد، پولیس نے مقدمہ دفعہ 376، 365 اور 506 کے تحت درج کیا اور مرکزی ملزم شاہی سردار کو گرفتار کر لیا۔

محمد یونس چاہتے ہیں کہ عوامی لیگ معافی مانگے

کیا عوامی لیگ کی طرف سے معذرت اس کے دوبارہ انتخابی میدان میں آنے کی راہ ہموار کرے گی؟

ڈھاکہ (ایم این این) بنگلہ دیش کے قومی سلامتی کے مشیر (این ایس اے) خلیل الرحمن کے متحدہ عرب امارات اور امریکہ کے پانچ روزہ دورے سے واپس آنے کے دو دن بعد، محمد یونس کی قیادت والی عبوری حکومت نے آج کہا کہ وہ عوامی لیگ کے ساتھ مفاہمت پر غور کر سکتی ہے اگر پارٹی اپنی غلط حکمرانی کے لیے معافی مانگے۔ یہاں تک کہ جب یونس حکومت کی رضامندی پر شکوک و شبہات برقرار ہیں، جماعت اسلامی اور اس کی اتحادی نیشنل سٹیزنز پارٹی کی انتخابی عمل کو پٹڑی سے اتارنے کی صلاحیت، 12 فروری کو ہونے والے انتخابات کے انعقاد کے بارے میں بات نہ کرنا، بنگلہ دیش کے چیف ایڈوائزر کے آج کے بیان نے عوامی لیگ اور بنگلہ دیش نیشنلسٹ پارٹی دونوں کی توجہ مبذول کرائی ہے۔ 25 دسمبر 2025 کو بی این پی کے اس وقت کے قائم مقام چیئرمین طارق رحمٰن کی بنگلہ دیش آمد کے بعد سے، پارٹی نے انتخابی عمل میں چھلانگ لگا دی ہے جس میں متعدد رہنماؤں نے جماعت اسلامی کے خلاف بات کی ہے جو سابق کو چیلنج کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔ یہ پہلا موقع نہیں ہے جب یونس نے عوامی لیگ اور اس کی سربراہ شیخ حسینہ سے عوامی معافی مانگی ہے جو ہندوستان میں جلاوطن ہیں۔ لیکن آج کا یہ بیان خلیل الرحمان کے دورہ امریکہ کے دو دن بعد آیا ہے جہاں انہوں نے اسٹیٹ ڈپارٹمنٹ کے اسسٹنٹ سیکریٹری برائے وسطی اور جنوبی ایشیا پال کپور اور انڈر سیکریٹری آف اسٹیٹ برائے سیاسی امور ایلیسن ہوکر سے ملاقات کی۔ اگرچہ خلیل الرحمن کی کپور اور ہکر کے ساتھ ملاقاتوں کی تفصیلات معلوم نہیں ہیں، بنگلہ دیشی سیاسی تجزیہ کاروں نے کہا کہ این ایس اے نے محکمہ خارجہ کے دو اہم عہدیداروں سے ملاقات کی اور ابھرتے ہوئے انتخابی عمل کے بارے میں تفصیل سے بات چیت کی اور کیا جامع انتخابات کے انعقاد کی گنجائش ہے۔ موجودہ اسٹیٹ ڈپارٹمنٹ نے 12 فروری کو ڈھاکہ میں امریکی سفارت خانے میں بنگلہ دیش میں امریکہ کے نئے سفیر برینٹ کرسٹینسن کے چارج سنبھالنے کے بعد بھی عوامی طور پر یونس کی حکومت سے جامع انتخابات کرانے کا مطالبہ نہیں کیا ہے۔ اگرچہ واشنگٹن اس اسکور پر خاموش ہے، نئی دہلی نے بار بار اس بات کی حمایت کی ہے کہ بنگلہ دیش میں انتخابات تمام تر ہونے چاہئیں۔ ڈھاکہ کی جانب سے بھارتی موقف پر کوئی سرکاری ردعمل سامنے نہیں آیا لیکن نومبر 2025 میں خلیل الرحمان اور ان کے بھارتی ہم منصب اجیت ڈوول کے درمیان نئی دہلی میں ہونے والی ملاقات کے دوران یہ معاملہ کچھ زیر بحث آیا۔ تاہم، یونس کا آج کا بیان اس بات کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ خلیل الرحمان کو امریکی حکام نے عوامی لیگ کو اس کی مبینہ غلط حکمرانی اور انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں پر معافی مانگنے کا موقع فراہم کرنے کا پیغام دیا ہوگا۔ آیا عوامی لیگ بالعموم اور شیخ حسینہ خاص طور پر اس کا بدلہ لے گی یا نہیں یہ فوری طور پر معلوم نہیں ہو سکا۔ لیکن ڈھاکہ میں مقیم سیاسی تجزیہ کاروں کا کہنا ہے کہ اگر عوامی لیگ کی قیادت موقع سے فائدہ اٹھاتی ہے تو انتخابی میدان کھل سکتا ہے۔ اس کا مطلب ایک نئی تفسیر یا انتخابی نوٹیفکیشن کا اجراء ہو سکتا ہے جو 12 فروری 2026 کے انتخابات کو بعد کی تاریخ تک موخر کر دے گا۔

برطانیہ میں پاکستانی گرومنگ گینگ نے تباہی مچا دی

سکھ لڑکی کے گینگ ریپ نے انصاف اور احتساب کا مطالبہ کیا

لندن (ایم این این) ویسٹ لندن کے شہر ہنسلو میں ایک پریشان کن واقعہ سامنے آیا جہاں ایک 15 سالہ سکھ لڑکی کو پاکستانی نژاد مردوں نے اغوا کر کے اجتماعی زیادتی کا نشانہ بنایا۔ رپورٹس اس بات کی تصدیق کرتی ہیں کہ لڑکی کو ایک 34 سالہ شخص کے فلیٹ میں قید رکھا گیا تھا اور اسے بار بار زیادتی کا نشانہ بنایا گیا تھا۔ اس حملے میں چھ مجرم شامل تھے، جنہیں گرومنگ گینگ کا حصہ بتایا گیا ہے۔ یہ معاملہ سوشل میڈیا پر اس واقعے کی ویڈیوز پھیلنے کے بعد سامنے آیا، جس سے سکھ برادری کے 200-300 افراد ملزم کی رہائش گاہ کے باہر جمع ہوئے۔ مظاہرین کی املاک کی حفاظت پر مامور پولیس اہلکاروں سے جھڑپیں ہوئیں، جنہوں نے فوری انصاف کا مطالبہ کیا۔ لڑکی کو بالآخر کمیونٹی کی مداخلت کے ذریعے بچایا گیا، جس نے پولیس کی بے عملی پر مایوسی کو اجاگر کیا۔ برطانیہ میں پاکستانی گرومنگ گینگ کئی دہائیوں سے بچوں کے منظم جنسی استحصال سے منسلک ہیں۔ یہ گینگ اکثر 11-16 سال کی عمر کی کمزور لڑکیوں کو نشانہ بناتے ہیں، انہیں محبت، تحائف اور دوستی کے وعدوں کا لالچ دیتے ہیں۔ ایک بار الگ تھلگ ہونے کے بعد، متاثرین کو بلیک میل، دھمکیوں اور منافع کے لیے اسمگلنگ کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ سکھ بیداری سوسائٹی اور سکھ ہیلپ لائن جیسی کمیونٹی تنظیموں نے 1970 کی دہائی سے اب تک ایسے سینکڑوں کیسز کو دستاویزی شکل دی ہے۔ مجرم بعض اوقات اپنے آپ کو سکھوں کا روپ دھارتے ہیں، متاثرین کو بدسلوکی، زبردستی تبدیلی مذہب یا دھوکہ دہی سے شادی کرنے سے پہلے اعتماد حاصل کرنے کے لیے مذہبی علامتیں پہنتے ہیں۔ یہ تازہ ترین معاملہ الگ تھلگ نہیں ہے۔ اسی طرح کے اسکینڈلز نے روودرہم اور روچڈیل جیسے شہروں کو ہلا کر رکھ دیا ہے، جہاں ہزاروں بچوں کا استحصال کیا گیا۔ الیکسس جے رپورٹ (2014) نے انکشاف کیا ہے کہ روودرہم میں 1997-2013 کے درمیان کم از کم 1,400 بچوں کے ساتھ بدسلوکی کی گئی، جن میں سے زیادہ تر مجرموں کو "ایشیائی" کے طور پر بیان کیا گیا، جو زیادہ تر پاکستانی ورثے سے تعلق رکھتے تھے۔ متاثرین نے خوفناک بدسلوکی کی اطلاع دی۔ کارکنوں کا استدلال ہے کہ سیاسی درستگی اور نسل پرستی کے خوف نے تحقیقات میں رکاوٹ ڈالی ہے، جس سے ان گروہوں کو بغیر کسی جانچ کے کام کرنے کا موقع ملا ہے۔ پاکستانی گرومنگ گینگ اپنے منظم طریقوں اور اقلیتی برادریوں کو بار بار نشانہ بنانے کی وجہ سے بدنام ہیں۔ سکھ اور ہندو لڑکیاں اکثر نشانہ بنتی رہی ہیں، کارکنوں نے سلسلہ وار بدسلوکی کو "برطانوی تاریخ میں امن کے وقت کا سب سے بڑا جرم اور چھپانے والا" قرار دیا۔

بنگلہ دیش کے کیمپوں میں روہنگیا بچوں کے خواب چکنا چور ہوئے

کاکس بازار (بنگلہ دیش) (ایم این این) بنگلہ دیش کے وسیع پناہ گزین کیمپوں میں بچے ایک چھوٹے سے کلاس روم میں کتابیں لپیٹے ہوئے ہیں، جہاں ایک ملین سے زیادہ روہنگیا ہیں جو پڑوسی ملک میانمار سے بھاگ گئے ہیں۔ "وہ اب بھی پائلٹ، ڈاکٹر یا انجینئر بننے کا خواب دیکھتے ہیں۔" ان کے استاد محمد امین نے کاکس بازار میں ایک پرہجوم سکول کے کمرے کے سامنے کھڑے ہو کر کہا۔ "لیکن ہم نہیں جانتے کہ کیا وہ دستیاب محدود مواقع کے ساتھ اپنے مقاصد تک پہنچ پائیں گے۔" تقریباً نصف ملین بچے کیمپوں میں رہتے ہیں جو روہنگیا کی لہروں میں رہائش پذیر ہیں جو حالیہ برسوں میں میانمار سے فرار ہو گئے تھے، جن میں سے بہت سے 2017 میں وحشیانہ فوجی کریک ڈاؤن کے دوران تھے۔ یہ مہم، جس میں روہنگیا دیہاتوں کو جلایا گیا اور شہریوں کو ہلاک کیا گیا، ہیگ میں اقوام متحدہ کی اعلیٰ عدالت میں نسل کشی کے مقدمے کا موضوع ہے، جہاں 12 جنوری کو سماعت شروع ہوئی۔ 2017 کے اخراج کے بعد، بین الاقوامی امدادی گروپس اور اقوام متحدہ کے بچوں کی ایجنسی یونیسیف اسکول کھولنے کے لیے دوڑے۔ پناہ گزینوں کو مستقل طور پر آباد کرنے سے بچنے کے لیے پرعزم اس نے کہا کہ اس کے پاس جذب کرنے کے لیے وسائل کی کمی ہے، بنگلہ دیشی حکومت نے روہنگیا بچوں کو قومی اسکولوں میں داخل کرنے کی مسلسل مخالفت کی اور انہیں قومی زبان بنگالی پڑھنے سے روک دیا۔

فیفا ورلڈ کپ کیلئے 50 کروڑ سے زائد ٹکٹ درخواستیں موصول

لوزان (یو این آئی) فیفا ورلڈ کپ 2026 کے لیے دنیا بھر میں جوش و خروش اس سے پہلے کبھی نہیں دیکھا گیا۔ رینڈم سلیکشن ڈرا ٹکٹ سیلز فیز کے دوران آدھے بلین سے زیادہ ٹکٹ رکویسٹ سبمٹ کی گئیں۔ یہ مرحلہ جمعرات 11 دسمبر 2025 سے منگل 13 جنوری 2026 تک جاری رہا۔ صرف 33 دنوں میں فیفا کی تمام 211 رکن ایسوسی ایشنز کے ممالک اور خطوں میں رہنے والے شائقین کی جانب سے درخواستیں موصول ہوئیں۔ میزبان ممالک امریکہ، میکسیکو اور کناڈا سرفہرست درخواست گزار ممالک میں شامل ہیں، جبکہ جرمنی، انگلینڈ، برازیل، اسپین، پرتگال، ارجنٹینا اور کولمبیا بھی نمایاں رہے۔ شائقین کو ان کی ٹکٹ ایپلی کیشن کے نتائج کے بارے میں 5 فروری سے پہلے ای میل کے ذریعے مطلع کر دیا جائے گا۔ ہر درخواست کو منفرد کریڈٹ کارڈ ڈیٹا کے ذریعے ویلیڈیٹ کیا گیا۔ 33 دن کی درخواست ونڈو کے دوران شائقین نے روزانہ اوسطاً 1.5 کروڑ ٹکٹ درخواستیں جمع کرائیں، جس نے کھیلوں کی تاریخ میں مانگ کے حوالے سے ایک نیا بینچ مارک سیٹ کیا ہے۔ ان تمام ممالک اور علاقوں سے درخواستیں موصول ہوئیں جہاں فیفا کی 211 رکن ایسوسی ایشنز فٹبال کو کنٹرول کرتی ہیں۔ اس سے پہلی مرتبہ ہونے والے 48 ٹیموں کے فیفا ورلڈ کپ کی عالمی سطح پر زبردست مقبولیت ظاہر ہوتی ہے۔ میزبان ممالک امریکہ، میکسیکو اور کناڈا کے علاوہ سب سے زیادہ درخواستیں جرمنی، انگلینڈ، برازیل، اسپین، پرتگال، ارجنٹینا اور کولمبیا میں رہنے والے شائقین کی جانب سے آئیں۔

اس سیلز فیز میں سب سے زیادہ پسند کیا جانے والا میچ ہفتہ 27 جون کو میامی میں کولمبیا اور پرتگال کے درمیان تھا۔ ٹاپ 5 میں جمعرات 18 جون کو گواڈالاہارا میں میکسیکو بمقابلہ جمہوریہ کوریا؛ اتوار 19 جولائی کو نیویارک-نیوجرسی میں فائنل؛ جمعرات 11 جون کو میکسیکو سٹی میں میکسیکو اور جنوبی افریقہ کے درمیان ٹورنامنٹ کا افتتاحی میچ؛ اور جمعرات 2 جولائی کو ٹورنٹو میں راؤنڈ آف 32 کے میچ شامل ہیں۔ اس سے تینوں میزبان ممالک میں بڑے میچوں اور ناک آؤٹ مرحلے کے مقابلوں کی زبردست کشش ظاہر ہوتی ہے۔ فیفا پریزیڈنٹ جیانی انفینٹینو نے کہا کہ صرف ایک ماہ میں آدھے بلین ٹکٹ رکویسٹ ڈیمانڈ سے زیادہ ہیں۔ یہ ایک عالمی اسٹیٹمنٹ ہے۔ فیفا کی جانب سے میں دنیا بھر کے فٹبال شائقین کا اس شاندار ردعمل پر شکریہ ادا کرتا ہوں اور انہیں مبارکباد دیتا ہوں۔ "رینڈم سلیکشن ڈرا ایپلی کیشن پیریڈ ختم ہونے کے بعد فیفا ٹکٹنگ اس بات کی تصدیق کرے گی کہ ٹکٹ درخواستیں ٹکٹ جاری کرنے سے پہلے درخواست کی شرائط اور گھریلو لمٹ پر پوری اترتی ہیں۔ جب یہ عمل مکمل ہو جائے گا اور جہاں ڈیمانڈ دستیاب ٹکٹوں سے زیادہ ہوگی، وہاں تمام درخواست گزاروں کے لیے انصاف اور مساوی موقع یقینی بنانے کے لیے رینڈم سلیکشن کے ذریعے ٹکٹ الاٹ کیے جائیں گے۔ شائقین کو ان کی ٹکٹ درخواست کے نتائج کے بارے میں 5 فروری سے پہلے ای میل کے ذریعے اطلاع دی جائے گی۔ تمام کامیاب اور جزوی طور پر کامیاب درخواست گزاروں کو ای میل موصول ہوگا، جس کے بعد ان کے ٹکٹوں کی رقم خودکار طور پر چارج کر لی جائے گی۔ جزوی طور پر کامیاب درخواست کا مطلب یہ ہے کہ شائق کو کسی ایک میچ کے لیے مانگے گئے ٹکٹ مل جائیں گے، لیکن تمام درخواست کردہ میچوں کے لیے نہیں۔ جو شائقین اس مرحلے میں کامیاب نہیں ہو پاتے، انہیں ٹورنامنٹ کے قریب، جب آخری لمحات کا سیلز فیز کھلے گا، باقی ماندہ ٹکٹ خریدنے کا ایک اور موقع دیا جائے گا۔ اس مرحلے میں، جو ٹورنامنٹ کے اختتام تک جاری رہے گا، ٹکٹ "پہلے آؤ، پہلے پاؤ" کی بنیاد پر فروخت کیے جائیں گے۔

انڈیا اوپن: لکشیہ سین نیشیموٹو کو ہرا کر کوارٹر فائنل میں

نئی دہلی، (یو این آئی) سابق چیمپئن لکشیہ سین نے اپنے بہترین دفاع اور برق رفتار کھیل کی بدولت جاپان کے کینتا نیشیموتو کو شکست دے کر انڈیا اوپن 2026 کے کوارٹر فائنل میں رسائی حاصل کر لی ہے۔ تاہم، میزبان ملک کے لیے دن ملا جلا رہا کیونکہ کدامبی سری کانت اور ایچ ایس پرنئے دوسرے راؤنڈ میں ہمت ہار گئے۔ جاپانی کھلاڑی کینتا نیشیموتو کے خلاف لکشیہ سین کی شروعات کافی مشکل تھی۔ لیکن انہوں نے ہمت نہ ہاری۔ لکشیہ نے طویل ریلیاں کھیلیں اور بہترین دفاعی اسٹروک کے ذریعے نیشیموتو کو تھکا دیا اور جاپان کے کینتا نشیموتو کو 19-21، 11-21 سے ہرایا۔ لیکن ہندوستان کی امیدوں کو اس وقت شدید دھچکا لگا جب ایچ ایس پرنئے اور سابق ورلڈ نمبر ون کدامبی سری کانت دوسرے راؤنڈ میں سنسنی خیز مقابلوں کے بعد ٹورنامنٹ سے باہر ہو گئے۔ اسٹار کھلاڑی ایچ ایس پرنئے کو سنگاپور کے آٹھویں سیڈ لوہ کین یو کے خلاف ایک مشکل مقابلے کا سامنا کرنا پڑا۔ پرنئے کو آٹھویں سیڈ سنگاپور کے لوہ کین یو نے 21-18، 19-21، 14-21 سے شکست دی۔ پرنئے پہلا گیم جیتنے کے باوجود برتری برقرار نہ رکھ سکے اور اگلے دو گیمز ہار گئے۔ دوسری جانب پانچویں سیڈ فرانس کے کرسٹو پوپو [؟] نے سری کانت کو 14-21، 21-17، 17-21 سے مات دی۔ سابق عالمی نمبر ایک سری کانت نے دوسرا گیم جیت کر واپسی کی کوشش کی، مگر فیصلہ کن گیم میں ناکامی کا سامنا کرنا پڑا۔ اور میگا ایونٹ سے رخصت ہو گئے۔ خواتین کے سنگلز مقابلوں میں بھی ہندوستان کے لیے نتائج اچھے نہ رہے۔ خواتین سنگلز میں مالویکا بنسوڑ بھی شکست سے نہ بچ سکیں۔ انہیں پانچویں سیڈ ہان یوئی نے 18-21، 15-21 سے ہرایا۔ واضح رہے کہ خواتین سنگلز میں ہندوستان کی سب سے بڑی امید پی وی سندھو پہلے ہی راؤنڈ میں ٹورنامنٹ سے باہر ہو چکی ہیں۔

میسی کیلئے بلینک چیک 'تیار': فٹ بال کی تاریخ کی سب سے بڑی پیشکش

ریاض، (یواین آئی) سعودی کلب الاتحاد کے صدر انمار الحائلی نے فٹ بال کی دنیا میں اس وقت ہلچل مچا دی جب انہوں نے انکشاف کیا کہ وہ لیونل میسی کو اپنی ٹیم میں شامل کرنے کے لیے کسی بھی حد تک جانے کو تیار ہیں۔ انمار الحائلی کے مطابق، میسی کو ایک ایسی پیشکش کی گئی ہے جس کی مثال کھیلوں کی تاریخ میں نہیں ملتی۔ الاتحاد کے صدر نے میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے بتایا کہ انہوں نے میسی کو ایک طرح سے 'بلینک چیک' کی پیشکش کر رکھی ہے۔ ان کا کہنا تھا "اگر میسی الاتحاد کے ساتھ معاہدے پر راضی ہو جائیں، تو وہ اپنی مرضی کی رقم کنٹریکٹ میں درج کر سکتے ہیں۔ یہاں تک کہ ہم انہیں زندگی بھر (Lifetime) کے لیے معاہدے کی پیشکش کرنے کو بھی تیار ہیں۔ یہ پہلی بار نہیں ہے کہ سعودی عرب سے میسی کو خطیر رقم کی پیشکش ہوئی ہو۔ انمار الحائلی نے اعتراف کیا کہ وہ ماضی میں میسی کو 1.4 ارب یورو (تقریباً 1.5 ارب ڈالر) کی پیشکش کر چکے ہیں۔ میسی نے اس بھاری رقم کو ٹھکراتے ہوئے اپنی فیملی اور بچوں کے مستقبل کو ترجیح دی تھی اور امریکی کلب انٹر میامی کا انتخاب کیا تھا۔ حالیہ رپورٹس کے مطابق، میسی نے حال ہی میں انٹر میامی کے ساتھ اپنے معاہدے میں توسیع کی ہے، جس کے تحت وہ 2028 تک میامی کی پنک جرسی میں نظر آئیں گے۔ تاہم، سعودی کلب کے صدر کا ماننا ہے کہ دنیا کے بہترین کھلاڑی کو ٹیم میں لانا ہر لحاظ سے فائدہ مند ہے، اس لیے وہ اب بھی پرامید ہیں۔ لیونل میسی اس وقت میامی میں اپنے نئے اسٹیڈیم کی افتتاحی تقریب کی تیاریوں میں مصروف ہیں، جبکہ دوسری جانب سعودی عرب سے آنے والی اس "اوپن آفر" نے ایک بار پھر ان کے مستقبل کے حوالے سے نئی بحث چھیڑ دی ہے۔

ایسٹرن کیپ کا غلبہ، جے ایس کے کو شکست دے کر پلے آف میں جگہ بنا لی

گیکیبرہا، (یو این آئی) سن رائزرس ایسٹرن کیپ نے بدھ کی شام سینٹ جارجز پارک میں جوبرگ سپر کنگز کو 63 رنز سے شکست دے کر بونس پوائنٹ کے ساتھ شاندار فتح حاصل کی اور ایس اے 20 سیزن 4 کے پلے آف میں پہنچنے والی پہلی ٹیم بن گئی۔ اس جیت کے ساتھ سن رائزرس 24 پوائنٹس کے ساتھ دوبارہ پوائنٹس ٹیبل میں سرفہرست پہنچ گئے جبکہ جوبرگ سپر کنگز 17 پوائنٹس کے ساتھ چوتھے نمبر پر موجود ہیں۔ اس نتیجے سے ڈربن سپر جائنٹس کی پلے آف کی امیدیں بھی برقرار رہیں، جنہیں ہفتہ کے روز کنگزمیڈ میں پارل رائلز کے خلاف اپنا آخری میچ کھیلنا ہے۔ سن رائزرس کے ڈیبیو کھلاڑی جیمز کولس نے بلے بازی میں ناقابل شکست 61 رنز (34 گیندیں، 10 چوکے) کی شاندار اننگز کھیلی۔ اس کے بعد 21 سالہ کھلاڑی نے گیند سے بھی کمال دکھاتے ہوئے چار اوورز میں 34 رنز دے کر دو وکٹیں حاصل کیں اور دی اورنج آرمی' کے سامنے اپنے پہلے ہی میچ کو یادگار بنا دیا۔ گھریلو ٹیم نے چوٹ کے باعث مستقل کپتان فاف ڈو پلیسی کے بغیر کھیل رہی جوبرگ سپر کنگز پر مسلسل دباؤ بنائے رکھا۔ بائیں ہاتھ کے اسپنر سینورن متھوسامی نے بھی کلاسک بولنگ کرتے ہوئے 3/26 کے شاندار اعداد و شمار درج کیے۔ سن رائزرس کی اسپن جوڑی نے سپر کنگز کی ابتدائی چھ وکٹیں جھٹک لیں۔ ان میں سے ایک وکٹ شاندار رن آؤٹ کی صورت میں گری، جس میں جیمز کولس کا بھی اہم کردار رہا۔ جوبرگ سپر کنگز کو جیت کے لیے 179 رنز کا مشکل ہدف ملا تھا۔ یہی اسکور چند دن قبل اسی میدان پر ڈربن سپر جائنٹس نے حاصل کر لیا تھا۔ تاہم، جیمز ونس (23 گیندوں میں 30 رنز) اور ریوالڈو مون سامی کے درمیان 3.3 اوورز میں 31 رنز کی تیز ابتدائی شراکت کے سوا مہمان ٹیم کبھی بھی مطلوبہ رن ریٹ برقرار نہ رکھ سکی۔ کولس اور متھوسامی نے رن ریٹ پر شکنجہ کس دیا اور باقاعدہ وقفوں سے وکٹیں گرتی رہیں۔ نتیجتاً رن ریٹ 10 رنز فی اوور سے اوپر چلا گیا، جو نسبتاً ناتجربہ کار جے ایس کے مڈل آرڈر کے لیے بہت زیادہ ثابت ہوا۔ تیز گیند باز ایڈم ملن (1/10)، ایزک نورکیا (1/13) اور مارکو یانسن (2/33) نے بھی دباؤ برقرار رکھا۔ میچ کے لیے پلیئر آف دی میچ کے چار دعوے دار جیمز کولس، کوئنٹن ڈی کاک، عقیل حسین اور سینورن متھوسامی تھے۔

افغان کرکٹرز پر غیر ملکی لیگز کی پابندی صرف تین لیگ میں ہی کھیلنے کی اجازت

کابل، (یو این آئی) افغانستان کرکٹ بورڈ کے سالانہ اجلاس میں ایک بڑی پالیسی کی منظوری دی گئی ہے جس کے تحت اب افغان کھلاڑی ایک سال میں افغانستان پریمیئر لیگ (اے پی ایل) کے علاوہ صرف تین بین الاقوامی ٹی ٹونٹی لیگز میں شرکت کر سکیں گے۔ اس فیصلے کا مقصد کھلاڑیوں کو کام کے اضافی بوجھ سے بچانا اور ان کی ذہنی وجسمانی صحت کو برقرار رکھنا ہے۔ بورڈ کے اس فیصلے سے افغانستان کے نامور کھلاڑیوں، خاص طور پر راشد خان، کی آمدنی اور مصروفیات پر گہرا اثر پڑ سکتا ہے۔ راشد خان اس وقت آئی پی ایل، ایس اے 20، آئی ایل ٹی 20 اور میجر لیگ کرکٹ جیسی بڑی لیگز کا مستقل حصہ ہیں۔ مجیب الرحمان، نور احمد، رحمان اللہ گرباز اور نوجوان اسپنر اے ایم غضنفر بھی اس پالیسی کی زد میں آئیں گے کیونکہ دنیا بھر کی لیگز میں ان کی بہت زیادہ مانگ ہے۔ اے سی بی نے کھلاڑیوں کے مالی مفادات اور ملکی کرکٹ کے ڈھانچے کو مضبوط کرنے کے لیے ایک اور بڑا اعلان بھی کیا ہے۔ اکتوبر 2026 میں متحدہ عرب امارات میں پانچ ٹیموں پر مشتمل ایک نئی فرنچائز ٹی ٹونٹی لیگ شروع کی جائے گی۔ یہ لیگ مستقبل میں افغان کرکٹ کے مالی استحکام کا اہم ذریعہ بنے گی۔ افغانستان پہلا ملک نہیں جس نے ایسی پابندی لگائی ہے۔ پاکستان کرکٹ بورڈ بھی اپنے کھلاڑیوں کو پی ایس ایل کے علاوہ صرف دو غیر ملکی لیگز کھیلنے کی اجازت دیتا ہے۔ افغانستان بورڈ کا ماننا ہے کہ اس سے کھلاڑیوں کی توجہ اکتوبر 2026 میں ہونے والے ٹی ٹونٹی ورلڈ کپ پر مرکوز رہے گی۔ افغان ٹیم جلد ہی ویسٹ انڈیز کے خلاف تین ٹی ٹونٹی میچوں کی سیریز کے لیے متحدہ عرب امارات روانہ ہوگی، جس کے بعد وہ ورلڈ کپ کی تیاریوں کے لیے ہندوستان کا رخ کرے گی۔

شوٹنگ لیگ انڈیا نشانہ بازی کو گھر گھر مقبول بنا دے گی: اسٹار شوٹر اکھل شیورن کا دعویٰ

نئی دہلی، (یواین آئی) ایشیائی کھیلوں کے گولڈ میڈلسٹ اور ہندوستان کے مایہ ناز رائفل شوٹر اکھل شیورن نے کہا ہے کہ آنے والی شوٹنگ لیگ آف انڈیا (ایس ایل آئی) ملک میں اس کھیل کا نقشہ بدل دے گی۔ یو پی پروسیٹیجیز فرنچائز کے لانچ کے موقع پر یو این آئی سے گفتگو کرتے ہوئے اکھل نے کہا کہ شوٹنگ کو اگر باقاعدگی سے ٹی وی پر پیش کیا جائے تو یہ ناظرین کے لیے نہایت دلچسپ ثابت ہو سکتی ہے۔ ان کا ماننا ہے کہ یہ لیگ نہ صرف کھیل کو مقبول بنائے گی بلکہ اسے ٹی وی پر دیکھنے والے شائقین کے لیے بھی بے حد دلچسپ ثابت ہوگی۔ 30 سالہ اکھل شیورن نے ان خدشات کو مسترد کر دیا کہ شوٹنگ ٹی وی پر دیکھنے کے لیے بورنگ کھیل ہے۔ انہوں نے کہا "لوگ اس لیے شک کرتے ہیں کیونکہ شوٹنگ کو باقاعدگی سے ٹی وی پر نہیں دکھایا جاتا۔ ایک بار جب یہ لیگ شروع ہوگی اور لوگ اس کا فارمیٹ اور قواعد دیکھیں گے تو انہیں اندازہ ہوگا کہ یہ کتنا سنسنی خیز کھیل ہے۔ اپنی زندگی کے سفر پر روشنی ڈالتے ہوئے اکھل نے بتایا کہ ابھینو بندرا کے اولمپک گولڈ میڈل نے ان کے اندر جذبہ پیدا کیا، جبکہ وہ گگن نارنگ کو اپنا آئیڈیل مانتے ہیں۔ اکھل کا کہنا تھا کہ وہ گگن نارنگ کی ہر اپونٹ میں مہارت حاصل کرنے کی صلاحیت کے مداح ہیں اور ان کے نقش قدم پر چلنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اکھل شیورن، جو 50 میٹر 3 پوزیشن میں ایشین چیمپئن بھی ہیں، نے اپنی مستقبل کی منصوبہ بندی کے بارے میں بتایا۔ ان کا پہلا ہدف شوٹنگ لیگ میں بہترین کارکردگی ہے جبکہ دوسرا ہدف: ایشیائی کھیل (Asian Games) نمایاں کارکردگی پیش کرنی ہے۔ تیسرا ہدف اکتوبر میں ہونے والی ورلڈ چیمپئن شپ ہے، جہاں وہ اولمپک کوٹا حاصل کرنے کی کوشش کریں گے۔ شوٹنگ لیگ آف انڈیا (SLI) کو عالمی تنظیم (آئی ایس ایس ایف) اور نیشنل رائفل ایسوسی ایشن آف انڈیا (این آر اے آئی) کی مکمل حمایت حاصل ہے اور جلد ہی اس کی تاریخوں کا اعلان کر دیا جائے گا۔

ٹی- 20 ورلڈ کپ میں دلپریت باجوہ ہوں گے کناڈا کے کپتان

اوٹاوا، (یواین آئی) ہندوستان اور سری لنکا میں منعقد ہونے والے 2026 ٹی-20 ورلڈ کپ میں دلپریت باجوہ کناڈا کی 15 رکنی ٹیم کی قیادت کریں گے۔ دلپریت باجوہ نے بین الاقوامی ٹی- 20 میں 133.22 کے اسٹرائیک ریٹ سے چار نصف سنچریاں اسکور کی ہیں۔ حالیہ سپر 60 ٹی- 10 ٹورنامنٹ میں انہوں نے تیز رفتار اننگز کھیل کر متاثر کیا تھا۔ اوپنر یوراج سامرا بھی ٹیم کے اہم بلے باز ہیں۔ سابق کپتان سعد بن ظفر، کلیم ثنا، ڈیلن ہیلیگر، نکولس کیرٹو اور نونیت دھالیوال جیسے تجربہ کار کھلاڑی بھی اسکواڈ میں شامل ہیں۔ ورلڈ کپ میں کناڈا کو گروپ ڈی میں جنوبی افریقہ، نیوزی لینڈ، افغانستان اور امریکہ کے ساتھ رکھا گیا ہے۔ کناڈا اپنا پہلا میچ 9 فروری کو احمد آباد میں جنوبی افریقہ کے خلاف کھیلے گا۔

ہندوستانی خواتین فٹبال ٹیم تین دوستانہ میچز کھیلے گی

نئی دہلی، (یواین آئی) آل انڈیا فٹبال فیڈریشن (اے آئی ایف ایف) نے جمعرات کو اطلاع دی کہ ہندوستانی سینئر خواتین فٹبال ٹیم ترکی میں تین مختلف فٹبال کلبوں کے خلاف دوستانہ میچز کھیلے گی۔ اے آئی ایف ایف کے مطابق 26 کھلاڑیوں پر مشتمل ہندوستانی سینئر خواتین ٹیم ترکی میں ٹریننگ کیمپ کے لیے روانہ ہو چکی ہے۔ اے ایف سی ویمن ایشین کپ آسٹریلیا 2026 کی تیاریوں میں مصروف ہندوستانی ٹیم نے 12 سے 14 جنوری تک ہریانہ کے گروگرام میں تین روزہ مختصر ٹریننگ کیمپ منعقد کیا تھا۔

نیشنل کھو کھو چیمپئن شپ: مہاراشٹر کی خواتین اور ریلوے کے مردوں کی ٹیم نے خطاب کا دفاع کیا

قاضی پیٹ، (یواین آئی) 58 ویں سینئر نیشنل کھو کھو چیمپئن شپ میں روایتی حریفوں کے درمیان کانٹے دار مقابلے دیکھنے کو ملے۔ ریلوے (مرد) کی ٹیم نے مسلسل دوسری بار، جبکہ مہاراشٹر (خواتین) نے مسلسل پانچویں بار قومی اعزاز اپنے نام کر کے سب کو حیران کر دیا۔ خواتین کے فائنل میں مہاراشٹر اور اوڈیشہ کے درمیان سانس روک دینے والا مقابلہ ہوا۔ مہاراشٹر نے اوڈیشہ کو محض ایک پوائنٹ کے فرق سے 23-22 سے شکست دی۔ مہاراشٹر کی سندھیا سروے اور ورلڈ کپ کپتان پرینکا اینگلے نے شاندار دفاع کیا، جبکہ پرینکا نے حملے (Attack) میں بھی 10 پوائنٹس حاصل کیے۔ مردوں کے زمرے میں ریلوے اسپورٹس پروموشن بورڈ نے مہاراشٹر کو 26-21 سے ہرا کر سونے کا تمغہ جیتا۔ ریلوے کے ابھینندن پاٹل نے اپنے جارحانہ کھیل سے سب کے دل جیت لیے۔ ٹورنامنٹ کے اختتام پر بہترین کارکردگی دکھانے والے کھلاڑیوں کو خصوصی ایوارڈز سے نوازا گیا۔ رتیک واگمرے اور اینگلے کو بہترین دفاعی اور ابھینندن پٹیل کو بہترین اٹیکر کا ایوارڈ ملا۔ ریلوے کے راجی کشیپ اور اوڈیشہ کی سندیا سروے کو بہترین آل راؤنڈر کے ساتھ ایکلویہ اور رانی لکشمی ایوارڈ سے نوازا گیا۔ کھو کھو فیڈریشن آف انڈیا (KKFI) کے صدر سدھانشو متل نے کامیاب انعقاد پر خوشی کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ تلنگانہ میں ہونے والی یہ چیمپئن شپ ایک نیا سنگ میل ثابت ہوئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ کھو کھو اب ایک جدید کھیل کے طور پر دنیا بھر میں پہچان بنا رہا ہے اور شائقین کو بہترین تفریح فراہم کر رہا ہے۔ یاد رہے کہ اس بار بھی کولہاپور کی مردوں کی ٹیم اور ایئرپورٹس اتھارٹی آف انڈیا (AAI) کی خواتین کی ٹیم بالترتیب تیسری پوزیشن حاصل کرنے میں کامیاب رہی۔

Owner, Printer and Publisher : Md. Mahaboob Reza | Printed at: S.S. Enterprise, 30/6, Jhawtala Road, South 24 Parganas, Pin: 700017 and Published from 15D, Kustia Masjid Bari Lane, South 24 Parganas, Pin-700039 (W.B) | Email:waqtaursamaj.kol@gmail.com | DL. No: 49 Dated 11.08.2023 | Editor: Md. Mahaboob Reza | Office No.: 9681762472